

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, July 25, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifteen minutes past five in the evening with Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

يا ايها الذين امنوا اذ القيتم فنته فاثبتوا و اذكروا الله كثيرا
لعلكم تفلحون (واطيعوا الله و رسوله و لا تنازعوا فتشعلوا
و تذهب ريحكم و اصبروا ان الله مع الصبرين (و لا تكونوا
كالذين خرجوا من ديارهم بطرا و رياء الناس و يصدون
عن سبيل الله (و الله بما يعملون محيط)

ترجمہ: مومنو جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔ اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے۔ اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا۔ اور صبر سے کام لو کہ اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔ اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اترتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لئے) اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, July 25, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifteen minutes past five in the evening with Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

يا ايها الذين امنوا اذ القيتم فنته فاثبتوا و اذكروا الله كثيرا
لعلكم تفلحون (واطيعوا الله و رسوله و لا تنازعوا فتشعلوا
و تذهب ريحكم و اصبروا ان الله مع الصبرين (و لا تكونوا
كالذين خرجوا من ديارهم بطرا و رياء الناس و يصدون
عن سبيل الله (و الله بما يعملون محيط)

ترجمہ: مومنو جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔ اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے۔ اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا۔ اور صبر سے کام لو کہ اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔ اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اترتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لئے) اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو

اعمال یہ کرتے ہیں اللہ ان پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جزاک اللہ۔ جی جناب ملک قاسم صاحب۔

Malik Muhammad Qasim: On point of order, Sir. There was a cabinet meeting in Karachi today. The Ministers had gone away. They have landed at Islamabad Airport. They are on their way to Islamabad to attend the session and

ناز کا نام بھی۔

Mr. Deputy Chairman: Hafiz Hussain Ahmed Sahib on point of order.

حافظ حسین احمد۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ کل اجلاس کے اختتام پر میں نے گزارش کی تھی تو چیئرمین صاحب نے فرمایا تھا کہ اسی شام کو اجلاس ہے کہ صبح کینٹ کی میٹنگ ہے۔ اور آج آرڈر آف دی ڈے پر اجلاس سائے چار بجے ہے۔ اور اس وقت سواپانچ ہو چکے ہیں۔ یعنی پہلے کون سے وزراء نماز پڑھنے جایا کرتے تھے ہمارے ساتھ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ ہم انتہائی احتجاج کرتے ہیں اس پر ۱۰ اگر آپ اجلاس جلاتے ہیں تو ضروری ہے کہ وزراء اس میں ہوں۔ ہمارے سوالات کا مسئلہ ہے۔ کیا ضرورت تھی کراچی میں میٹنگ رکھنے کی؟ یا آج اجلاس نہ رکھتے۔ معزز ممبر سینٹ اپنے تمام کام چھوڑ کر تقریباً چار بجے سے بیٹھے ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ انتہائی غیر ذمہ دارانہ اقدام ہے۔ میں اس پر آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ پہلے اذان ہو جاتی ہے اس کے بعد بھی آپ اجلاس ملتوی نہیں کرتے جب تک کہ نماز کا وقت نہ ہو جائے۔ اور آج اذان سے آدھ گھنٹہ پہلے تیاری ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ حافظ صاحب بات یہ ہے یہ بات ابھی ملک صاحب نے کی ہے۔ ہمیشہ اس ہاؤس کا یہ دستور رہا ہے کہ جب ناظم ہوتا ہے تو اس سے قبل سارجنٹ اینڈ آرمر آف آفیس دیکھتا ہے کہ آیا ہاؤس میں حاضری سینیٹرز حضرات کی مکمل ہے یا نہیں؟ تو اس میں ہمیشہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ۲۰۱۵ منٹ لگ جاتے ہیں اس لئے تعطل پیدا ہوتا ہے علاوہ انہیں

آپ صاحبان بروقت تشریف نہیں لاتے۔ یہ تو بات ابھی ملک صاحب نے بتائی ہاؤس کو کہ وزراء صاحبان آ رہے ہیں۔ They are on their way. They have landed at Islamabad airport. اور میرے خیال میں ۴:۲۰ منٹ میں پہنچنے والے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب ہواد صاحب۔

سید محمد ہواد ہادی - اس ملک میں موجود مذہبی منافرت کے حوالے سے ایک تحریک التواء پیش کی ہے۔ آپ سے بھی اس دن بات کی تھی اور کل چیئرمین صاحب سے بھی بات کی۔ حالات بہت ہی نازک ہیں اور یہ صورتحال ملک کی سلامتی کے لئے خطرناک ہے۔ گزارش ہے کہ آپ اس پر آج بحث کرنے کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - جناب سید محمد ہواد صاحب - آپ کا آج موٹن لگا ہوا ہے انشاء اللہ اپنے نمبر پر آ جانے گا۔ آپ کا ہے۔ اس میں منظور گنجی صاحب ہیں اور مولانا عبدالستار خان نیازی ہیں، حافظ حسین احمد صاحب ہیں۔ یہ صاحبان ہیں اور یہ انشاء اللہ اپنے وقت پر آکے لگ جانے گا۔ وزیر صاحب بھی تشریف لے آئے۔

سید اشتیاق اظہر - جناب چیئرمین آج میری میز پر سوالات نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - آپ کی میز پر سوالات نہیں ہیں؟ کسی دوست نے نہ اٹھا لئے ہوں۔ آپ کے اس طرف پڑے ہوئے ہیں۔

(مدافعت)

ایک منٹ مجھے ذرا بات کرنے دیں۔ حافظ صاحب میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔ اتفاق سے اس وقت اذان عصر ہوئی جب تلاوت کلام پاک ہو رہی تھی۔ اگر ہاؤس کی اجازت ہو تو ہم ۱۰ یا ۱۵ منٹ کے لئے ہاؤس کو متوی کر دیں۔ کیونکہ اذان اس وقت ہو رہی تھی جب یہاں پر تلاوت ہو رہی تھی۔ لہذا اسنے اذان کی آواز ہمارے ہاں نہ آ سکی۔ اگر اجازت ہو ہاؤس کی تو میرے خیال میں ۱۰ منٹ کے لئے میں متوی کر دوں؟ نہیں ۱۰ منٹ کے لئے۔ ۱۰ منٹ کے بعد پھر۔۔۔۔۔

(غار عصر کے لئے اجلاس متوی کر دیا گیا)

[The House re-assembled after Asar prayers with Deputy Chairman (Mir Abdul

Jabbar) in the Chair]

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر محمد رحمان صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ جناب والا پچھلے سیشن کے دوران میں نے واپڈا کی منسٹری سے اپنی سکیور کے متعلق سوال پوچھا تھا کہ ۹۲-۹۹ کی جو میری سکیور تھیں ان کے بارے میں موجودہ صورت حال کیا ہے۔ اور ان میں سے کون کون سی مکمل ہیں۔ مجھے یاد ہے اس دن کھر صاحب موجود بھی نہیں تھے۔ ان کی بگ نسیر اللہ بابر صاحب نے جواب دیا تھا اور جواب نامکمل تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے یہ منی کے مہینے میں ہوا تھا۔ وہ سوال ڈیفنر ہو گیا تھا۔ آج میں دیکھتا ہوں کہ جو یہاں سوال و جوابات کی ہمیں بک لیٹ ملی ہوئی ہے، تو پاستے تو یہ تھا کہ جب وہ ڈیفنر ہو گیا تو موجودہ سیشن میں اس کو آنا پاستے تھا۔ لیکن آج اس سے وہ بالکل غائب ہے۔ جناب والا آپ سیکرٹریٹ سے بھی یہ دریافت کریں کہ کیوں ہوا ہے اور اگر منسٹری نے جواب نہیں دیا تو جناب والا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اس کے بارے میں ضرور پوچھیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کا پہلا سوال نمبر کون سا تھا۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ سوال تو مجھے یاد نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹھیک ہے میں پتہ کر لوں گا۔ چیئرمین میں میرے پاس آ جائیں میں پتہ کر لوں گا۔ ڈاکٹر عبدالحی صاحب۔

DISCUSSION ON THE DAMAGE CAUSED BY THE HEAVY RAINS IN

BALUCHISTAN

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ جناب چئرمین صاحب بیٹا کہ آپ کے بھی علم میں ہے کہ موجودہ حالیہ شدید بارشوں کی وجہ سے بلوچستان اور سندھ دو بڑے صوبے ہیں، وہ بہت بری طرح متاثر ہوئے ہیں اور اس حد تک کہ لوگوں کے نہ صرف جانی اور مالی نقصانات ہوئے ہیں بلکہ ابھی کافی بڑی تعداد میں لوگ وہاں کھلے آسمان کے نیچے رہ رہے ہیں۔ اور سندھ کی حکومت کا تو مجھے پتہ نہیں ہے، بلوچستان کی حکومت نے اپنی بے بسی کا واضح طور پر اظہار کیا ہے۔ سوائے چند ٹیموں کے وہاں کے عوام کو کچھ نہیں دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کا یہ بڑا ایک قومی مسئلہ ہے۔ سارے ملک کے عوام کے لئے یہ قومی مسئلہ ہے اور دس گیارہ روز ہو چکے ہیں میں ایک Call

Attention Notice کے طور پر اس مسئلے کو ایوان کے سامنے لانا چاہتا تھا۔ چونکہ ہمارے ہاں عوام کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔ ان کے لئے بہت مشکلات ہیں۔ بے بسی سے وہ زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ قومی چیلانے کا سانحہ ہے اور وفاقی حکومت نے بھی اس کا ابھی تک کوئی نوٹس نہیں لیا ہے۔ نہ ان کی کوئی امداد کی اور نہ کوئی مستقبل کا منصوبہ ہے کہ شدید بارشوں کی وجہ سے اتنے بڑے بڑے بوسیلاب آتے ہیں کہ ان کے سدباب کے لئے کوئی منصوبہ ہو۔ ہم سے بحیثیت نمائندہ وہاں کے عوام توقع رکھتے ہیں کہ ہم ان کے اس طرح کے سانحے میں جس میں سارا بلوچستان مجموعی طور پر involve ہے، کوئی ایسا ضلع نہیں ہے جو اس سیلاب سے متاثر نہ ہوا ہو۔ پشین پاشی، خضدار، ایک ضلع نہیں بلکہ سارے بڑی طرح متاثر ہونے ہیں۔ کراچی جیسا ایک عظیم شہر متاثر ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کو ایسے مسئلے پر جو پوری توجہ کا مستحق ہے اور فوری توجہ طلب مسئلہ ہے۔ کم از کم اس کو کال الیشن نوٹس کے ذریعے زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کا کال الیشن نوٹس تالیف آیا ہوا ہے اور آج لگا بھی

ہوا ہے۔

ڈاکٹر عبداللحئی بلوچ۔ وہ دوسرے مسئلے پر ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اس پر بھی ہے۔ اگر آپ نے مو نہیں کیا تو اس کو

ابھی مو کیجئے۔

ڈاکٹر عبداللحئی بلوچ۔ میں نے دے دیا ہے۔ جو سیلاب کی وجہ سے مشکل پیدا ہوئی

ہے بلوچستان کے عوام کو بھی اور سندھ کے عوام کو بھی اس پر میں نے نوٹس دیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ نے نوٹس دے دیا ہے۔

ڈاکٹر عبداللحئی بلوچ۔ جی ہاں میں نے دے دیا ہے۔ کال الیشن نوٹس دیا ہے۔ اس

پر توجہ فرمائیں اور اس کو جتنا بند ممکن ہو سکے، سیلاب کی وجہ سے جو نقصانات ہوئے ہیں یا عوام سمجھتے ہیں اس کا کچھ ازالہ کیا جائے۔ وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں مل کر اس کا ازالہ کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میں نے سن لیا ہے۔ قواعد کے مطابق دو ہی کال الیشن

نوں آتے ہیں۔ وہ گئے ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ کا بھی آجانے کا۔ جی جناب علی حیدر صاحب۔

سید علی حیدر۔ اس کو آتے بڑھاتے ہوئے، میری تحریک التوا اس پر ہے جو کراچی میں خاص طور پر جو کہ سندھ کا بڑا شہر ہے۔ اس کا سب سے بڑا مسئلہ کے ای ایس سی، بونگی کلبے۔ جس کی ایڈجرنٹ موٹن میں تقریباً دس بارہ دن پہلے دسے چکا ہوں جو اب تک ہاؤس میں نہیں آئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کے ای ایس سی کی مالی کے بارے میں آپ نے موٹن دیا ہوا ہے۔

سید علی حیدر۔ جی دیا ہوا ہے جو اب تک ہاؤس میں نہیں آیا ہے۔ اس کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ان کا کے ای ایس سی کے بارے میں ہے۔ ؟ وہ تو پرائیویٹ ممبرز دسے پر آیا ہو گا۔ وہ پرائس میں ہے اور اپنے وقت پر آنے گا۔

سید علی حیدر۔ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جو بارش سے حالات پیدا ہوئے ہوئے ہیں جناب چیئرمین صاحب کراچی کے شہریوں کے لئے وہ اس وقت ایک بڑا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ حج آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ایک مسئلہ جناب چرمین جس پر میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ چونکہ آج ہاؤس scheduled نہیں تھا۔ کل یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آج ہاؤس ہو گا۔ میں نے ۲۴ تاریخ کو ایک نوٹس امنڈمنٹ کا دیا تھا۔ اگر ہاؤس کل ہو تو نوٹس پیڑیہ اس کا پورا ہے۔ اور اگر ہاؤس آج رکھ دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کا لگا ہوا ہے۔ تشریف رکھیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ غالباً راہ کے بارے میں آپ نے لکھا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اور بھی ہے۔ دونوں ہیں۔ پھر کھاز کے بارے میں لکھا ہے کہ debate کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ دونوں ہیں آپ کے میں نے دیکھا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں نے تیسرا بھی دیا ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وقفہ سوالات۔ سوال نمبر ۲۱ چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا میں میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس جواب میں فرمایا

Indus River System Authority has been constituted for this purpose by an Act No. X11 of 1992 یہ میں نے منکویا ہے یہ protection of economic reforms Act 1992 کے متعلق ہے۔ کیا فاضل وزیر متعلقہ فرمائیں گے کہ یہ کس ایکٹ کے ماتحت بنائی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ منسٹر انچارج صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ میں خصوصی طور پر چرمین صاحب آپ سے گزارش کروں گا کہ آج صبح وائر اینڈ پاور کے وزیر کراچی گئے تھے۔ کراچی میں بڑا سنگین بحران تھا electricity کا۔ آج وہ سیشن میں تھیں آپا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تو اس کو ڈیفز کر دیں۔ اس سوال کو۔

سید اقبال حیدر۔ غلام مصطفیٰ کھر صاحب کے تمام سوالات ڈیفز کر دیں کل کیئے
پرہوں کیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ بہت اہم سوال ہے اور اس کا تعلق دستور سے ہے میں سمجھتا ہوں بھنڈر صاحب کا سوال بڑا اہم ہے

سید اقبال حیدر۔ میں بڑا مشکور ہوں گا اگر ان کے تمام سوالات جو ہیں ان کو پرہوں تک کیئے ڈیفز کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بھنڈر صاحب اس کو ڈیفز کر دیں جناب۔؟

چوہدری محمد انور بھنڈر - جی سر پرسوں کیلئے کر دیں۔

سید اقبال حیدر - پرسوں کیلئے کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - ٹھیک ہے جناب deferred۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - Sorry sir, میں پرسوں نہیں ہوں گا اس لیے پرسوں کی

بجائے۔

سید اقبال حیدر - ایک دن آسے کر دیں۔ جمعرات کو کر دیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - ٹھیک ہے جمعرات کو کر دیں۔

سید اقبال حیدر - آج پیر ہے ناں۔ جمعرات کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - ٹھیک ہے بہتر ہے جی۔ سوال نمبر ۹۳ چوہدری شجاعت

حسین صاحب۔

94. *Ch. Shajiat Hussain: Will the Minister for Culture,

Sports and Tourism be pleased to state:

(a) whether foreign countries have promised to contribute to the National Heritage Fund; and

(b) whether any country has provided funds; if so, the amount provided by each country?

Syed Iqbal Haider: (a) A National Fund for Cultural Heritage has been established by the Government with the following sources of fundings:-

(a) Grants from the Federal government and Provincial Governments;

(b) Aid and assistance from local, national and international agencies;

(c) Contribution from private organizations and individuals; and

(d) Income and earnings from the movable and immovable properties acquired by, or lease Fund.

In order to provide legal cover to the National fund for Cultural Heritage, an Act of the Parliament has already been passed and enforced. This Act was necessary to ensure that the Funds enjoy statutory security and are utilized properly for the purposes it is created. This legal cover helps the Government in attracting more donations and grants from national and international agencies. Government is making efforts to generate more funds. So far no foreign agency has made any commitment to contribute to the National Heritage Fund, but efforts are being made to receive contributions, grants and donations from national and international agencies as well.

(b) No country has provided so far, any funds for Fund.

جناب ذہنی چیئرمین۔ ضمنی سوال آپ کریں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ سوال قومی ورثہ فنڈ کے متعلق تھا تو فنڈ کے صحیح استعمال اور دوسرے معاملات کو دیکھنے کیلئے حکومت نے ایک بورڈ آف گورنرز مقرر کیا تھا جس کی منظوری سینٹ سے بھی کروائی گئی تھی۔ اور اس وقت اپوزیشن کی ذیابند پر یہ کہا گیا تھا کہ بورڈ آف گورنرز میں سینٹرز کی تعداد بڑھانے کیلئے ایک آرڈیننس جاری کیا جائے گا۔ تو وزیر موصوف سے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ آرڈیننس ابھی تک کیوں جاری نہیں ہوا؟

جناب ذہنی چیئرمین۔ جی سید اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! اس ایوان میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ایک کمیٹی بنے گی اور اس کو review کر کے اس میں جو amendments ہونگی وہ ہم فوری طور پر کریں گے۔ اگر یہ کہتے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم خود ہی وہ کر دیں گے تو ہم یہ بھی ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! ریکارڈ نکال کر دکھا جانے یہ بالکل غلط ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اگر یہ غلط ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ یہاں پر انہوں نے ہم سے یہ کہا کہ ایک سینئر کی

جگہ دو سینئر مقرر کئے جائیں گے اس وعدے پر انہیں بالکل قائم رہنا چاہیے۔

سید اقبال حیدر۔ دو سینئر اور کیا کہا تھا؟ آگے بھی تو بتائیں ناں کہ نیشنل اسمبلی۔

چوہدری شجاعت حسین۔ ہم تو سینٹ کی بات کر رہے ہیں ناں۔

سید اقبال حیدر۔ نیشنل اسمبلی کے ممبران کا بھی تو کہا تھا ناں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ وہ بھی کریں بے شک۔ لیکن سینٹ کا کریں۔

سید اقبال حیدر۔ وہ پورا کریں جناب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ نہیں وہ آرڈیننس کیوں نہیں جاری کیا؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ no cross talk please۔ وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ بالکل

دو ہی ہوں گے۔

سید اقبال حیدر۔ میں کوشش کروں گا کہ اسی سیشن میں بل لے آؤں۔ تاکہ

آرڈیننس نہیں بل ہی لے کر آؤں۔ لیکن اگر معزز رکن آرڈیننس کا کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ایک وقت میں ایک بات کریں۔

سید اقبال حیدر۔ وہ بھی کر دیں گے۔ جو چوہدری صاحب چاہتے ہیں وہ ہو جانے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اجماعی۔

سید اقبال حیدر۔ وہ وعدہ پورا ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پلیز ٹھیک سے تشریف رکھیں۔ جی جناب سید اشتیاق

صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ ایسی بات نہیں ہے۔ وعدہ خلافی نہیں ہو گی۔

سید اشتیاق اظہر - جناب چیئرمین ' مجھے یاد ہے جو سینٹ میں معاملہ ہوا تھا - تو جواب میں بھی اس کا ذکر ہونا چاہیے تھا بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس میں ذکر نہیں تھا۔

سید اقبال حیدر - جو سوال ہے اس کے مطابق جواب دیا گیا ہے۔ اس میں اس assurance کا یا اس پہلو کا تذکرہ ہی نہیں ہے۔ تو جہاں تک اس assurance کی بات ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - بس ٹھیک ہے آپ نے assurance دلوا دی ہے۔ بس صحیح ہے۔

سید اقبال حیدر - اس پر میں ان سے بات کر لیتا ہوں۔ جس طرح سے وہ مانتے ہیں - مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - محمد ابراہیم خان صاحب -

جناب محمد ابراہیم خان - ضمنی سوال جناب والا ! میرا یہ ہے کہ یہاں لکھا ہے کہ

National Fund for Cultural Heritage has been established by the Government with

Cultural Heritage the following sources of funding. تو ایک بہت وسیع term ہے

ساتھ ہی یہ ویگ بھی ہے منسٹر صاحب define کریں گے اس سے ان کی مراد کیا ہے؟ یہ کون سی Heritage ہے؟ یہ ادب کی بھی ہے یہ رائٹنگ کی بھی ہے یہ ہمارے موسیقی کی ہے۔ کون سی آئیٹم کی ہے۔ یہ ذرا define کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - کس کے لئے ہے؟ کس امر کے لئے ہے؟ جناب والا ' یہ نرم کس امر کے لئے مخصوص کی گئی ہے؟

سید اقبال حیدر - میں جواب دیتا ہوں Heritage میں عمومی طور پر ویسے آپ نرم تو کسی کیلئے استعمال کر سکتے ہیں - Heritage تو ہمارا ٹوٹل کچھ بھی ہے۔ کچھ کا ایک حصہ زبان بھی ہے۔ لیکن عام طور پر Heritage میں ہمارے جو آثار قدیمہ ہیں ہمارے جو اہم تاریخی مقامات ہیں جو ہماری تاریخی نوادرات ہیں جو ہمارے میوزیم ہیں ان میں رکھی گئی چیزیں ان چیزوں کے تحفظ اور ان چیزوں کو بہتر حالت میں رکھنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - جی ڈاکٹر عبدالحی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ - شکریہ جناب چیئرمین صاحب - کیا وزیر موصوف یہ بتانا

پسند کریں گے کہ یہ جو قومی فنڈ ہے، کچھل فنڈ ہے، National Heritage Fund ہے اس میں بلوچستان کیلئے بھی انہوں نے کچھ رکھا ہے۔ اس پر بھی کوئی توجہ ہے۔ کیونکہ بلوچستان میں بہت آثار قدیمہ کی ضرورتیں ہیں۔ بہت سی چیزیں ہیں۔ ان کے پاس ایک rich culture ہے۔ اور اس کیلئے بھی کوئی بند و بست ہے؟ کہ دوسرا میں یہ بھی معلوم کرنا پسند کروں گا کہ اس بورڈ آف گورنرز میں culture, heritage کے لئے کیا بلوچستان کو نماندگی دی گئی ہے؟۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - دو باتیں ہوئیں ایک تو نماندگی کے بارے میں پوچھتے ہیں بلوچستان کی کہاں تک ہے؟۔

سید اقبال حیدر - پہلا تو ہے کہ cultural, heritage فنڈز کا استعمال کیا بلوچستان پر ہو گا کہ نہیں؟۔ بلوچستان ہمارے ملک کا اہم Federating Unit ہے اس کا کچھ ہے اس کا heritage ہے اس کا اطلاق بلوچستان میں بھی ہو گا اس میں کوئی دو رائے ہو ہی نہیں سکتی۔ دوسری بات یہ کہ بلوچستان کے نماندگی بورڈ آف گورنرز پر ہو گی یا نہیں تو اس وقت بھی جس وقت یہ بل پاس ہوا تھا تو یہ نکتہ اٹھایا گیا تھا اور یہ سٹے کیا گیا تھا کہ دو ممبران سینٹ سے ہوں گے چار نیشنل انسٹیٹیوٹ سے۔ یہ ہماری حکومت کے مد نظر رہے گا کہ اس میں بلوچستان کی بھی نماندگی ہو گی، کوشش کریں گے ہر حالت میں ہو۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - اور کوئی سوال نہیں چار سوال ہو چکے ہیں وقت ختم ہو جائے گا۔ جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل - جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ کسی بھی بیرونی ملک نے ابھی تک کوئی فنڈ مہیا نہیں کیا ہے۔ آیا فیڈرل گورنمنٹ نے یا پروینشل گورنمنٹ نے، اس کی ڈسپوزل پر اس وقت کتنی رقم ان کی ہے یا کچھ بھی نہیں؟

سید اقبال حیدر - سر فیڈرل گورنمنٹ نے تو رقم اس کے لئے مہیا کی ہے دیگر اداروں سے اور دیگر صوبائی حکومتوں سے اور نیشنل اور انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹس سے رقم حاصل کرنے کے لئے کوششیں جاری ہیں اور انشاء اللہ ہم اس میں کامیاب ہوں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سوال نمبر ۹۵ چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ ۹۵ واچا سے متعلق ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اچھا Question No 95 is deferred وزیر نہیں ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ پھر آپ ان کو کہیں کہ جمعرات کو گئے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ہاؤس نے یہ کیا چونکہ مصطفیٰ کھر صاحب آج تشریف نہیں

لائے لہذا ان کے سوالات ڈیفر کئے جائیں اگلی نشست کے لئے یا اس سے اگلی نشست کے لئے۔

جمعرات کے لئے سوال نمبر ۹۶ چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

96. *Ch. Shujaat Hussain: Will the Minister for Petroleum and

Natural Resources be pleased to state whether the gas Pipeline under India-Iran agreement will pass through land or sea adjacent to Pakistani territory or territorial waters?

Mr. Anwar Saifullah Khan: Details are not available.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ بڑا مختصر سا جواب ہمیشہ سے آ رہا ہے یہ

کیس پائپ لائن کے متعلق ہے کہ ایران سے جو انڈیا کی طرف جا رہی ہے روزانہ اخبارات میں ہر روز آرٹیکل آرہے ہیں

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جواب آپ نے پڑھا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جی جواب میں نے پڑھا ہے جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ

تفصیلات دستیاب نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تفصیلات نہیں ہیں وہی ان سے پوچھیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ ان سے میں یہی سوال پوچھنا چاہوں گا کہ ہر روز اخبارات

میں ساری چیزیں آرہی ہیں نیز جیسے اخبار نے سارے حوالے دیے ہیں کہ وہی اے جعفری نے

Memorandum of Understanding کیا وہ ایران سے ۱۶ مئی کو اس کے بعد ان کی وہاں

پر میٹنگز ہوئیں یہ ساری چیزیں اگر درست نہیں ہیں تو کیا وزیر موصوف یہ بتانا چاہیں گے کہ کسی وقت انہوں نے ان تمام چیزوں کی کسی اخبار میں تردید کی ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین - فرماتے ہیں کہ آپ نے اخباری خبروں کی اس سلسلے میں تردید کی ہے -

جناب انور سیف اللہ خان - جناب پہلے میں عرض کروں گا آئریبل ممبر صاحب پہلے اپنا سوال پڑھیں وہ فرماتے ہیں کہ

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether the Gas Pipeline under India- Iran Agreement will pass through land or sea adjacent to Pakistan territory or territorial waters?

اس کا جواب ہم نے دیا ہے کہ ہمارے پاس details نہیں ہیں - عرض یہ ہے اخباروں میں آتا ہے ضرور آتا ہے پاکستان اور ایران کے مابین ہمارا MOU ہے جس میں ہم نے یہ طے کیا ہے کہ ہم ایران سے انشاء اللہ گیس خریدیں گے اس وقت پاکستان کی خود تین سو رمز کے ساتھ ڈسکشن جاری ہیں - ایک تو پرانا MOU تھا جسکی حکومت کافر سے گیس through the private sector خریدنے کا ایک ترکمنستان کے ساتھ بات ہو رہی ہے - اس سلسلے میں انڈیا کے بارے میں مجھے جو علم ہے میرے پاس اس وقت مجھ سے اس کے بارے میں کسی نے بات نہیں کی لیکن جو مجھے علم ہے یا میرے نوٹس میں جو بات آئی تھی - وہ یہ تھا کہ ایران نے غالباً یہ سوال raise کیا تھا کہ اگر پاکستان کے through ہم گیس بچھنا چاہیں انڈیا کو تو پاکستان کو اس کے بارے میں objection ہو گا کہ نہیں - اس میں عرض یہ ہے جناب کہ میں ڈیڑھ مہینے پہلے ناروے گیا تھا وہاں پٹرولیم کانفرنس تھی تو وہاں انڈین ڈیپلیگیشن بھی آئی تھی اور تاثر یہ تھا کہ اگر پاکستان اس کو allow بھی کرے through Pakistani territory تو انڈیا ہرگز اس کو accept نہیں کرے گا for obvious reasons وہ نہیں چاہیں گے کہ ان کا پائپ لائن پاکستان کے through آئے - بہر حال کوئی حتمی فیصلہ اس پر نہیں ہوا - یہ ایک issue raise ہوا تھا ایران کی طرف سے اور میں سمجھتا ہوں کہ انڈیا اس وقت کوشش کر رہا ہے عمان سے بھی ان کی بات چل رہی تھی لیکن سنا ہے کہ وہ بات بھی رو گئی ہے - ایران کے ساتھ بھی اس وقت تک کوئی فائنل بات نہیں ہوئی

لیکن میری information یہ ہے کہ وہ چاہیں گے کہ سمندر کے ذریعے پائپ لائن بنانے تاکہ یہ انٹرنیشنل وائٹرز میں ہو اور۔ I hope Sir, I have satisfied the honourable member۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ صحیح ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ نہیں جناب والا! میرے سوال کا جواب انہوں نے نہیں دیا۔ جناب والا وزیر صاحب یہی کہہ دیں کہ کوئی Memorandum of Understanding اے جسفری نے ایران کے دورے کے دوران نہیں کیا تھا؟ جناب انور سیف اللہ خان۔ سر پاکستان ایران نے کیا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ نہیں نہیں پاکستان ایران کی تو بات نہیں پھر اگر Memorandum of Understanding sign نہیں کیا تو پھر تو بات ٹھیک ہے اگر sign کیا ہے تو پھر اور بات ہے۔ یہی میرا سوال ہے۔

Mr. Anwar Saif Ullah Khan: Sir, We have signed between Pakistan and Iran. How can we sign for India.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بس ٹھیک ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ پائپ لائن گزارنے کا۔ تردید کرتے ہیں ناں پھر آپ؟ پھر اس کی تردید آپ سمجھوا دیں کہ یہ خبر جو ہے یہ انہوں نے محسوس بولا ہے۔ جناب والا یہ بڑے ایک ذمہ دار جرنلسٹ نے لکھا ہے اس کی تردید تو دے دیں کم از کم کہہ دیں کہ خبر غلط ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ آپ کو On the Floor of the House جواب مل گیا ہے اب تردید کی کیا ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب چوہدری محمد انور بھٹو۔

چوہدری محمد انور بھٹو۔ فاضل وزیر صاحب سے جناب یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ خبر جو ہے یہ کافی دیر سے اخباروں میں بھی آئی اور ان کے نوٹس میں بھی ہے کہ ان کا agreement ہو رہا ہے یا ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ کیا حکومت پاکستان نے

ابھی تک یہ سروے نہیں کیا کہ اگر سمندر سے لائن آنے تو کس جگہ آنے کی اور اگر بری زمین سے یہ آنے تو کس جگہ سے آنے کی اور کتنا رقبہ اس میں آنے کا اور ان کا کیا stand ہو گا؟

جناب انور سیف اللہ خان۔ سر بات ہندوستان کی ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وہ تو انہوں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ

Details are not available with him. The government doesn't know for the details

چوہدری محمد انور بھٹدر۔ میں تو سر یہ پوچھ رہا ہوں کہ انہوں نے اس بات کے پیش نظر اپنا کوئی سروے کیا ہے یا نہیں کیا؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ نے کوئی سروے کیا ہے؟

جناب انور سیف اللہ خان۔ جناب والا! ہم اس وقت تین پائپ لائنز کی بات کر رہے ہیں۔ پہلی حکومت نے جناب ایک ایم او یو سائن کیا تھا ویسٹرن پٹرولیم کے ساتھ ۱۹۹۲ء میں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وہ تو آپ فرمائیے۔

جناب انور سیف اللہ خان۔ جو قطر سے گئیں پاکستان میں لا رہے تھے اور ان کو exclusively دی گئی تھی۔ جناب ہماری حکومت نے یہ exclusivity جو ہے اس کو ختم کر دیا ہے اور ہم نے ایران کے ساتھ ایم او یو سائن کیا ہے پاکستان اور ایران نے۔ اس پیمینگز ہو رہی ہیں اسکے ہفتہ دس دن میں ہماری ڈیلیکیشن جا رہی ہے۔ دونوں طرف سے ٹاسک فورسز جو ہیں وہ بنا دی گئی ہیں۔ پاکستان گئیں اسپورٹ کرے گا ایران سے۔ اسی سلسلے میں جناب ترکمنستان سے بھی ہماری بات ہو رہی ہے اور وہاں سے بھی ڈیلیکیشن آئی تھی اور ہماری ڈیلیکیشن بھی جانے لگی۔ روٹ جو ہے قطر کا۔ وہ along the continental shelf ہے جو ایران کے ساتھ یعنی وہاں سے قطر سے over the UAE overland اور پھر سمندر میں along the continental shelf of Iran and Pakistan اور گڈانی کے ساتھ اور اس کو گوارڈ کے ساتھ اس کو وہاں تک کر کے ہم سوئی سدرن گیس پائپ لائن کے ساتھ لنک کریں گے۔ اس پر کافی باتیں آئے ہندو پکی ہیں اور دو بہت بڑی کارپوریشنیں جو ہیں وہ اس وقت کریسٹ پٹرولیم کے ساتھ as

co-sponsors مل گئی ہیں اور اس میں ایک ہے ٹرانس کینیڈا پائپ لائن لمیٹڈ اور ایک امریکہ کی کمپنی ہے براؤن اینڈ بروڈ تو وہ جناب اس وقت ہماری سوئی سدرن کے ساتھ gas purchase agreement پر بھی بات کر رہے ہیں ٹاسک فورس بھی بن گئی ہیں تو اس پہ کام ہو رہا ہے۔ سوال تھا جناب انڈیا کے بارے میں۔

How should I know about India. I am representing for pakistan not for India.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ دراصل غلط فہمی پیدا ہوئی ہے آپ کے جواب سے جس میں آپ نے یہ کہا ہے کہ Details are not available۔ آپ کو اس کے بارے میں categorical statment دینا چاہیے تھا اور میں وہی سوال کرتا ہوں کہ کیا وزیر محترم براہ کرم اس بات کی وضاحت کر دیں گے کہ جو Memorandum of Understanding sign ہوا ہے اور جس پر ایران اور پاکستان کے درمیان گیس کے share کرنے کا تعاون ہو رہا ہے اس کا کوئی تعلق اس سے نہیں ہے کہ یہ extend ہو سکے انڈیا کو۔ صرف اس میں Yes یا No سے بات ختم ہو جائے گی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی۔ مولانا عبدالستار نیازی صاحب۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ اخبارات میں یہ بات آچکی ہے کہ ایران انڈیا کو زمین کے ذریعے یا سمندر کے ذریعے دینا چاہتا ہے۔ جو اس وقت بھارت کی کیفیت جیسے عالم اسلام کے مقابلے میں اور خاص طور پر ایران اس معاملہ میں جیسا کہ وہ اپنے جذبات کا اظہار کرتا رہا ہے ان حالات میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سمندر کے راستے سے ہو یا زمین کے راستے سے کسی قیمت پر بھی وہاں سوئی گیس پہنچانے کی قطعاً اجازت نہیں دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تو آپ کا سوال کیا بنا؟

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ ایک حساس مسئلہ ہے۔ پاکستان کی حکومت کو باقاعدہ اعلان کر دینا چاہیے کہ ہم کسی طریقے سے بھی راستہ نہیں دیں گے۔ یہ مطلب ہے جی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ تو سینیٹ آپ کا ہوا جی؟ جناب الیاس بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور - آج وزیر موصوف صاحب نے یہ بیان دے دیا کہ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ مسئلہ پچھلے تین مہینے سے اخبارات میں متواتر آتا رہا ہے - چاہیے یہ تھا کہ ان کی منسٹری تردید کوئی پہلے سے - آج انہوں نے یہ بیان دیا - اگر یہ تردید کر دیتے اور ہر منسٹری کا فرض ہوتا ہے کہ ایسی کوئی غلط بات اخبارات میں آنے تو اس کی تردید کرے -

Mr. Deputy Chairman: I will request all the members to restrict yourselves to their questions only - that is all- no more question

ڈاکٹر صاحب تعریف رکھیں جی سوال نمبر ۹۷ ڈاکٹر محمد رحمان صاحب

ڈاکٹر محمد رحمان - اس کو ڈیفر کریں جی -

جناب ڈپٹی چیئرمین - پلیس جی آگے پلیس ۹۸ منسٹر سیف اللہ خان پر اپنا صاحب -

98. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to refer to Senate Starred question No.198 replied on 19th May, 1994 and state:

(a) whether it is a fact that Ziarat Residency is in awful condition and the Ministry has failed to maintain it properly;

(b) the dates on which the Minister or Secretary of the Ministry visited the Residency during the last three years; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the government to give back the control of the Ziarat Residency to Governor Balochistan?

Syed Iqbal Haider: (a) The Ziarat Residency is not in awful condition and the Federal Government is making all possible efforts for its proper maintenance. The Department of Archaeology has utilized the following amount on the maintenance and unkeep of Quaid-e-Azam Residency at Ziarat:-

1988-89	Rs	100,000/-	
1989-90	Rs	95,000/-	Released to the Govt. of
1990-91	Rs	100,000/-	Balochistan for the
1991-92	Rs	1857,000/-	renovation/restoration of
1992-93	Rs	4000,000/-	Quaid-e-Azam Residency
1993-94	Rs	1919,000/-	

(b) the Minister or the Secretary could not visit the Residency during the last 3 years due to their preoccupation. However, the Director General of Archaeology and other departmental officers frequently visit the Residency in connection with its restoration works.

(c) At present there is no such proposal by the Federal Government to handover the administrative control of Ziarat Residency to the Balochistan Government.

جناب منظور احمد گیلگی - جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہوں گا وزیر موصوف سے کہ ۸۸ سے لیکر ۹۴ تک اس پیریڈ میں فیڈرل گورنمنٹ نے کتنے فنڈز مہیا کیے تھے قاعدہ اعظم کے ریزیڈنسی کے لیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - جناب اقبال حیدر صاحب - کتنے فنڈز مہیا کیے آپ نے؟

سید اقبال حیدر - جواب پہلے سے موجود ہے ۸۸ سے لیکر ۹۳-۹۴ تک سالانہ جو فنڈز دیے گئے ہیں وہ جواب میں موجود ہیں - تفصیل سے میں پڑھ کر سنا دوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - وہ سوال زیارت کے بارے میں کر رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر - جی۔ جی زیارت کے لیے۔ یہی ہم نے کہا ہے کہ جواب میں موجود ہے جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - جی جناب پرفیسر نور حیدر صاحب؟

پروفیسر غورخید احمد - ۸۸ سے ۹۴ تک آپ نے اسی لاکھ ۱۰ ہزار روپیہ دیا ہے۔ کیا فی الحقیقت آپ نے assessment کیا ہے کہ اسی لاکھ وہاں لگا ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ بتا رہے ہیں کہ کیا حالت ہے اس کی؟ ان تین سالوں میں وزیریا سیکرٹری صاحب وہاں نہیں گئے ہیں۔ میں نے بھی وہ جگہ دیکھی ہے۔ وہاں اتنا روپیہ لگنے کے بعد اس کی شان کیا سے کیا ہوئی چلتی تھی۔ مجھے بتائیں گے آپ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - مقصد یہ ہے کہ اتنی رقم لگی ہے اس وقت اس کی حالت کیسی ہے؟

سید اقبال حیدر - گزشتہ تین سال میں یہ تو ضرور ہے کہ کوئی وزیریا سیکرٹری وہاں نہیں جاسکے لیکن اس کے لیے ڈائریکٹر جنرل اور دیگر افسران وہاں کے ہیں وہ اس کا معائنہ کرتے رستے ہیں اور گزشتہ تین سال میں اگر یہ کوستہی ہوئی ہے ماضی کی حکومتوں میں تو اس کو تباہی کو دور کرنے کے لئے اگر سینئر حضرات چلتے ہیں کہ اس کی انسپکشن ہو اس کو کنفرم کیا جائے کہ یہ رقم واقعی ٹھیک خرچ ہوئی ہے یا نہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اگر اس ایجنسی کو ہمارے ٹیمپر کی انسپیکشن کمپنی کو دیا جائے یا سینئرز پر مبنی کوئی کمپنی بنا دی جائے جو اس بات کی تحقیقات کرے کہ آیا یہ رقم ٹھیک طور پر خرچ ہوئی ہے یا نہیں؟ اور اس وقت زیارت ریڈیویشن کی حالت کیا ہے اور اسے کتنے فنڈز درکار ہیں یہ ہماری کمپنی اس کی تحقیقات کر سکتی ہے have not

- 1 objection

جناب ڈپٹی چیئرمین - جناب سید فضل آغا صاحب - ضمنی سوال جی۔

سید محمد فضل آغا - شکریہ جی۔ جناب میں اقبال حیدر صاحب سے گزارش کروں گا کہ گورنمنٹ تو آتی جاتی رہتی ہے۔ لیکن سیکریٹری ہے وہ Executive Authority کا ایک permanent ممبر ہوتا ہے اور سیکریٹریٹ میں موجود رہتا ہے چاہے پینشن پارٹی کی حکومت ہو چاہے مسلم لیگ کی۔ ایک دن کا یہ attitude صحیح نہیں ہے کہ ہر وقت یہ سیکریٹریٹ کی favour کرتے ہیں۔ تو ایک تو یہ ہے۔ سیکریٹری بنا رہا ہے ۸۰ لاکھ روپے خرچ ہونے ہیں۔ اس میں scope of work کا پتہ نہیں کہ کیا کام انہوں نے کیا ہے تو کیا پینٹر صاحب فرمائیں گے کہ ۸۰ لاکھ روپے میں جبکہ سیکریٹری صاحب بھی نہیں پاسکے ہیں۔ تو زیارت Residency میں جو

۸۰ لاکھ روپے خرچ ہونے ہیں اس کو کن کن items پر خرچ کیا گیا ہے؟

سید اقبال حیدر۔ جس تشویش کا اعداد معزز رکن نے کیا ہے۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں میں نے اسی لئے گزارش کی ہے۔ تجویز ہے میری کہ ہماری کچھ کی جو standing committee ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تسلی کرا دیں ہاؤس کی کہ آپ اس کی inquiry کرائیں گے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں سر۔ میں یہ پابنتا ہوں کہ میں بھی inquiry کرا لوں گا لیکن اس سے زیادہ مؤثر طریقہ یہ ہو گا کہ ہماری کچھ کی Standing Committee خود inquiry کرے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ کیا method اختیار کرتے ہیں کیا حکومت inquiry کرانے کے حق میں ہے۔

سید اقبال حیدر۔ میں آپ کو بتا دوں۔ میں پابنتا ہوں کہ ممبران کی تشویش سے پورے طور پر مٹیں ہو۔ میں اگر inquiry کراؤں گا تو اسی department سے کراؤں گا جن کے بارے میں معزز اراکین میں تشویش اور شکایت پائی جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے اس inquiry سے وہ متاخذ پورے نہ ہوں جو کہ معزز اراکین چاہتے ہیں تو کیوں نہ سینٹ کی Standing Committee انکوٹری کرے ہم سینٹ کی Standing Committees کو زیادہ متحرک اور power ful بنانا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی صحیح ہے۔ جی جناب الیاس بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور۔ سر میں اقبال حیدر صاحب کی اس تجویز کو بڑا appreciate کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جیسا انہوں نے کہا کہ یہ Standing Committee کے سپرد کیا جانے کہ یہ اس کی تحقیقات کرانے۔ سینٹ کی standing committee اس کی تحقیقات کرے گی تو that will be the positive absolute thing۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔ یہ پانچواں سوال ہے۔ جناب

بلیئر۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں جناب وزیر صاحب کے knowledge میں یہ

لاؤں پھر اس کے بعد میں supplementary سوال کروں گا۔ جناب والا یہ residency دراصل سنڈے من کی residency ہے۔ سب سے پہلے یہ residency سنڈے من کے لئے بنائی گئی اور سنڈے من وہ شخص ہے جس نے ہمارے 'سٹون'، 'بوج' کو غلام بھی کیا اور اس نے ہمارے لوگوں کی بے عزتی کی۔ پھر یہی residency جناب والا پورے انگریز کے دور حکومت میں وہاں کے agent to the Governor General کی residency بنی تھی۔ اب اس کو قائد اعظم کے نام پر مقدس بنایا گیا ہے۔ میں جناب وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ کیا اس residency میں آپ یہ ریکارڈ بھی رکھیں گے؟ اس میں ایک چٹو تو مثبت ہے۔ یہ منفی سائنڈ بھی آپ اس ریکارڈ پر رکھیں گے؟ تاکہ ہمارے لوگ جو وہاں جائیں اور دیکھیں ہماری history کی وہ سائنڈ جو انگریزوں نے ہمارے خلاف کیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ یہ سوال جی نہیں ہے۔ یہ میرے معزز رکن کی رائے ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ آپ اس کو historically, National

Heritage میں لا رہے ہیں تو National Heritage میں یہ جو ہماری قوم کے خلاف ہوا ہے آپ کیوں نہیں ریکارڈ پر لا رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ آپ کے statements ہیں۔ آپ تعریف رکھیں۔۔۔۔۔ نہیں

بہت ہو گیا۔ جی آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سوال یہ کیا

گیا ہے کہ residency is in an awful condition جواب یہ آیا ہے کہ زیارت residency is not in an awful, awful condition بنیاد کیا ہے؟ آپ خود گئے ممانہ کرنے کوئی رپورٹ منگانی کسی سے پوچھ گچھ کی؟ اگر کچھ کیا ہے آپ نے تو ہاؤس کے سامنے پیش کریں۔

سید اقبال حیدر۔۔۔۔۔ جناب بالکل اس کے بارے میں رپورٹ منگوانی تھی۔

ڈپٹی چیئرمین۔ جی وہ کہتے ہیں کہ رپورٹ منگوانی تھی۔

سید اقبال حیدر۔ رپورٹ منگوانی تھی۔ اور رپورٹ کے مطابق یہ بات بالکل صحیح ہے کہ

It is not in awful condition.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی ڈاکٹر صاحب last question۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب وہ رپورٹ place کرائیں ناں ہاؤس میں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آجائے گی۔ میں انکوائری کراؤں گا۔ چلیں جی ڈاکٹر صاحب

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ محکمہ نورزم کچر سپورٹس بلوچستان میں نہ صرف زیارت ریڈینسی بلکہ زیارت وادی ٹوٹل قلات میں ہروٹی اور اس طرح کے دوسرے بہت اہم نورسٹ پوائنٹس ہیں۔ بلوچستان میں ان کے لئے ان کے پاس کوئی منصوبہ ہے؟ وہاں نورزم کو زیادہ ترقی دینا اور وہاں جو اچھے اچھے مقامات ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب اس کے لئے fresh notice دیں آپ یہ تو علیحدہ سوال بنتا ہے۔ اچھا جی اب جیسا کہ سید اقبال حیدر صاحب نے فرمایا میرے خیال میں اگر ہاؤس اتفاق کرے تو کمیشن اس کو دیکھ لے تو بہتر ہوگا۔ آپ کو اتفاق ہے جناب؟ بہت شکریہ جی۔

سید اقبال حیدر۔ جناب آپ رونگ دیں باقاعدہ کہ

This question is referred to the culture standing committee for carrying out the investigation.

Mr. Deputy Chairman: Question No.99 Mr. Saifullah Khan Piracha.

99. *Mr. Saifullah Khan Piracha: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Sente Starred Question NO.54 replied on 19th May, 1994 and state:

(a) Whether it is a fact that Unit No.1 of 3x50 MW Lakhra Coal Fired Power Plant was not commissioned in May 1994; if so, its reasons:

(b) the price and name of the party from whom Lakhra coal is being purchased for the said plant; and

(c) the arrangement made for disposal of plants' polluted waer?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a)The unit was commissioned

on 28-3-1994 on trial basis and has generated 6.7 million Units of electricity until now. On 26th June, 1994, the Unit completed 72 hours test run successfully. But still Chinese contractors have yet to carry out contractual testing and the commercial operation is expected to be started in October, 1994.

(b) Coal for Lakhra Project is being purchased from PMDC (Pakistan Mineral Development Corporation) at the rate of Rs. 660 per tonne for one year operation of Plant and for further procurement of coal, it is planned to procure 50% Coal from PMDC and 50% from LCDC. This arrangement will continue till mechanized mining is developed at Lakhra through international contractor.

(c) The power plants' effluent is not polluted but any cooling water is being discharged into River Indus, as per the design meeting environmental standards.

سید اقبال حیدر - نہیں سر یہ وائر اینڈ پاور کا ہے جی -

جناب ڈپٹی چیئرمین - ٹھیک ہے جی ہو گیا - ایچا Question No.100 جناب خلیل

الرحمان صاحب -

100. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Minorities Affairs be pleased to state the names, educational qualifications and experience of the persons appointed as Chairman, Evacuee Trust Board (ETB) since 1985 indicating also the Grade/Scale of pay and other fringe benefits admissible to the incumbents of the said post?

Syed Iqbal Haider: The names, educational qualifications and other experience of persons appointed as Chairman, Evacuee Trust Property Board since 1985 indicating also the Grade/Scale of pay and other fringe benefits admissible to the incumbents of the said post are given below:-

incumbents of the said post are given below:—

S. No.	Name	Period	Educational Qualification	Experience	Grade	Other Fringe Benefits
1.	Sh. Abdur Rauf, PCS	22-10-78 to 30-6-85	B.A. (Hons), M.A. (Economics) First Class First (Goldmedalist). Did Post Graduate Course in Statistics and stood first in the University. Diploma in Journalism.	Has been holding various executive offices in Government	BPS-20	Senior post allowance as admissible to a BPS-20 21 officers <i>plus</i> deputation allowance as admissible to officers of the scale.
2.	Mr. M.I.K. Sumbal, PSP	30-6-85 to 7-9-86	M.A LLb.	—do—	BPS-21	—do—
3.	Mr. Muhammad Hayatullah Khan Sumbal, CSP	2-10-86 to 16-9-89	B.A.	—do—	BPS-21	—do—
4.	Mr. Azhar Hasan Siddiqui, ITS.	6-5-90 to 5-5-92	M.A. (Arabic), M.A. (Islamic History) LLb.	do—	BPS-21	—do—
5.	Ch. Manzoor Ahmed PSP (Former I.G. Police, Punjab).	1-12-92 to 27-2-94	M.A.LLb. Diploma in Taxation Law; Diploma in Labour Laws.	—do—	BPS-21	—do—
6.	Sardar Fateh Mohammad M. Hasni.	27-2-94 to-date.	Intermediate, Under B.E. Mehran Engineering University.	1985-88 — MNA 1987-88 — Minister of State for Communications (two years). 1990-93 — MNA, Minister for Local Govt. & Minister for Production.	Having the status of Federal Minister alongwith all privileges and facilities. Presently availing facility of official vehicle and getting T.A. D.A as admissible under rules.	

Deputy Chairman: Any supplementary please.

Mr. Khalilur Rehman: Yes sir, there is a supplementary. Sir, the contents of the answer

اگر آپ اسے دیکھیں تو سیریل ایک سے پانچ تک ایجوکیشنل کوالیفیکیشن جو ہیں these are reasonable qualifications M.A. (Gold Medalist) , M.A.L.L.B. B.A etc.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سوال تو دہرائیں ذرا آپ ایک دفعہ۔

Mr. Khalil-ur- Rehman: Will the Minister for Minorities Affairs be pleased to state the names, educational qualifications and experience of the persons appointed as Chairman, Evacuee Trust Board (ETB) since 1985 indicating also the Grade/Scale of pay and other fringe benefits admissible to the incumbents of the said post? Its very impressive. But when you come to serial 6. The gentleman concerned seems to have done intermediate and after that he embarked upon a very lucrative career of being an Engineer which he seems to have dumped in the first year or so, for the reasons best known to him. It is also clear, this job description needs a judicial and administrative background. It appears that this appointment is basically has been made on political grounds. I hope that we will not have the IGS and Chief Secretaries on these grounds also

Mr. Deputy Chairman: What is the question?

Mr. Khalil-ur-Rehman: I am coming to that, sir. Doesn't the Minister concerned realize that this kind of actions not only destroy the institution but also tends to mar the image of the Party.

Mr. Deputy Chairman: Syed Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Sir, the apprehensions expressed by my

honourable member are not so well founded and the appointments have not been made on political grounds as apprehended by the honourable member and in fact the honourable member should have appreciated that educational qualifications of the persons are quite high and they are quite competent.

Mr. Deputy Chairman: Everybody, I think has come through C.S.S and PSP.

Syed Iqbal Haider: Yes sir, everybody.

Professor Khurshid Ahmed: As far as 1 to 5 sir, the question is why the person who has not cleared his engineering

Syed Iqbal Haider: No sir, he is a person of stature, he is a former Minister of state, he holds adequate qualification and there is no requirement and that he has to be a professor of university.

پروفیسر خورشید احمد، انڈر بی اے کیا چیز ہے۔ بی اے بی اے ہوتا ہے۔ یہ انڈر بی اے کیا چیز ہے۔ یہ تو ایسے ہی ہے کہ بیسے کوئی کہہ دے کہ انڈر میٹرک انڈر بی اے کیا ہوتا ہے - What is that qualification?

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی وزیر صاحب۔

سید اقبال حیدر - جناب چیئرمین جہاں تک رولز اور regulations کا تعلق ہے اس میں ایسی کوئی violation نہیں ہوتی ہے۔ بالکل نہیں ہوتی ہے۔ اور یہ جو خلوک و جہالت کا اظہار کیا جا رہا ہے یہ بے بنیاد ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی، آپ کا سوال کیا ہے؟

پروفیسر خورشید احمد - سوال یہی ہے کہ ایک ایسی پوسٹ جو جوڈیشل پوسٹ ہے اور اس کے لئے اس سے پہلے جو 5 appointments ہوئے ہیں ۷۸ء سے لے کر ۱۹۹۳ء تک وہ سب جو ہیں وہ highly qualified لوگ ہیں، کیا وجہ ہے کہ اس کے لئے ایک انٹرمیڈیٹ انڈر

بی اسے، شاید آپ اس پر کوئی روشنی ڈال سکیں مجھے نہیں پتہ کہ یہ انڈر بی اسے کیا ہے؟ یہ میں سمجھنا چاہتا ہوں۔

سید اقبال حیدر - سر۔ میری گزارش صرف اتنی ہے کہ highly qualified لوگوں کے ہونے کے باوجود ابھی تک وہ ادارہ موثر طریقے سے کام نہیں کر رہا تھا اور آج ہم نے بلوچستان کو نمائندگی دینے کے لئے بلوچستان کی ایک سرکردہ شخصیت کو اگر appoint کیا ہے تو اس کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ وہ موثر طریقے سے اس ادارے کو چلا سکے اور یہ شخصیت پورے طور سے اہل ہے اس ادارے کو چلانے کے لئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - آپ تشریف رکھیں please let me see, there are so many people, they had asked earlier you see۔

حافظ حسین احمد - کیا یہ بتائیں گے کہ نمبر ۶ میں بتایا گیا ہے کہ وفاقی وزیر کے برابر عہدہ ہو گا، اس کے لئے کوئی نوٹیفکیشن کیا گیا ہے، اس سے پہلے تو اس عہدے پر ایک سابق آئی جی پولیس تھے۔ اور ان کے لئے یہ عہدہ وفاقی وزیر کے برابر کیا گیا ہے، اس کے لئے کوئی نوٹیفکیشن ہوا ہے، کوئی آرڈیننس جاری کیا گیا ہے؟

سید اقبال حیدر - جی نہیں نوٹیفکیشن ہوتے ہیں اس کے لئے، آرڈیننس جاری نہیں کئے جاتے ہیں۔

حافظ حسین احمد - نوٹیفکیشن ہوا ہے۔

سید اقبال حیدر - جی ہاں، یہ نوٹیفکیشن ہوا ہے کہ شخصیت جو اس عہدے پر قائم ہیں ان کا اسٹینڈ۔

حافظ حسین احمد - جناب یہاں پر کہا ہوا ہے کہ ان کا عہدہ وفاقی وزیر کے برابر ہو گا۔

سید اقبال حیدر - جی ہاں بالکل صحیح ہے۔

حافظ حسین احمد - کیا یہ عہدہ مستقل وفاقی وزیر کے برابر ہو گا، اگرچہ کوئی ڈی آئی جی یا کوئی اور۔۔۔۔

سید اقبال حیدر - اگر مستثنیٰ ہوتے ہیں تو اس کے بعد نئے آنے والے پر منحصر

ہوتا ہے اور حکومت پر منحصر ہے کہ وہ نئے آنے والے کو بھی یہی عہدہ دیتے ہیں کہ نہیں۔ یہ حکومت کا اختیار ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی، جناب ابراہیم خان صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب چیئرمین میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کسی سروس کے لئے جیسے کہ یہاں یہ data دیا ہوا ہے یہ ایم این اسے ---- کیا منسٹر موسوف مجھے جواب دیں گے کہ اس ملک میں منسٹر ہونا یا ایم این اسے ہونا بھی qualification میں آتا ہے سروس کے لئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب سید اقبال حیدر، Let him answer, Let Minister.

First of all answer and then Ch. Sahib will come and جی فرمائیں جناب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! معزز رکن نے بالکل غلط فہمی کا شکار ہیں، یہ جس شخصیت کو اس عہدے پر رکھا گیا ہے ان کے ماضی کی qualifications کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ بہت سارے چیئرمین ایسے ہیں کہ جن کا status ہر دور حکومت میں منسٹر آف سٹیٹ بلکہ منسٹر کے برابر بھی رکھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر پرائیویٹائزیشن کمیشن، انویسٹمنٹ بورڈ، جو ماضی میں نواز شریف صاحب کی حکومت میں لاتعداد ایسے تھے، جیسے ایکسپورٹ پروموشن بورڈ کے چیئرمین، لاتعداد ایسے چیئرمین ہیں جن کو کہ منسٹر آف سٹینس کا سٹینس دیا گیا ہے، یہ کوئی نئی یا تعجب کی بات نہیں ہے یہ عام روایت کے مطابق ہے، قانون کے مطابق ہے، آئین کے مطابق ہے اور حکومت کی یہ discretion ہے جس کو انہوں نے rightly استعمال کیا ہے۔ میرے خیال میں اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ چوہدری شفقت محمود صاحب، I have given the floor to

Ch. Shafqat Mehmood Sahib جی جناب ابراہیم خان صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب چیئرمین! منسٹر یا لوکل منسٹر یا ایم این اسے کوئی

بھی qualification میں استعمال نہیں ہوتا۔-----

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب شفقت محمود صاحب۔

چوہدری شفقت محمود - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ یہ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ بلوچستان کا جو صوبہ ہے اس کو ایک بڑا اہم عہدہ Chairman Evacuee Property Trust Board کی چیئرمین چپ دی گئی ہے اور نیز یہ کہ کیا یہ درست ہے کہ وزیر مملکت اور ایم این اے کا درجہ اور Order of Precedence کے مطابق فیڈرل سیکرٹری اور اس قسم کے عہدوں سے اونچا ہوتا ہے تو جو شخص ان پوزیشنوں پر رہ چکا ہے، کیا یہ درست ہے کہ وہ اس قسم کی نوکریوں کے لئے اتنی موزوں اور اہل ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین - دیکھیں جی Let him answer first, which question has been put by Ch. Shafqat Mehmood?

سید اقبال حیدر - جناب چیئرمین عمومی طور پر ہمسوے صوبوں سے متعلق ہمارے معزز اراکین یہ شکایت کرتے رہے ہیں کہ ان کے صوبے کو موثر نمائندگی نہیں دی جاتی، بلوچستان کے شاید یہ واحد نمائندے ہیں، یا لاسی صاحب ہیں جو کہ منسٹر ہیں یہ ایک ہی ہمارے ایم این ہیں جو بلوچستان سے elect ہو کر آئے ہیں۔ اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

As far as Chairmen of different Boards are concerned we wanted to give representation to Balochistan as well and the present Chairman, incumbent Chairman is duly qualified and competent and it is very correct that a Chairman who has been a member of the National Assembly and remained a Federal Minister in the past, which is much higher than grade - 22 officer rightly deserve the status of at least a State Minister.

جناب ڈپٹی چیئرمین - جناب رفیق صاحب۔

شیخ رفیق احمد - جناب چیئرمین میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا فاضل ورثہ منتقلہ یہ بتائیں گے کہ اس عہدے کے لئے کوئی ڈگری، کوئی qualification مقرر ہے کہ بی اے ہونا چاہیئے، ایم اے ہونا چاہیئے، پی ایچ ڈی ہونا چاہیئے، Bachelor of Engineering ہونا چاہیئے، کیا تجربہ ہی بنیادی طور پر اس کی competency شمار کی جاتی ہے؟

سید اقبال حیدر - جناب چیئرمین! اس عہدے کے لئے کوئی educational

qualification کا معیار نہیں ہے اور اس عہدے کے لئے انسان کی اپنی شخصیت، تجربہ اور اہلیت بہت count کرتی ہے اور موجودہ چیئرمین ماساء اللہ بفضل خدا پورے طور سے اہل ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب مندوخیل صاحب آخری ضمنی سوال۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! بلوچستان کے نام کو بڑے غلط طریقے سے استعمال ہوا ہے 'misuse' ہوا ہے۔ کیا بلوچستان کے اس وقت اس ہال میں سینیئر نہیں ہیں آپ کے ووٹر؟ کیا بلوچستان کے ایم این اے نہیں آپ کے ووٹر----- 'qualified' اور آپ نے کسی کو مکمل مرکزی وزیر بنایا ہے۔ آپ نے نہیں بنایا ہے، یہاں آ کر آپ بلوچستان کا لفظ misuse کرنا چاہتے ہیں۔ آپ مہربانی کریں بلوچستان کا لفظ اس طرح استعمال نہ کریں۔ اور یہ ایک ہو آپ کے پاس ایم این اے ہے جس کو آپ نے وزیر مملکت بنایا ہے۔ ۱۹ سینیٹرز ہیں وہ آپ کے ووٹرز ہیں، آپ کے ساتھ ایم این ایز ہیں۔ میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ کم از کم بلوچستان کو اس طرح misuse نہ کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب الخلیل الرحمن صاحب۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: We are absolutely missing the point here. This job has got a description. Is it a judicial job? Whether the gentleman has sits as a Judge in a court, and decide cases. It is a fact the job is a specific job, and needs judicial qualifications.

Mr. Deputy Chairman: Question is this that whether this job is judicial job or not?

Syed Iqbal Haider: It is not a judicial office.

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! آخری ضمنی سوال۔ بہت اہم سوال ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ جاننا چاہوں گا کہ جو اہم کمیشن یا ٹرسٹ ہیں یا بورڈز ہیں گورنمنٹ میں، جیسے Evacuee Trust Property Board ہے، اس hierarchy میں سب سے زیادہ کمزور، سب سے زیادہ ضعیف، سب سے زیادہ غیر

موثر بورڈ تو نہیں ہے یہ اور اگر ایسا ہے تو آخر بلوچستان کے آدمیوں کو آپ نے اسے کمزور بورڈ کے لئے کیوں منتخب کیا ہے؟

سید اقبال حیدر۔ نہیں یہی تو ہے کہ میرے معزز اراکین اس حقیقت کو نظر انداز کر رہے ہیں کہ ماضی میں جو ظاہری طور پر اعلیٰ ترین تعلیم یافتہ چیئرمین تھے وہ Evacuee Board کی کارروائی کو پورے طور پر نہیں چلا سکے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ نہیں میرا سوال یہ نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ فیڈرل گورنٹ کے پاس جو مختلف Boards اور Commissions ہیں۔ جیسے پرائیویٹائزیشن کمیشن ہے 'اوجی ڈی سی' ہے 'پبلک سروس کمیشن' ہے وغیرہ وغیرہ۔

سید اقبال حیدر۔ سر یہ بڑا۔۔۔۔۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میرا سوال سن لیں ناں۔ ان تمام commissions میں جو بے پارہ Evacuee Trust Board ہے یہ سب سے کمزور ہے۔ کیا وجہ ہے کہ بلوچستان کے شخص کو آپ یہ اعزاز و اکرام دینا چاہتے تھے تو اس کے لیے آپ نے سب سے کمزور اور سب سے غیر موثر بورڈ کا انتخاب کیا؟

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین معزز رکن نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ یہ کوئی غیر اہم عہدہ ہے تو یہ بالکل ان کی غلط فہمی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ اہم عہدہ ہے، تعزیر رکھیں جی۔

سید اقبال حیدر۔ یہ ایک بہت اہم بورڈ اور اس میں بہت اہم ادارے کے بڑے اہم فرائض ہیں اور جن کو کہ مکمل کرنے میں ایک اہم شخصیت ہی کامیاب ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بالکل صحیح ہے جی۔ اہم عہدہ ہے جی۔ اچھا Question No. 101, 102, 103 یہ تینوں سوال جو ہیں تعلق رکھتے ہیں ملک غلام مصطفیٰ کھر سے لہذا ان کو defer کیا گیا ہے۔ Now question No. 104 حافظ حسین احمد صاحب۔ سوال نمبر ۱۰۴۔

104. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Religious

Affairs be pleased to state:

(a) the names, qualifications and date of appointment of scholars in the research and translation cell in the Council of Islamic Ideology;

(b) the name and educational qualifications of the Secretary of the Council of Ideology; and

(c) the total amount provided to the Council of Islamic Ideology for purchase of books for library during the last ten years and the total amount spent on the purchase of books out of the said amount indicating also administrative expenditures during the said period?

Syed Iqbal Haider:-

(a) Name/Designation/Grade	Date of appointment	Qualification
Hafiz Muhammad Latif Saleemi, Chief Research Officer (BPS-19)	31-3-1983	M.A. (Urdu), M.A. (Islamic Studies) LLb., LL.M. (Shariah).
Mr. Manzoor Hussain S. Memon, Draftsman (BPS-19)	26-1-1984	M.A. (Economics) LLb.
Mr. Muhammad Abdul Khaliq Khaleeqe, Senior Research Officer (BPS-18)	27-9-1987	Fazil Dars-e-Nizami, M.A. (Urdu), M.A. (Islamic Studies) LLb., LL.M. (Shariah).
Hafiz Abdul Ghaffar Ahmad, Senior Translation Officer (BPS-18)	10-12-1993	M.A. (Arabic), M.A. (Islamic Studies).
Dr. Qari Muhammad Younus, Research Officer (BPS-17)	18-1-1988	M.A. (Arabic), Fazil-i-Darse-Nazami, Fazil-Tajveed-ul-Qirat, Ph.D. (Islamic Studies).
Mr. Abdul Jabbar Khan, Translation Officer (BPS-17)	1-12-1981	M.A. (Urdu), M.A. (Islamic Studies), LLb.
Mr. Muhammad Khalid Saif, Translation Officer (BPS-17)	19-4-1984	Dars-e-Nizami, Fazil Arabi, Wafaq-ul-Madaras Takhsees fil Hadith, Diploma in Arabic.
Miss Naila Farooq, Research Officer (BPS-17)	1-3-1994	M.Sc. (Anthropology).
Syed Muhammad Tahir, Research Assistant (BPS-16)	1-6-1988	M.A. (Islamic Studies) LLb., LL.M. (Shariah).

(b) Air Cdr. (Retd.) Muhammad Shamim.

Educational Qualification:

M.Sc. (Physics) (Punjab University).

M.S. (Aeronautics) (England).

B.Sc. War Studies (Karachi University).

Diploma in Adminisitation of Higher Education (London).

(c) Total budget for the purchase of book Rs.12,00,260.00

during the last ten years.

Total expenditure on the purchase of books Rs.11,72,914.00

Total Budget for administrative expenditure Rs.6,12,82,000.00

during the last ten years.

Total expenditure Rs.5,24,21,544.00

جناب چیئر مین، ضمنی سوال۔

حافظ حسین احمد - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ سیکرٹری صاحب کی جو

تعمیمی قابلیت ہے ایم ایس سی (طبیعیات) اور ایروناٹکس (انجینئرنگ) تو اسلامی نظریاتی کونسل کے لیے کیا اس سے کوئی بہتر شخص انہیں میسر نہیں ہوا ہے؟ دوسرا یہ کہ کیا ان کا تعلق احمدی فرقہ سے تو نہیں ہے؟

ڈاکٹر شیرانگلن خان نیازی۔ repeat کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سوال دوبارہ پڑھئیے جی۔

ڈاکٹر شیرانگلن خان نیازی۔ حافظ صاحب repeat فرمائیں کون سے شخص کو احمدی

قرار دے رہے ہیں؟

حافظ حسین احمد۔ میں نے کہا آپ پہ کچھ اثر پڑا ہے اقبال حیدر صاحب کا 'مہوش' تو نہیں تھے آپ یا بے ہوش تھے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ چلتے جی آپ۔

ڈاکٹر شیرانگلن خان نیازی۔ نہیں اقبال حیدر صاحب ہوش میں تھے، آپ نہیں ہوش میں تھے اس لیے کہ آپ نے بلاوجہ ایک آدمی کو احمدی قرار دے دیا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ چیئرمین صاحب آپ حکم دیں گے تو میں سوال دہراؤں گا، ان کے direct کہنے پر نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں آپ فرما دیں ان کو پتہ نہیں سوال کا اصل میں۔ آپ سوال دہرا دیں۔

ڈاکٹر شیرانگلن خان نیازی۔ نہیں جس آدمی کو حافظ صاحب نے احمدی قرار دے دیا اس آدمی کا نام بتائیں۔ احمدیوں کی لہجہ میں اس لہجہ میں سے ملات کریں ورنہ یہ بہت بڑا الزام ہے ایک شخص پر۔

حافظ حسین احمد۔ کیا چیز جی؟

ڈاکٹر شیرانگلن خان نیازی۔ ایک آدمی کو مسلمانیت سے نکال کر احمدیوں میں داخل

کرنا minority میں this is not a little story وہ Islamic Ideology Council کا ممبر ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ فرما رہے ہیں کہ حافظ صاحب آپ جس کو احمدی کہہ رہے ہیں اس کا نام بتائیے گا۔

حافظ حسین احمد۔ یہ تو کہہ رہے تھے کہ میں نے سوال سنا ہی نہیں ہے۔ یہ غلط بیانی۔۔

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی۔ نہیں جناب چیئرمین یہ معمولی بات نہیں ہے کہ یہاں کھڑے ہو کر privilege کا مسئلہ پیش کیا جائے اور ایک شریف آدمی کو جو Islamic Ideology Council کا ممبر ہو اس کو فوری طور پر احمدی کہہ دیا جائے اس کی کیا پوزیشن ہو گی پاکستان میں۔ This is not a little story۔

حافظ حسین احمد۔ جناب انہوں نے اس ایوان میں کہا کہ میں نے سوال نہیں سنا۔ جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ سوال کریں پہلے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: He must produce a proof otherwise this is a very serious matter

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تعریف رکھیں جی، جواب دینا ہے اقبال حیدر صاحب نے۔ سید اقبال حیدر۔ نہیں، نہیں انہوں نے ہی دینا ہے۔ ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی۔ نہیں، میں نے دینا ہے جی۔ جناب والا مجھے یہ ثابت کر ہی دینا اس کا آپ نوٹس لیں This is not a little story ایک شریف آدمی کو جو Islamic Ideology Council کا ممبر ہے، ایک بہت اہم ادارہ ہے اور constitutional ادارہ ہے۔ And he has been labelled as Ahmadi:

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کون صاحب ہیں جی، نام بتا دیں ان کا آپ؟

حافظ حسین احمد۔ ان کو بخادیں، میں بتا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ بیٹھ جائیں۔

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی۔ میں فوراً بیٹھتا ہوں۔

حافظ حسین احمد - شکریہ: آپ شے ہی رہیں۔ جناب انہوں نے بالکل غلط بیانی کی ہے۔ کوئی بھی اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر کے حوالے سے میں نے کوئی سوال نہیں کیا؟
ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ ہاں کیا کیا؟

حافظ حسین احمد - آپ نے سنا ہی نہیں ہے۔ یہی تو میں کہہ رہا ہوں، آپ تمام چیزیں حذف کریں، تمام الفاظ حذف کریں جو انہوں نے نادانستہ 'لاشعوری طور پر' کہے، میں نے کسی بھی اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا۔
ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ ہاں کس کے بارے میں کیا ہے؟

حافظ حسین احمد - میں نے سیکرٹری کے بارے میں سوال کیا ہے۔ یہ رکن کی بات کر رہے ہیں۔

جناب ڈبئی چیئرمین۔ اور جواب دینا تھا اقبال حیدر صاحب نے۔ کھا ہوا ہے اس میں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں، نہیں۔

جناب ڈبئی چیئرمین۔ نہیں، آپ کا کھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ یہ جناب یہاں سیکرٹری کا تو ذکر ہی نہیں ہے۔

حافظ حسین احمد۔ جناب میں چیئنگ کرتا ہوں کہ سوال سیکرٹری سے متعلق ہے۔ اگر میں یہ ثابت نہ کروں کہ میں نے یہ سوال سیکرٹری کے متعلق کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈبئی چیئرمین۔ اقبال حیدر کے نام پھپھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ سیکرٹری ایک ذمہ دار شخص ہے۔ یہ ریٹائرڈ اٹر کوڈور سے متعلق ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ یہ واضح ہو کہ اقبال حیدر کا نام غلط پھپھا ہے یا درست پھپھا ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ یہ صحیح پھپھا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ پھر آپ سنیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں کیوں سنوں۔ یہ میری اپنی ذمہ داری ہے۔ کیا یہ انکوڈور ریٹائرڈ محمد شمیم کی بات کر رہے ہیں؟ یہ اس کے بارے میں جو کہیں احمدیوں کی لسٹیں ہیں electoral roll یا حافظ صاحب کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے تو وہ ضرور پیش کریں ورنہ وہ ذمہ دار آدمی ہے۔ This is a very serious thing, it should benoted down۔

حافظ حسین احمد۔ میں نے کوئی الزام نہیں لگایا خدا کے لئے اس کو باہر نکال دیں میں سوال تو کروں۔ میرا سوال یہ تھا کہ ان کی طبیعت کے متعلق تعلیم ہے کیا یہ موزوں ہے اسلامی نظریاتی کونسل کے لئے؟ میرا خیال ہے کہ اس کے متعلق مشورہ ہے کہ وہ احمدی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے یا نہیں۔ میں نے الزام کب لگایا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ وہ فرماتے ہیں طبیعت کا ماہر اسلامی نظریاتی کونسل کے اہل ہو سکتا ہے؟ اور یہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے اور مشورہ ہے کہ وہ احمدی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ان کا سوال ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب کہا کیسے جاتا ہے۔ کہہ دینا بھی ایک علم ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔ ماہر طبیعت میں سے السیرونی اور ابو سینا یہ تمام علماء بھی تھے ادیب بھی، عالم بھی تھے محقق بھی تھے اور سائنس دان بھی تھے۔ حافظ صاحب کو کیا معلوم ہے؟ یہی بات ہے سیاست کیا معلوم؟ یہ تو روایتی طور پر بات رہی ہے۔ They were much more learned than anybody else۔

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ جناب فضل آغا صاحب۔

Dr. Muhammad Rehman: Sir I am sorry to point out that there is no proper order in the House.

Mr. Deputy Chairman: Yes, of course, I do realise and it is an august

House, آپ سب honourable Members ہیں۔

It is for you to maintain order in the House and I expect that you will behave

properly. It is you to behave. Thank you very much. Yes Fazal Agha Sahib.

سید محمد فضل آغا - انہوں نے budget allocation میں کہا ہے کہ چھ کروڑ بارہ لاکھ اور اکیاسی ہزار بجٹ کی allocation تھی اور خرچ پانچ کروڑ چوبیس لاکھ اکیس ہزار پانچ سو اڑتالیس ہے تو وزیر صاحب بتائیں کہ باقی رقم کہاں گئی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین - جناب فرماتے ہیں کہ باقی رقم کہاں گئی خرچ کے مقابلے میں جو آمدن تھی -

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - جناب والا ! The rest of the money. جون کے بعد lapse ہو جاتی ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین - جناب آغا صاحب وہ جون کے بعد ختم ہو جاتی ہے - جی مولانا صاحب - انہوں نے پہلے کہا ہے -

مولانا سمیع الحق - جناب چیئرمین صاحب یہاں اسلامی نظریاتی کونسل کا ذکر آیا ہے تو جناب وزیر قانون اقبال حیدر صاحب بتا سکیں گے کہ چیئر مین کے منصب کے لئے جو اہلیت درکار ہے اور جو قلمبند ہیں کیا اقبال احمد خان اس پر پورے ہیں -

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - جناب والا اگر یہ مولانا صاحب دیکھیں تو علامہ صاحب اور قائد اعظم کی داڑھی مونچھیں نہیں ہیں - اگر اس کے حوالے سے یہ سمجھتے ہیں کہ ایک شخص زیادہ عالم فاضل ہوتا ہے تو آپ کے اوپر ایک تصویر لگی ہوئی ہے اور مولانا صاحب اس کی طرف دیکھیں - He created Pakistan not anybody else -

جناب ڈپٹی چیئرمین - ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیں - منظور گنجی صاحب -

جناب منظور احمد گنجی - جناب والا ! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اس ملک میں اس کی مانگ ہے کہ اقلیت کا کوئی بندہ سیکرٹری کے لیول پر متعین نہیں کیا جاسکتا؟ کیا اس کی آئین میں کوئی بندش ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین - کیا آئین میں کوئی ایسی چیز ہے کہ ----؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - اس میں کوئی بندش نہیں ہے لیکن عموماً ہم

رکھتے نہیں ہیں۔ کیونکہ اسلامی نظریاتی کونسل ہمارا ایک آئینی ادارہ ہے اس کے پاس ہم تمام قرآن سنت اور شریعت کی باتیں سمجھتے ہیں اور اس سے فیصلے لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جواب آپ کا آ گیا ہے۔ جی ڈاکٹر ریحان صاحبہ ضمنی سوال۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! جیسے پارٹ (C) میں بتایا گیا ہے کہ purchase of books, salaries پر گزشتہ دس سالوں میں چھ کروڑ روپے کی رقم خرچ ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں 'میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ابھی تک اس کونسل کی achievements کیا ہیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! اس کی بے شمار recommendatory reports آ چکی ہیں اور یہ ۱۹۸۵ سے زیر بحث بھی ہیں۔ اب بھی رپورٹیں آ رہی ہیں اور قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بالکل آ رہی ہیں۔ سوال نمبر ۱۰۵۔

حافظ حسین احمد۔ جناب والا! میرے سوال کا جواب نہیں آیا ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ کیا وزیر مذہبی امور بیان فرمائیں گے کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے گزشتہ دس سالوں میں کتنے قوانین پر نظر ثانی کی نیز حکومت نے کتنی سفارشات نافذ کیں یا نافذ نہیں کیں؟ یہ میرا سوال تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ انہوں نے جواب دیا ہے

"Total laws examined during the last ten years are 309"

حافظ حسین احمد۔ انہوں نے کہا ہے کہ جن قوانین کا گزشتہ دس سالوں میں جائزہ لیا گیا ہے وہ ۲۰۹ ہیں۔ جن میں ترامیم تجویز کی گئی ہیں ۲۲۲۰ وہ ہیں حالانکہ میں نے ترامیم کی بات ہی نہیں کی تھی۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ کتنی سفارشات انہوں نے قانون سازی کر کے نافذ کی ہیں اور کتنی نافذ نہیں کی ہیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! انہوں نے بڑا خوبصورت سوال کیا ہے۔

میں اس کا جواب دیتا ہوں کہ جنرل ضیاء الحق صاحب نے اسلام کو پاکستان سے خارج ہی کر دیا

تھا۔ یہ آئین کا آرٹیکل 203-b and 203-c پڑھ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس کی موجودگی میں کون سی سٹارش نافذ ہو سکتی تھی۔

(مداخلت)

Mr. Ilyas Ahmad Bilour: Honourable Minister should adress the Chair, not to the the members.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں جناب چیئرمین، آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ فیڈرل شریٹ کورٹ کے chapter میں ہے۔۔۔

مولانا سمیع الحق۔ جناب والا! انہوں نے ایک مذاق بنایا ہوا ہے، کبھی قائد اعظم کے متعلق ایسی باتیں کرتے ہیں اور کبھی دیگر شخصیات کے متعلق۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ مذاق بنانے کی بات نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اقبال حیدر صاحب، جوابات تو آپ نے دیئے ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں سر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ہاں، ہاں، آپ نے جوابات دینے ہیں and you are

present in the House.

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! مجھے جواب دینے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ اپنے جوابات خود دیں۔

سید اقبال حیدر۔ بات یہ ہے کہ ہم آپس میں کچھ ذمہ داریاں بانٹ لیتے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: I request to you that you should answer the question

سید اقبال حیدر۔ Sir کوئی بھی وفاقی وزیر جواب دے سکتا ہے۔

Mr. Deputy Chairman: It is my ruling that when you are present in the House, I request you kindly answer the questions. This is my ruling now.

سید اقبال حیدر - میں عرض کرتا ہوں کہ آج چونکہ بہت سارے سوالات تھے، اسلئے ہم نے انہیں میں تقسیم کر لئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - نہیں۔ اگر آپ نہ ہوتے تو پھر یہ بات تھی۔

سید اقبال حیدر - انشاء اللہ آئندہ سے آپ کی خواہش پر اور آپ کی expectation پر پورا اترنے کی کوشش کروں گا لیکن میں گھڑی کو دیکھ رہا ہوں کہ question hour over ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - یہ میری خواہش نہیں ہے اور ابھی دو منٹ باقی ہیں۔ میرے پاس بھی گھڑی ہے۔ میں نے نوٹ کیا ہوا ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین - جناب بھنڈر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - میں نہایت مودبانہ آپ کی اور فاضل وزرا کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ questions کا دینا، amendments کا دینا، ایک بل move کرنا، ایک بل پر تقریر کرنا اور اس کا جواب دینا، یہ تمام چیزیں قواعد میں موجود ہیں۔ پارلیمانی روایات کے مطابق وزیر انچارج move کرتے ہیں، بل کی motions move کرتے ہیں اور سوالات کا بھی یہ طریقہ کار ہے کہ جو وزیر متعلقہ ہے، وہ اپنے محکمے کا جوابات دیتا ہے لیکن ہمارے پاس کچھ ریت ایسی ہو چکی ہے اور اس میں کچھ ہمارا بھی تصور ہے کہ اس کو ہم نے rigidly enforce نہیں کیا حالانکہ بات دو طرفہ ہے۔ ہم سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔ ایک ان کی اطلاع کے لئے اور دوسرا ان کے محکمے کی اطلاع کے لئے یہ سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ اس لئے سوالات کا جہاں تک تعلق ہے، اس کے جوابات متعلقہ وزیر صاحب کو دینے چاہئیں لیکن اگر بڑی مجبور ہو، ایسے حالات ہوں، جو ان کے کنٹرول میں نہ ہوں، اس صورت میں متعلقہ غیر حاضر ہو جائیں تو جناب کی اجازت سے وہ جواب دیں ورنہ اصول اور طریقہ کار ایسی ہونا چاہیے کہ جو متعلقہ وزیر صاحب ہیں، وہی جواب دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا اور ایسا ہی رہے گا جو مستقلہ وزیر ہیں۔۔۔
 شیخ رفیق احمد۔ ہاؤس آف آرڈر۔ مجھے یہ تسلیم ہے کہ اقبال میڈر صاحب نے غلطی کی
 انہیں چاہیئے تھا دس من کے لیے اٹھ کر ایوان سے باہر چلے جاتے اور پھر۔۔۔ یہ اعتراض نہ
 ہو سکتا۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ صحیح ہے صحیح ہے۔ تعریف رکھیں۔

Now the Question Hour is over.

+105. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state the number of Laws reviewed by the Council of Islamic Ideology during the last ten years, indicating also the recommendations that were implemented/ not implemented by the Government?

Syed Iqbal Haider: Total laws examined during the last ten years =

309

Total laws in which amendment were proposed = 223.

Necessary actions for implementation of the recommendations are under consideration of different concerned agencies.

106. *Mr. M. Zafar: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No.71, replied on 10th May, 1993, and state:

(a) the total work done on construction of 220 KV Guddu-Sibi transmission line section; and

(b) the names of villages to be electrified on completion of Sibi-Quetta section by December, 1994.

+ Question Hour is being over the remaining questions and answers were taken place on the table of the House

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) 220-KV Sibi-Quetta Section (Double Circuit). -The work on this portion of line comprising of 128 KM having 365 Tower locations is the advance stage of completion which is expected to be completed by December, 1994.

220-KV Guddu-Sibi Line. - The work on this section comprising of 250 KM having 612 Tower locations is in progress. This Section has been divided into further three sub-sections in order to accelerate the construction work. The completion date of this section December, 1995.

(b) the list of villages to be electrified by December, 1994 is attached as Annexure- 'A'. LIST OF VILLAGES TO BE ELECTRIFIED UPTO DECEMBER, 1994

S. No.	Name of Village	Tehsil	District	Population	Distance from 11 KV Line (KM)	E.Cost (Million)
1.	Peri Kahan.	Turbat	Turbat	480	0.200	1.947
2.	Badar Sheraz.	Jhatpat	Jaffarabad	296	1.535	0.661
3.	Talawan Zehri.	Zehri	Khuzdar	680	7.89	1.98
4.	Phul Marao Satikzai.	Mastung	Mastung	480	0.200	1.376
5.	Azad Khan Mairani.	Rakhni	Barkhan	280	1.512	0.547
6.	Naik Muhammad Safi.	Loralai	Loralai	105	0.749	0.957
7.	Malik Ghafar Tor Nasir.	Sanjavi	Loralai	512	0.227	0.673
8.	Malik Said Muhammad.	Noshki	Chaghi	595	1.598	0.933
9.	Molai Mir Ahmed.	Ziarat	Ziarat	328	2.400	1.565
10.	Sara Khaizai.	Ziarat	Ziarat	231	1.01	0.839
11.	Malik Suleman.	M. Bagh	Q/Saifullah	315	0.180	0.737
12.	Mohallah Hara.	Lehri	Bolan	720	0.220	0.679
13.	Kach Talani.	Lehri	Bolan	450	0.796	0.824
14.	Mohallah Jilani Shamsi.	Lehri	Bolan	688	0.148	0.939
15.	Thori Fateh Ali.	Lehri	Bolan	350	2.604	0.879
16.	Hamza Band.	Bagh	Bolan	679	3.477	1.396
17.	Balak.	Barshora	Pishin	200	0.075	0.518
18.	Malik Nawab Khan Nali.	Pishin	Pishin	792	0.621	1.150
19.	Mara Tingi.	Loralai	Loralai	704	1.498	0.989
20.	Mara Kalan.	Loralai	Loralai	232	0.660	0.619
21.	Shahban Jangi Cheena.	Loralai	Loralai	090	4.486	1.754
22.	Zarwan Mangalzal	Zhob	Zhob	416	2.988	1.268
23.	Miana Mangalzal	Zhob	Zhob	880	2.67	1.470
24.	Qadir Bukhsh Lajwani	Jhatpat	J/Abad	416	2.988	0.997
25.	Ghulam Qadir Chandio	Jhatpat	J/Abad	240	1.988	0.678
26.	Athar Khan Ramdani.	Jhatpat	J/Abad	216	0.890	0.517
27.	Punhal Jamali	Usta Mohd	J/Abad	216	0.714	0.429
28.	Goth 62 Mori.	Usta Mohd	J/Abad	200	0.110	0.271
29.	Piral.	Usta Mohd	J/Abad	208	0.094	0.264
30.	Ghulam Jan Badur.	Jhatpat	Nasirabad	480	4.006	1.265
31.	Koz Kach.	Q/S.	Q/Saifullah	704	0.055	1.552
32.	Doharah Gara.	Q/S.	Q/Saifullah	448	0.192	1.021
33.	Goth Dad	Jhal Magsi	Jhal Magsi	736	1.184	0.754
34.	Goth Admani.	Jhal Magsi	Jhal Magsi	376	2.204	0.680

S. No.	Name of Village	Tehsil	District	Population	Distance from 11KV Line (KM)	E Cost (Million)
35.	Bashirabad	Quetta	Quetta	1416	0.000	0.788
36.	Washboob	Panjoor	Panjoor	2848	0.444	1.490
37.	Haji Ahmed Khan.	Rakhni	Barkhan	250	0.728	0.639
38.	Daddu Hassani.	Rakhni	Barkhani	200	1.320	0.673
39.	Gola Wah	Lehri	Bolan	416	3.202	0.890
40.	Phulabad Marove Satakzai.		Mastung	1480	0.342	1.376
41.	Mat Mangalzari	J/Magsi	Jhal Magsi	300	1.91	0.65
42.	Mat Sobhani.	J Magsi	Jhal Magsi	216	1.292	0.57
43.	Mat Katohar.	J Magsi	Jhal Magsi	296	1.650	0.60
44.	Mat Barani.	J Magsi	Jhal Magsi	344	1.99	0.57
45.	Naizal Admani	J Magsi	Jhal Magsi	208	3.31	0.70
46.	Gowal Hyderzai.	Q/Saifullah	Q/Saifullah	232	0.57	0.67
47.	Abdul Rehman.	Gulistan	Q/Abdullah	248	0.122	0.40
48.	Manan Dolangi	Gulistan	Q/Abdullah	280	1.147	0.60
49.	Akhtar Muhammad	Gulistan	Q/Abdullah	216	1.009	0.50
50.	Rind Gar Takhtani.	Quetta	Quetta	208	0.055	0.372
51.	Boloch Abad Sariah.	Quetta	Quetta	440	0.278	0.484
52.	Qadir Bux Lajwani	J Pat	J Abad	416	2.988	0.997
53.	Ghulam Qadir Chandio.	J Pat	J Abad	240	1.988	0.687
54.	Attar Khan Romdani	J Pat	J Abad	216	0.89	0.517
55.	Sharbat Khan.	Kirdgab	Mastung	336	0.180	0.45
56.	Dhor Mehrallizai.	Mangocher	Kalat	520	0.204	0.65
57.	Shenah Khurah	M Bagn	Q/Saifullah	640	1.610	1.257
58.	Wadera Paind Khan	Rakhni	Barkhan	448	5.000	1.380
59.	Hathhari.	J Magsi	J Magsi	1040	6.197	1.728
60.	Punga Ziarat.	Karnar	Sibi	152	1.65	1.872
61.	Kaohi Armiti Kakozai	Gulistan	Pishin	272	0.270	0.680
62.	Wacha Zaman.	Q/Saifullah	Q/Saifullah	360	3.740	1.644
63.	Shahwani	Kharan	Kharan	656	0.079	0.860
64.	Mussafir	Kirdgab	Mastung	232	—	0.304
65.	Liaquat Ali Umrani.	U Mohd	J Abad	224	1.050	0.551
66.	Faqir Muhammad Pannah.	D M.J.	Nasirabad	215	1.747	0.450
67.	Khair Shah.	D M.J.	Nasirabad	240	1.357	0.485
68.	Suleh Mohammad Paindrani.	D M.J.	Nasirabad	296	1.200	0.460
69.	Ginah.	Turbat	Turbat	1544	0.957	2.10
70.	Nali Sar.	Q/Saifullah	Q/Saifullah	416	0.120	0.564
71.	Chotjo Khuzdar.	Zehri	Khuzdar	448	3.401	1.951
72.	Sangstian.	Zehri	Khuzdar	288	1.235	0.978
73.	Tazi Malgenzar.	J/Magsi	Jhal Magsi	220	0.00	
74.	Killi Rahzan.	Kohlu	Kohlu	1100	0.00	
75.	Taj Muhammad Badeni.	Noshki	Chaghi	080	0.00	
76.	Suffian.	Loralai	Loralai	200	0.00	
77.	Ghabargi I & II.	Zhob	Zhob	1500	5.960	
78.	Baidara.	Barshore	Pishin	800	1.760	
79.	Haji Mula Dad Miralzai.	Pishin	Pishin	200	0.460	
80.	Mir Baz Khan.	Jhat Pat	Jaffarabad	130	0.450	
81.	Sarghani I & II.	Jhat Pat	Jhal Magsi	1728	0.340	
82.	Hamer Khan Jamali.	Tamboo	J Abad	340	2.630	
83.	Akhtar Muhammad Bawar	Bori	Loralai	800	1.710	
84.	Ward No. 10 Luni Road Sibi.	Sibi	Sibi	1200	1.640	
85.	Shah Ghayi	Pishin	Pishin	520	1.030	
86.	Dad Muhammad Umrani.	Tamboo	J Abad	200	1.220	
87.	Allah Dad Bugti.	D.M. Jamali	J Abad	216	0.950	
88.	Rustam Khan.	D.M. Jamali	J Abad	200	0.000	
89.	Munda Haripal	Zhob	Zhob	600	6.920	
90.	Pakhezai Meena Bazzar.	Zhob	Zhob	1300	4.320	

S. No.	Name of Village	Tehsil	District	Population	Distance from 11KV Line (KM)	E Cost (Million)
91.	Plane Ghina Nanazai Dadzai.	Q Saifullah	Q Saifullah	200	4.030	
92.	Deko Sulemanzai.	Zhob	Zhob	1000	1.780	
93.	Sado Khan Haropal.	Dukki	Loralai	400	1.190	
94.	Lohrlai Khadzai.	Dukki	Loralai	1152	0.000	
95.	Noor Abad.	Pishin	Pishin	432	1.030	
96.	Ochi Khair Zehri.	Nal	Khuzdar	776	2.800	
97.	Suoni Zaik Zehri.	Nal	Khuzdar	240	2.770	
98.	Khud Shahr.	Wadh	Khuzdar	400	0.270	
99.	Allah Bux Umram.	Jhat Pat	J Abad	200	0.240	
100.	Shashik Shahr.	Wadh	Khuzdar	1000	3.920	
101.	Dan Rastari.	Nal	Khuzdar	240	2.770	
102.	Notani Dimali.	Nal	Khuzdar	960	3.180	
103.	Sangsalai	Kalat	Kalat	576	1.780	
104.	Kapto Khurd.	Kalat	Kalat	920	2.970	
105.	Killi Muhammad Afzal.	Mastung	Mastung	115	0.760	
106.	Sher Jan Agha (Nooshki)	Noshki	Chaghi	214	5.320	
107.	Killi Shafi Muhammad.	Wadh	Khuzdar.	792	1.250	
108.	Killi Nabi Bux.	Wadh	Khuzdar	1024	1.370	
109.	Teghab	Nal	Khuzdar	464	4.054	
110.	Dapal.	D/Bughti	D/Bughti	310	1.5	
111.	Peshu.	D/Bughti	D/Bughti	150	2.0	
112.	Kumbani	D/Bughti	D/Bughti	290	1.5	
113.	Kordan.	D/Bughti	D/Bughti	200	0.00	
114.	Sangasila.	D/Bughti	D/Bughti	230	2.5	
115.	Kargaz.	D/Bughti	D/Bughti	100	0.00	
116.	Dunani.	D/Bughti	D/Bughti	180	0.00	
117.	Jauri.	D/Bughti	D/Bughti	110	0.300	
118.	Landi.	D/Bughti	D/Bughti	100	0.500	
119.	Kombi.	D/Bughti	D/Bughti	250	1.300	
120.	Burirah.	Jhal Magsi	Bolan	120	0.000	
121.	Kiratabad.	Bori	Loralai	095	1.250	
122.	Bohari Langan	Kohlu	Kohlu	320	0.620	
123.	Ghulam Mohd Khoso.	Jhal M.	Bolan	080	0.000	
124.	Tangan Manzari.	Pishin	Pishin	1200	1.020	
125.	Ragha Sultanazai	Zhob	Zhob	1350	0.000	
126.	Nizamabad	Loralai	Loralai	1300	1.350	
127.	Rakh Ahmed Khail.	Zhob	Zhob	1280	1.570	
128.	Bhutto Landi.	Noshki	Chaghi	700	0.000	
129.	Abdul Razzak.	Noshki	Chaghi	230	0.420	
130.	Nawa Shehr Shiteenah.	Mastung	Mastung	320	0.000	

107. *Jam Kararuddin: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

(a) the total number of room allocated in the Chamba House, Lahore for Senators and M.N.As, separately in each case; and

(b) the names and designation of persons who have actually stayed from 1st June to 6th June, 1994?

Makhdoom Muhammad Amin Fahim: (a) There is no allocation of the rooms separately for Senators and MNAs in Chamba House, Lahore.

(b) The details of the persons who have actually stayed in Chamba House, Lahore from 1st June to 6th June, 1994, are annexed.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

108. *Jam Kararuddin: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of villages electrified on my recommendation out of my quota for the years 1991-92 and 1992-93, indicating also the names of villages, total expenditure incurred, date of completion, the time by which remaining villages will be electrified?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The Honourable Senator Haji Jam Kararuddin, recommended 14 villages for the year 1991-92 and 1992-93 out of which 7 villages have been electrified, the detail is given as under:-

S.No	Name of village	Estimated Cost
1.	Jam Mohammad Siyal	2,36,000
2.	Gul Muhammad Siyal	1,82,000
3.	Muhammad Khan Almani	2,68,000

4.	Ghazi Nawal	1,36,000
5.	Muhammad Salik Chandio	2,75,000
6.	Ghulam Qadir Matlo	10,30,000
7.	Abdullah Burdi Baloch Mohallah Sher	2,70,000

The remaining villages are under progress and will be electrified upto

10/1994, the detail is as under:-

1.	Ali Sher Rajput	1,22,000
2.	Gul Sassan Leghari	1,50,000
3.	Chibbar Sabi	2,26,000
4.	Jam Sethar	2,98,000
5.	Wali Mohammad, Mehar, Hassi Mari.	
	Abdullah Almani, Mothio Almani.	2,80,000
6.	Junelo	3,80,000
7.	Channaja & Mohallas (A) Bhutta (B)	
	Sonoders.	6,60,870

109 *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that the recent interviews held for the post of Assistant Engineer in office of the Chief Engineer Electricity, WAPDA, Quetta, has been cancelled, if so, its reasons and if not, the time by which results will be announced?

Malik Ghulam Mustafa Khar: No interview has been held for the post of Assistant Engineer in Office of the Chief Engineer Electricity, WAPDA Quetta. However, a written test for the recruitment of Junior Engineers was held on 31-1-1994. Result has been held up due to interim order of the Lahore High

Court.

110. Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state that the total amount received through loans, credits and aid from the foreign countries since 1990 for flood protection with province-wise break-up of the projects undertaken against the said amount indicating names and amount of each project?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Total amount received Rs. 2095.223 million. Province-wise break-up is given as under:-

Punjab	Rs.1102.758 million
Sindh	Rs.538.459 million
NWFP	Rs.321.513 million
Balochistan	Rs.132.493 million
Total:	<u>Rs.2095.223 million</u>

Province-wise break-up is as under:-

Province	FPSP	1988-FDRP	1992-FDRP	Total
Punjab	494.273	299.695	308.790	1102.758
Sindh	235.926	85.723	216.810	538.459
NWFP	141.268	32.074	148.171	321.513
Balochistan	50.683	29.250	52.560	132.493

111. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the total number of villages electrified during the last three years with province-wise break-up, and the amount spent on these villages in each province?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Break-up of villages electrified

during 1991-92, 1992-93 and 1993-94 (Upto March 1994) alongwith amount spent in each province is given as under:-

Year	No. of villages electrified				Amount spent (Rs. in Million)			
	Punjab	NWFP	Sind	Balochis- tan	Punjab	NWFP	Sind	Balochis- tan
1991-92	2050	701	741	157	1562.6	521.48	547.6	340.269
1992-93	2753	969	933	205	777.6	360.508	447.5	177.495
1993-94 (Upto 3/94)	1776	668	657	136	1509.6	567.8	558.5	115.600

112. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state the number of officers in Grade-17 and above in PTDC with their names, grades and dates of appointment?

Syed Iqbal Haider: The requisite information is as follows:-

1.	Officer in BPS-21	1
2.	Officers in BPS-20.....	2
3.	Officers equivalent to BPS-20.....	5
4.	Officers equivalent to BPS-19.....	20
5.	Officers equivalent to BPS-18.....	37
6.	Officers equivalent to BPS-17.....	49

Total: 114

A list showing name, grade and date of appointment of each officer is attached at Annexure.

Annexure

LIST SHOWING THE NUMBER OF OFFICERS IN PTDC WITH THEIR NAMES, GRADES AND DATES OF APPOINTMENT

S. No.	Name of Officer Designation	Grade	Date of appointment
1.	Mr. Hamid Ahmed Qureshi, Managing Director	BPS-21	1-1-1994 (on deputation from Fed. Govt).
2.	Mr. Shahzad Qaiser, Dy. Managing Director.	BPS-20	19-5-1994 -- do --
3.	Brig. (Retd.) Zafar Iqbal, Director Finance.	BPS-20	15-1-1992 -- do --
4.	Mr. Ashah Naqvi, Dy. Managing Director (P&P)	Eqv: BPS-20	5-11-1975
5.	Raja Changez Sultan, Director (P&D)	Eqv: BPS-20	1-7-1982
6.	Mr. Farooq Ahmed Shah, General Manager (Hotels).	Eqv: BPS-20	25-5-1972
7.	Mr. M. Qadeer Malik, General Manager (Motels)	Eqv: BPS-20	17-3-1980
8.	Lt. Col. (Retd.) M. Younas, Chief Engineer.	Eqv: BPS-20	11-9-1990 (on contract)
9.	Mr. Muhammad Asghar Khan, Project Engineer.	Eqv: BPS-19	12-1-1980
10.	Mr. Bashir Ahmed, Chief Officer Projects.	-- do --	5-6-1990
11.	Mr. Imdad Ali, Manager.	-- do --	2-2-1980
12.	Maj. (Retd.) M. Jahangir Khan, Manager.	-- do --	16-5-1982
13.	Mr. M. Aslam Shah, Manager.	-- do --	30-12-1984
14.	Mr. Abdul Ghafoor Khan Qaisrani, Manager.	-- do --	1-12-1970
15.	Mr. Anjum Moghal, Manager.	-- do --	19-5-1975
16.	Miss Amtuzuhra Zaidi, Manager.	-- do --	27-1-1977
17.	Mr. Muhammad Ali Ayub, Manager.	-- do --	27-7-1970
18.	Mr. Qamaruddin Mir, Manager.	-- do --	1-12-1970
19.	Miss Talat Rahim, Manager.	-- do --	12-8-1975
20.	Mr. Naib Khan, Manager.	-- do --	7-10-1970
21.	Mr. Balaghutullah Siddique, Manager.	-- do --	7-10-1970
22.	Mr. Mahfooz Ahmed Khan, Manager.	-- do --	5-11-1981
23.	Mr. Ahsan Qadir Khan, Manager.	-- do --	1-12-1970
24.	Mr. Waheed Hassan Siddique, Manager (A cs).	-- do --	7-2-1981
25.	Mr. Muhammad Riaz Satti, M.A. cs.	-- do --	1-7-1975
26.	Mr. Muhammad Razzaque, M.A. cs.	-- do --	20-12-1982
27.	Mr. Muhammad Ashraf, M.A. cs.	-- do --	30-7-1976
28.	Mr. Parvez Altaf, Manager.	-- do --	12-6-1994 (on deputation)
29.	Mr. Zia-ur-Rehman, Dy. Manager.	Eqv: BPS-18	7-9-1981
30.	Mrs. Promila Isaac, Dy. Manager.	-- do --	1-12-1970
31.	Mrs. Lubna Amin, Dy. Manager.	-- do --	1-12-1970
32.	Mr. S. Nasir Hussain, Dy. Manager.	-- do --	1-12-1970
33.	Mr. Altaf Hussain, Dy. Manager.	-- do --	1-12-1970
34.	Mr. Riazur Rehman, Dy. Manager.	-- do --	1-12-1970
35.	Mr. Saeed Anwar Khan, Dy. Manager.	-- do --	10-12-1974
36.	Mr. Abdur Rauf Khan, Dy. Manager.	-- do --	1-12-1970
37.	Mr. Ishtiaq Hussain, Dy. Manager.	-- do --	1-12-1970
38.	Mr. Waqar Azem, Dy. Manager.	-- do --	1-12-1970
39.	Mr. M. Y. Ghouri, Dy. Manager.	-- do --	15-7-1970
40.	Mr. Muzaffar Ahmed Butt, Dy. Manager.	-- do --	1-12-1970
41.	Mr. Muhammad Rafique, Dy. Manager.	-- do --	1-12-1970
42.	Mrs. J. N. Shah, Dy. Manager.	-- do --	1-12-1970
43.	Mr. Muhammad Ilyas Abbasi, Dy. Manager.	-- do --	1-12-1970
44.	Mr. Saeed Abbas Ansari, Dy. Mgr. A cs.	-- do --	25-3-1984
45.	Mr. Muhammad Kamran Khan, DM A cs.	-- do --	1-12-1970
46.	Mr. Khaki Jan, Dy. Mgr. A cs.	-- do --	23-9-1971
47.	Mr. Abdul Latif Khan, DM A cs.	-- do --	13-7-1981
48.	Mr. Farooq Ahmed Khan, Asstt. Mgr.	-- do --	22-6-1989
49.	Mr. M. Jamil Shaikh, Asstt. Mgr.	-- do --	1-3-1972
50.	Mr. Naseer Ahmed Khan, Asstt. Mgr.	-- do --	1-12-1973
51.	Mr. Fayyaz Asghar Rathore, A. Mgr.	-- do --	1-12-1970
52.	Mr. Muhammad Yaqoob, Asstt. Mgr.	-- do --	1-3-1972
53.	Mr. Ilkhar Hussain Satti, AM:	-- do --	1-8-1981
54.	Mr. Muhammad Ayub Khan, Asstt. Mgr.	-- do --	20-6-1986
55.	Mr. Azad Hussain Shaikh, A.M.	-- do --	30-10-1990

S. No	Name of Officer	Designation	Grade	Date of appointment
56	Capt. (Retd.) Waheeduddin Zahoor	Security Officer (Hotels)	do	15-3-1992
57	Mr. Riaz Ahmed Khan	Dy. Manager	do	25-3-1975
58	Mr. Asif Khurram	Dy. Manager	do	5-5-1986
59	Mr. Sheristan	Dy. Manager	do	1-4-1983
60	Mr. Haibat Ali	Dy. Manager	do	1-5-1983
61	Shaikh Fayyaz Ahmed	Dy. Manager	do	1-6-1983
62	Mr. Ejaz Ali	Dy. Manager	do	25-6-1983
63	Mr. Habib-ur-Rehman Afridi	D.M.	do	23-6-1971
64	Mr. Ali Akbar	Dy. Manager	do	15-11-1986
65	Mr. Muhammad Akram	Dy. Manager	do	7-5-1974
66	Mr. Riaz Hassan Khan	Tourism Officer	Eqv. BPS-17	15-4-1971
67	Mr. S. Nazimuddin	Tourism Officer	do	26-6-1971
68	Mr. Changez Kureshi	T.O.	do	27-10-1971
69	Agha M. Agha	Tourism Officer	do	31-10-1971
70	Mrs. Mehrun-Nisa Nawab	T.O.	do	15-9-1972
71	Mr. Abdul Qayyum Khan	T.O.	do	11-10-1972
72	Mrs. Shabana Syed	T.O.	do	7-5-1973
73	Mrs. Farida Parvez	T.O.	do	8-5-1973
74	Mr. Barkat Ali Shaikh	T.O.	Eqv. BPS-17	12-3-1976
75	Miss Tehsina Jahan	T.O.	do	3-12-1986
76	Shaikh Rehmatullah	T.O.	do	13-9-1976
77	Mr. Khalid Parvez	T.O.	do	28-12-1982
78	Mr. Anwaruddin A. Burro	T.O.	do	5-1-1977
79	Mrs. Humera Riaz	T.O.	do	1-3-1977
80	Miss Bilquis Madani	T.O.	do	1-3-1977
81	Mr. Mansoor Azam	T.O.	do	1-4-1977
82	Mr. Asif Ali Khan	T.O.	do	25-5-1977
83	Mr. Tariq Wali Khan	T.O.	do	27-5-1977
84	Mr. M. Iqbal Kausi	T.O.	do	8-11-1979
85	Mr. M. Ziaullah	T.O.	do	14-11-1979
86	Mr. Shahid Hussain Jilani	Sales Promotion Officer	do	20-10-1990
87	Miss Rubina Bukhari	T.O.	do	22-4-1983
88	Mr. Fazle Rahim	T.O.	do	1-12-1970
89	Mr. Abdul Aziz	T.O.	do	15-4-1990
90	Mr. S. Alamdar Hussain Shah	T.O.	do	4-1-1990
91	Mr. Shahid H. Shaikh	Admn. Officer	do	3-9-1971
92	Mr. Mukhtar Ahmad	Personnel Officer	do	1-12-1970
93	Mr. Abdul Rahman Nufkani	Accounts Executive	do	5-3-1988
94	Mr. Abdul Rasool	A es. Ex.	do	6-3-1988
95	Mr. Khadim Ali	A es. Ex.	do	12-4-1988
96	Mr. Shamsul Haq	A es. Ex.	do	30-12-1982
97	Mr. M. Ismail Khan	A es. Ex.	do	6-5-1981
98	Mr. M. Mohsin Shah	A es. Ex.	do	23-1-1986
99	Mr. Jamil Hussain Shaikh	Private Secretary	do	1-3-1971
100	Mr. Waqar Hanif Bhatti	Sales Officer	do	1-7-1986
101	Mr. Musarat Ali Wasti	Kitchen Incharge, Hotel	do	30-5-1988
102	Mr. Sohail Syed Mian	PRO	do	20-2-1986
103	Mr. Muhammad Yousaf Khan	Front Office Incharge	do	1-3-1977

S. No.	Name of Officer Designation	Grade	Date of appointment
104.	Syed Imran Qadir, PRO (Hotels).	--do--	25-9-1989
105.	Mr. Muhammad Younus Khan, Dev. Officer	--do--	1-7-1994
106.	Mr. Imran Nadeem, Dev. Officer.	--do--	9-1-1983 (on deputa- tion)
107.	Haji Fayyaz Ahmed, Chief Credit Controller, Hotel.	do	1-2-1978
108.	Mr. Ashiq Hussain, P.S.	do	14-12-1987
109.	Mr. Shahid Parvez, Catering Officer.	--do--	10-4-1983
110.	Mr. Muhammad Akbar, Unit Manager.	do	7-5-1971
111.	Mr. Ashfaq Ahmed, Unit Manager.	--do--	12-7-1990
112.	Mr. S. Ishfaq Hussain Shah, U.M.	do	24-6-1990
113.	Syed Amjad Ali Shah, U.M.	do	2-11-1989
114.	Mr. Abid Ali, A es. Exs	do	20-10-1987

113. *Haji Malik Faridullah Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that electricity is not being supplied to Shakai Area, Tehsil Wana, North Waziristan Agency, for the last three months;

(b) whether it is also a fact that despite repeated complaints, nothing has been done in this regard, if so, its reasons and the time by which power supply will be restored?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Electricity is not being supplied to Shakai Area Tehsil Wana, North Waziristan agency for the following reasons:-

The line got damaged on 12-5-1994 by the tribesmen of the area and material stolen. A report was submitted A.P.A. Wana by the S.D.O.(E)

WAPDA ON 12-5-1994. The XEN, WAPDA Tank also informed the Political Agent S.W. Agency on 19-5-1994 for recovery of the material damaged and stolen by the tribesmen of the area.

(b) The total length of line is about 1.5 km damaged by the tribesmen of the area, it will be repaired as and when recovery of the material is done by P.A.S.W. Agency

114. *Jam Kararuddin: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No 17 replied on 15th February, 1994 and state:

(a) whether it is a fact that electrification of villages Bunn/Khalabat and Kotli Sattian, District Rawalpindi, were to be completed during the last financial year; if so, the present stage of work done in each case and the reasons for not electrifying them during the aforesaid period;

(b) the total number of poles for HT lines and LT lines installed in each village;

(c) whether it is a fact that some poles on Bunn-Kotli Sattian Road have been dismantled; if so, the number of such poles; and

(d) the place from which the electricity will be provided to these villages indicating also the names of the unelectrified villages situated between them and the time by which these will be electrified, with expenditure in each case?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Regarding the present status of electrification work of village Kotli Sattian it is stated that HT Line having a length of about 25 KM has been completed and the L.T work of Kotli Sattian is

under progress. The work could not be completed within the scheduled time due to non-availability of structure which is being arranged now and work will be completed by December, 1994.

Village Khalabat was recommended by Haji Faridullah Khan during 1992-93 but could not be started as the quota of Honourable Senator for the year 1992-93 as well as 1993-94 has exhausted. Estimated cost of the village is Rs. 1.923 million.

(b) The poles installed at Kotli Sattian are as under :-

(i) H.T. : 185 Nos. H.T. Line drawn from Kotli Sattian will also feed

(ii) L.T. : Nil. Village Bunn which already stands approved under P.M.'s directive.

(c) Yes, 11 Nos. H.T. Steel structures mentioned as below were damaged by High Way Department:-

(i) Near Village Kamalabad 2 Nos.

(ii) Near Village Bunn 2 Nos.

(iii) Near Village Phufandi 7 Nos.

Total: 11 Nos.

(d) The villages located near H.T. Line extended for Kotli Sattian which are unelectrified are as below:-

(1) Perhanna : Estimated Cost Rs.2.3 million in progress against PP-8 Quetta.

(2) Bandi Gali : Not approved.

(3) Khalabat : Estimated cost Rs.1.923 million

(4) Darnoian : Work order under process with Consultants.

(5) Phufandi : Not approved.

(6) Persian Not approved.

The village Perhanna is under progress from the quota of Mr. Ishaq Sarwar MPA-PP-8 is expected to be completed upto December 1994. The work order for village Darnoian is under process with Consultants and the electrification work will be started taking into consideration the quota of Mr. Shahid Sati, MPA, PP-9.

115. *Hafiz Fazal Muhammad: Will the Minister for Water and Pwer be pleased to state:

(a) whether it is a fact that three phase electricity has not been provided in the entire village Soomer Channar, Tehsil Kandiaro, District Naushero Feroze, Sindh, if so, the time by which needfull will be done;

(b) the number of transformers installed in the said village and whether all the transformers are in order, if not, the steps taken to replace the defective transformers; and

(c) whether it is also a faact that more frequent load-shedding is observed in the village as compared to other areas, if so, its reasons?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) A proper LT distribution system has been laid down in the village, out of which 9 spans are of 3-phase 13 spans of 2-phase and 16 spans are of single phase. There are 130 number total connections out of which one is of 3-phase connection.

(b) Two transformers of 100-KVA are installed in the village and both are in order.

(c) Load-shedding has been lifted now with the improvement of Water position. However, during the load-shedding time the load-sheeding was

carried out strictly in accordance with the quota on village feeders.

116. *Hafiz Fazal Muhammad: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to National Assembly Starred Question No.115 replied on 2nd June, 1994 and state the names of 30 villages of District Karak electrified so far with the names of remaining unelectrified villages and the time by which these villages will be electrified?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The total villages electrified are now 40 numbers. The names of the 40 villages electrified and names of the villages unelectrified and the time by which these will be electrified are at Annexure-A.

Annexure A

1990-91	1.	Larkarka/Kandu Siraj Khel.
	2.	L/Over Abadi Jehangiri Banda.
	3.	L/Over Abadi Bahadar Khan.
	4.	Lahra Umer Din Koroona.
	5.	Shadi Khel Dangari.
	6.	Lakki Banda.
	7.	L/Over Abadi Warana Ayaz Khel.
	8.	Akarwala.
	9.	Paında Wanda.
	10.	Krushki Kola Amin Khel.
	11.	Tanga Zai.
	12.	Nagri Wala.
	13.	Kamali Banda.

- | | | |
|----------|-----|----------------------------------|
| | 14. | L/Over Abadi Shahidan Banda. |
| | 15. | Shawa Nasrati. |
| | 16. | Darsha Khel Jarasi. |
| 1991-92. | 17. | Andi Karak. |
| | 18. | Masti Khel Palosasar Phase-I. |
| | 19. | Mina Khel. |
| | 20. | Jangrazi. |
| | 21. | L/Over Sabir Abad. |
| | 22. | Surdag. |
| | 23. | L/Over Sabir Abad. |
| | 24. | Masti Khel Palosasar Phase-II. |
| 1992-93. | 25. | Odin Shah. |
| | 26. | Kashmiri Banda/Machar Banda. |
| | 27. | Shanawa Gudi Khel. |
| | 28. | Ghini Khel. |
| | 29. | Dabuli Lowghar. |
| | 30. | Manaka. |
| 1993-94. | 31. | M/Khel/Wargha and gul Shah Khel. |
| | 32. | Jamal Khel Machaki. |
| | 33. | Paki Gudi Khel. |
| | 34. | Shobli Banda Ayaz Abad. |
| | 35. | Nara Janda Khel. |
| | 36. | Pendal Khel. |
| | 37. | Katch Banda. |
| | 38. | Zabi Chini Khel. |

39. Seraki.

40. Aral Isot.

Under Progress

1. Kurd 50% work completed

2. Mati Khel 60% work completed.

3. Ghundi Neka Band/ 60% work completed

Shalampal.

4. Shagi Lowghar 55% work completed.

5. Dakasi 95% work completed.

6. Nashpa Banda 90% work completed.

117. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state

(a) the names, designations, department and length of service of the employees who have been allotted Government accommodation in Islamabad according to the seniority /merit list since Dec. 93 with serial No. of the employee in the seniority/merit list, and

(b) the names, designations, department and length of service of the employees who have been provided Government accommodation in Islamabad on out of turn basis, with reasons quoted by the employees and their serial numbers according to the seniority list?

Makhdoom Muhammad Amin Fahim: (a) 38 Nos. A list is attached at Annexure 'A'.

(b) 27 Nos. A list is attached at Annexure 'B'.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

118. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state:

(a) whether the Government has appointed any inquiry committee to look into the mismanagement during Haj 1994, if so, the names of the Members of the said committee and its terms of reference;

(b) the time by which the report is likely to be received; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to lay a copy of the report on the table of the House?

Syed Iqbal Haider: (a) Yes. Following are the Members of the Committee:-

(1) Mr. Akbar Wains, MNA.

(2) Mian Riaz Hussain Pirzada, MNA.

The Committee will review the Haj Operation, 1994, identify short-comings and give suggestions for making these arrangements efficient and to eliminate chances or irregularities.

The Prime Minister's Inspection Commission has also been asked to hold a through inquiry.

(b) The MNAs Committee is required to submit its report in July, 1994.

(c) No.

119. Transferred to the Finance Division.

120. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder : Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state whether the Council of Islamic Ideology have examined all the existing laws in conformity with the Injunctions of Islam; if

not, the number of laws to be examined and the time by which these will be examined?

Syed Iqbal Haider: No, 1037 laws are yet to be examined. the Council of Islamic Ideology may examine the remaining laws during its current tenure.

121. ***Syed Ehsan Shah:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) whether any financial cut has been imposed on the Saindak Project, during the financial year 1994-95, if so, its reasons; and

(b) the time by which this project will be completed?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) No.

(b) August, 1995.

122. ***Mr. Zahid Akhtar:** Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

(a) the reasons for delay in handing over the possession of houses to the allottees of the Housing Foundation in G-II/I, Islamabad, particularly those built by M/s. Steel Force; and

(b) whether it is a fact that the provision of basic amenities such as sewerage, water, gas, electricity etc. was neglected initially, if so, its reasons and the steps taken by the Government to provide these amenities?

Makhdoom Muhammad Amin Fahim: (a) The main reason for delay in handing over possession of the houses in G-II/I Sector, Islamabad, has been non-provision of infrastructure facilities in time by the agencies concerned, namely Capital Development Authority (CDA), WAPDA and Sui Northern Gas

Pipelines Ltd. (SNGPL). As regards houses built by M/s. Steel Force possession could not be taken over due to the stay order issued by the court in connection with a civil suit filed by the said firm. The Housing Foundation has filed an appeal in the High Court, Rawalpindi Bench for vacation of stay order. The matter is, therefore Sub-Judice.

(b) It is a fact that the provision of basic amenities such as sewerage system, water supply, gas, electricity in the area by the agencies concerned was delayed initially although the charges for the same were included in the cost of land paid to the CDA as far back as 1989. The delay is partly attributable to affectees problem due to their dispute with CDA on account of payment of compensation for their lands. Agencies concerned including CDA, WAPDA and SNGPL are being pursued vigorously and it is expected that work on the provision of these amenities shall be completed shortly.

123 *Mr. Zahid Akhtar: Will the Minister for Water and Power be pleased state whether it is a fact that two aeroplanes were attached to Kashmore-Guddu Project; if so, the present whereabouts of these planes and other equipment?

Malik Ghulam Mustafa Khar: No aeroplane was ever attached to Kashmore Guddu Project.

124 *Subedar Khan Mandokhel: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that under ground water tanks have been constructed for Cat-III houses in G-10/2, Islamabad, if so, the expenditure incurred on them including the expenditure incurred on all related equipments with detailed

expenditure on each item; and

(b) whether water is being supplied through these tanks, if not, its reasons and the time by which supply will start?

Makhdoom Muhammad Amin Fahim: (a) Yes 36 Nos.

Underground tanks for 36 blocks of Cat-III flats (288 flats) were constructed during the year 1991-92. The details of expenditure incurred on the construction of underground tanks, provision of installation of pumping sets and payment to WAPDA on account of service connection charges is given as under:-

- | | | |
|-------|--|--------------|
| (i) | Cost of construction of 36 underground tanks | Rs.35,23,988 |
| | (Civil Works). | |
| (ii) | Provision and installation of pumping sets | Rs.8,88,266 |
| | (36 Nos.) | |
| (iii) | Service charges paid to WAPDA (for supply of power). | Rs.4,62,485 |

(b) Water is not being supplied through these tanks due to the reason that WAPDA has not provided power connection since completion of the work inspite of the fact that requisite charges were paid to them on 30-6-92. The water can be supplied through these tanks as soon as the WAPDA gives power connection.

125. Disallowed on re-consideration.

126. Disallowed on re-consideration.

127. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the province-wise break-up of hydel and thermal power stations

in the country with their generating capacity separately; and

(b) the province-wise break-up of grid stations with classification in the country?

Malik Ghulam Mustafa Khan: (a) The province-wise break-up of hydel generation is as under:-

(i) Province-wise break-up of hydel generation		
Province	Name of Power station	Generating capacity(MW)
N.W.F.P	Tarbela	3478.0
	Warsak	240.0
	Jabban	19.6
	Daragi	20.0
	Kurram garhi	4.0
	Chitral	1.0
Total:		3762.6
AJK	Mangla	1000.0
Punjab	Rasul	22.0
	Shadiwal	13.5
	Nandipur	13.8
	Chichoki	13.2
	Renala	1.1
Grand Total:		4826.2
(ii) Province wise break-up of Thermal Generation:		
Punjab	GTPS Kot Addu	1000.0
	TPS Muzaffargarh	210.0
	NGPS Multan	260.0

	MESCO	20.0
	SPS Faisalabad	132.0
	GRPS Faisalabad	196.88
	GTPS Shahdara	85.0
	Total:	1903.88
Sindh	TPS Guddu	1655.0
	TPS Jamshoro	880.0
	TPS Kotri	130.0
	TPS Sukkur	50.0
	Total:	2715.0
Balochistan	TPS Quetta	87.35
	Pasni	17.5
		104.85
	Total Thermal:	4723.73

(b) Province-wise break-up of grid stations with voltage/classification is as under:-

VOLTAGE

Province	500 KV	220 KV	132KV	66KV
N.W.F.P	1	2	37	46
Punjab	3	11	207	133
Sindh excluding	3	1	66	39
KESC area				
Baluchistan	-	1	32	11
Grand Total:	7	15	342	229

128. *Mr. Abdul Rahim Khan: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number of officers and officials recruited in the Ministry and its attached departments since 1st August, 1988 with grade-wise and province-wise break-up?

Mr. Anwar Saifullah Khan: The grade-wise and province-wise number of officers and officials recruited in the Ministry and its attached departments since 1st August, 1988 is enclosed.

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF OFFICIALS RECRUITED IN THE MINISTRY OF P&NR SINCE 1ST AUGUST 1988

Name of Office	BPS	Total number of posts	Mern	Punjab	Sind (G & R)	NWFP	Balochistan	FATA AK FANA	Remarks
Main Secretariat Islamabad.	15	2			1	1			
	12	7		2	2	1	1		
	7	1		1					
	5	4		4					
	4	1		1					
	1	13							

Transferred from D G (NRE) on attached Department of this Ministry.
The recruitment to post in BPS-1 is made on local basis. Regional Provincial quota is not applicable to the posts in BPS-1 to 2.

Province	2001 K.V.	220 K.V.	175 K.V.	66 K.V.
N.W.F.P.	1	2	37	48
Punjab	3	11	107	137
Sindh including F	2	1	68	70
K.P.S.C. area				
Baluchistan	1		10	11
Grand Total	7	13	212	226

STATEMENT OF POSTS FILLED SINCE 1ST AUGUST 1985 IN RESPECT OF DEPARTMENT OF PETROLEUM AND ENERGY RESOURCES MINISTRY OF PETROLEUM & N. RESOURCES

Name of Office	R.P.S.	Total number of posts	Merit	Punjab	Sind		NWFP	Balochistan	FATA, A.K. FANA	Remarks
					(U) &	(R)				
D.P.R. (Attached Office) Islamabad	10	1		1						
	18	3		1		1		1		
	17	14		7	4	1		1		

STATEMENT SHOWING THE DETAIL OF RECRUITMENT MADE IN THE GSP SINCE 1-8-1985

Name of Office	R.P.S.	Total number of posts	Merit	Punjab	Sind		NWFP	Balochistan	FATA, A.K. FANA	Remarks
					(U) &	(R)				
G.S.P. (Attached Office) Quetta	12	1		1						
	11	5		2	1	1	1			
	10	3		1						
	9	5		1						
	8									
	7	2		1			1			
	6	2		1						
	5	4		2	1		1			
	4	1		1						
	3	1		1						
	2	4						4		
	1	11		8	2			1		

129. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to link with 33 KV transmission lines the following areas namely:-

(i) Ahmedli Dargah, Dhana Sar, Omaza Marseen Zai, Shin Ghar, Mir Ali Khel, Gul Kach, Qamar Uddin Karez and Murgha Kezai in District Zhob;

(ii) Shira Jogezaï, Margha Faqir Zai and Badenai in District Qilla Saifullah; and

(iii) Mosa Khel in District Mosa Khel?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (i) There is no proposal for extension of 33 KV line in the following Places:

Ahmedli Dargah, Dana Sar, Shinghar, Mir Ali Khel, Qamaruddin Karez and Murgha Kibzai.

(ii) Omaza Mersuzai: Omaza village is already electrified under OECF and there is no proposal of 33 KV connection to Omaza Mersuzai.

(iii) Gul Kachh.- 11 KV line from Sambaza to Gul Kachh has already been constructed and accordingly there is no proposal of 33 KV line.

(i) Sharan Jogezaï - 33 KV line already constructed from Qilla Saifullah.

(ii) Murgha Faqirzai.- 11 KV line from Muslim Bagh Murgha Faqirzai has already been constructed which is adequate for load demand. There is no proposal of 33 KV line.

(iii) Badenai.- There is no proposal of 33 KV line.

Mosa Khel.- Proposal of 33 KV line including distribution net work at Mosa Khel has been sent to provincial Government for depositing its cost but until now

no amount has been received. Moreover, feasibility report has also been sent to the Prime Minister Secretariat.

UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES

12. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Unstarred Questions Number 3 and 4 replied on 19-5-1994 and state:

(a) voltage and frequency received at 132 KV Sibi Grid Station from Guddu Power Station date-wise from first January, 1994 to 30th June, 1994;

(b) date-wise load-shedding hours of power supply from Guddu Power Plant to 132 KV Sibi Grid Station during this period; and

(c) reasons for the poor quality power supply to 132 KV Sibi Grid Station?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Statement containing reply to part (a),(b)& (c) of the question is attached as Annexure-A.

S. No.	Month from January to June 1994	Frequency C/S (NZ)		Voltage on line 220 KV at Sibi		Load Recorded 220 KV Sibi		Voltage on 132 KV at Sibi		Load Shedding	
		Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.
1.	From 1-1-94 to 31-1-94	50.00	50.2	175 Kv	225 Kv	280 A	680 A	110 Kv	138 Kv	29 MW	148 MW
2.	From 1-2-94 to 28-2-94	do	do	175 Kv	238 Kv	260 A	680 A	109 Kv	138 Kv	20 MW	201 MW
3.	From 1-3-94 to 31-3-94	do	do	179 Kv	237 Kv	280 A	660 A	108 Kv	139 Kv	20 MW	130 MW
4.	From 1-4-94 to 30-4-94	do	do	183 Kv	234 Kv	260 A	630 A	110 Kv	137 Kv	16 MW	179 MW
5.	From 1-5-94 to 31-5-94	do	do	179 Kv	229 Kv	240 A	640 A	110 Kv	140 Kv	33 MW	131 MW
6.	From 1-6-94 to 31-6-94	do	do	183 Kv	233 Kv	280 Kv	640 A	111 Kv	142 Kv	33 MW	123 MW

13. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Water and Power be pleased state:

- (a) the quantity and date on which Sui Gas supplies in MMCF per day were committed to WAPDA at Quetta for power generation; and
- (b) the quantity of gas in MMCF per day out of these allocations being utilized by WAPDA at Quetta for power generation?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Following quantities of gas were committed for Quetta Power Station:

- (i) 10 MMCF during winter months (October to March)
- (ii) 15 MMCF during summer months (April to September).

supply of gas started w.e.f. 21st October, 1990 at Quetta Power Station.

- (b) The quantity of Gas being utilized now-a-days is 15 MMCF/day on average (worked out on the basis of gas supplied during last six months).

14. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) the electric power in megawatts and voltage and frequency fed in WAPDA at Gaddu into Gaddu-Quetta electric transmission lines from 1990-91 to 1993-94 with month-wise break-up;

- (b) the durations of load-shedding of power in the Gaddu-Quetta transmission lines during the said period with month-wise and date-wise break-up; and

- (c) whether it is a fact that to overcome overloading WAPDA supplies electric power at reduced voltage and frequency in the Gaddu-Quetta transmission lines, if so, its reasons?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) There is no Guddu-Quetta circuit existing in WAPDA system. However 132 Sibbi-Quetta circuits No.1 and 2 are existing and requisite information of the circuits are attached herewith as Annexure-A.

Frequency on these circuits is maintained according to system frequency (which varies from 49.5 to 50.5 Hz. As these lines are a part of WAPDA integrated power system).

(b) No load-shedding had been carried out in Sibbi-Quetta circuits. Scheduled load-shedding due to less capability had been carried out in the area being fed from Sibbi-Quetta Sections, as and when required according to system conditions.

(c) The Power supplied on these circuit is as per system voltage and frequency. It is not a fact that to overcome over loading on these circuits, power is transmitted on reduced voltage on 220 Kv. Guddu is kept 10% higher than normal to provide better voltage in Quetta area. This is maximum permissible limit.

System frequency is depressed during load-shedding according to international engineering practice. Since system frequency is same all over WAPDA grid so the frequency is low in this area only whenever system frequency is low.

Annexure-A

MONTH-WISE MAX. MIN. LOAD AND VOLTAGE ON 132 KV SIBBI-QUETTA CIRCUIT - I & 2

DA11 07-07-1994

Month	1990-91								1991-92								1992-93								1993-94							
	Circuit No. 1				Circuit No. 2				Circuit No. 1				Circuit No. 2				Circuit No. 1				Circuit No. 2				Circuit No. 1				Circuit No. 2			
	Load (MW)		Voltage (KV)		Load (MW)		Voltage (KV)		Load (MW)		Voltage (KV)		Load (MW)		Voltage (KV)		Load (MW)		Voltage (KV)		Load (MW)		Voltage (KV)		Load (MW)		Voltage (KV)		Load (MW)		Voltage (KV)	
	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.	Max.	Min.
Jul.	78	34	145	130	72	28	145	130	84	24	145	130	70	22	145	130	84	32	142	122	80	28	142	122	86	32	144	115	86	32	144	115
Aug.	76	28	150	130	76	28	150	130	90	44	145	130	88	30	145	130	82	32	143	123	82	32	143	123	80	18	143	115	90	18	143	115
Sep.	80	22	147	132	90	20	147	132	84	24	146	127	84	24	146	127	88	40	144	120	80	30	144	120	90	22	139	115	90	22	139	115
Oct.	94	24	140	126	90	28	140	126	84	22	145	124	96	20	145	124	100	26	141	118	86	24	141	118	96	22	143	110	98	22	143	110
Nov.	94	32	145	126	90	28	145	126	90	22	146	124	92	18	146	124	100	42	145	117	92	20	145	117	120	42	140	112	100	42	140	112
Dec.	92	30	145	129	84	20	145	129	92	32	144	120	94	20	144	120	98	36	140	115	88	24	140	115	108	12	148	105	108	12	148	105
Jan.	96	48	145	128	82	26	145	128	92	38	150	119	100	28	150	119	104	18	140	114	98	26	140	114	100	24	140	110	100	24	140	110
Feb.	90	32	144	125	84	30	144	125	94	38	144	122	88	20	144	122	96	44	148	115	96	26	148	115	98	20	143	110	98	20	143	110
Mar.	88	34	145	128	90	34	145	128	110	40	145	120	106	28	145	120	104	36	136	111	96	24	136	111	96	24	140	108	96	24	140	108
Apr.	86	24	145	127	80	22	145	127	104	22	142	120	92	20	142	120	102	28	141	115	114	22	141	115	92	37	140	110	92	37	140	110
May.	80	22	145	130	70	24	145	130	100	30	148	122	82	20	148	122	86	36	140	115	86	36	140	115	88	38	140	110	88	38	140	111
Jun.	60	40	148	130	84	28	148	130	96	32	144	122	78	24	144	122	92	32	140	115	108	20	140	115	92	32	142	111	82	32	142	111

15. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state that the price per tonne, quality and quantity of coal being purchased by WAPDA for its 2x7.5 MW coal fired thermal power plant near Quetta?

Malik Ghulam Mustafa Khar:

Price of coal: Rs.1787.66/Metric Ton, effective 1-1-94.

Quality of coal: (i) calorific value = 10000 BTU

(ii) Ash content = 10%

Quantity of coal: About 200 Metric Tons/day.

16. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the details of the letter of Support issued to Tenaska-Hawkins Uch, a power plant project;

(b) whether it is a fact that the party to whom the LOS was issued has been asked to apply afresh to private power cell for LOS; and

(c) the amount of the bank guarantee that has been accepted or is acceptable from this party for this power project?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Following the submission of the Performance Guarantee dated June 14, 1994 for an amount of Rs. 58.4 million letter of Support dated 26-6-1994 was issued.

Through this letter of Support "GOP" conveys its permission to Uch Power Group comprised of Central Power Holdings Ltd., Tenaska Inc., General Electric Financing CV, Hawkins Oil and Gas Inc. and Hassan Associates (Pvt.) Ltd., hereafter referred to as "Sponsor", to design, finance, insure, build, own,

operate and maintain a power generating plant near Dera Murad Jamali, Nasirabad District, Balochistan, hereunder referred to as "Complex". The Complex will be of 584 MW gross capacity ISO based on Low BTU Natural gas from Uch gas field. Electricity will be sold by the complex to Water & Power Development Authority (WAPDA), who has been designated as the authorized power purchaser.

Within eight (8) months of the issuance of this LOS, the Sponsor will achieve financial closing for the project, failing which, the Performance Guarantee may be encashed in full by the GOP.

(b) Yes, the LOS has been issued on fresh application from the Sponsor as stipulated in the new Energy Policy.

(c) A Bank Guarantee of Rs. 58.4 million has been submitted by the Sponsor and accepted by the GOP for this Power Project.

17. Syed Qasim Shah: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the names, with their seniority, of WAPDA's officers of the rank of Superintending Engineer and above who are from Balochistan Province?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The requisite information is given at annexure-'A'.

ANNEXURE-A

S.No.	Name of Officer	Seniority No.	Post Held
A-Water Wing(Civil Engineers)			
1.	Mr. Muhammad Ibrahim Khan	34	Posted as Chief Engineer, Pat Feeder Canal Project, WAPDA Quetta on acting charge basis.

2.	Mr. Riaz-ul-Haq	104	Superintending Engineer B-Power Wing (Electrical Engineers)
1.	Haji Rehmatullah	46	Superintending Engineer.
2.	Mr. Nurul Huda	137/A	Superintending Engineer
3.	Mr. Shaukat Abid	225	Superintending Engineer.
4.	Mr. Ejaz Ahmad	11	Superintending Engineer.
(Generation List)			

18. Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) whether it is a fact that tenders have been invited for supply of 2.3 million tonnes of petroleum products, if so, the composition of the Committee inviting tenders; and

(b) the details of pre-qualifications laid down for inviting tenders?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) Tenders for supply of 0.82 million tonnes of petroleum products for July-Sept., 94 was invited on 14-5-1994 through national press. The awards are considered and approved to the lowest bidder by POL Purchase Committee comprising Secretary (P&NR), a representative from Finance Division, F.A. (P&NR) & M.D.(PSO).

(b) Companies are pre-qualified by POL Purchase Committee referred to above on the basis of their credentials and financial soundness certified by International Banks. The above practice has been vogue since February, 1991.

حافظ حسین احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب شیخ رفیق صاحب نے بھی ملاحظہ کیا ہے
کس کو طلاق ملی ہے کونسا ملاحظہ وزیر ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ انوں نے متعلقہ ع سے بولا ہے ط سے نہیں بولا۔

حافظ حسین احمد۔ میری گزارش یہ ہے اس سوال کو آپ ڈیفر کریں اس کا جواب نہیں آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ سوال ڈیفر کیا جاتا ہے۔ آگے چلیں جی۔ جناب

Leave applications

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین جناب محمد اہل خان خٹک صاحب مورخ ۲۱ ۲۲ جولائی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لیے انوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟
(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTIONS

i) Re: Alleged Misuse of Loan.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پریویج موشن نمبر ۱۶۔ ری تجا مت حسین صاحب!

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! میں نے کی توہ روزنامہ "مشرق" لاہور کے یکم جولائی کے شمارہ میں خالص ہونے والی ایک خبر کی۔ مبدول کرانا چاہتا ہوں کہ جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ میں نے اپنی شوگر ملز کے لئے مہاراجہ سے ۲۸ کروڑ روپے کا قرضہ لیا تھا جسے بعد ازاں میں نواز شریف فیملی کی اتفاق فونڈز کے حوالے کر دیا۔ خبر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ سٹیٹ بینک اور بینکنگ کونسل نے بھی اس قرضے کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ "مشرق" میں خالص ہونے والی اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے یہ اخبار نیشنل پریس ٹرسٹ کے زیر انتظام خالص ہوتا ہے جس کا کنٹرول حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اپنے اس اخبار کے ذریعے مجھے بدنام کیا ہے اور میری شہرت کو نقصان پہنچایا ہے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری درخواست ہے کہ اس معاملے پر ایوان میں فی الفور بحث کی جائے اور اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ صحیح صورت حال سامنے آ سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - جناب نصیر اللہ خان بابر صاحب -

Maj Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: Technically, I think the privilege is not breached because whenever I have arisen on this floor and answered I have always said that Ch. Sugar Mill had taken only a loan of one crore and about 25 lacs. Now it is just in a crore because in April, they have paid the mark-up and things like that. But what has happened is

(interruption)

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر: میرے خیال میں confusion اس بات سے ہوئی کہ نواز شریف صاحب نے اپنے کارخانے کا نام پھدہری شوگر مل رکھ دیا۔ تو دونوں پھدہری آپس میں mix ہو گئے لیکن

I do not oppose this. It can go to the Privileges Committee. I say that there is no truth in this motion.

Mr Deputy Chairman: You don't oppose it? I think it has not been opposed by the concerned Minister, so, it is referred to the committee concerned.

اگلا پریویجیشن موشن نمبر ۲۵ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

ii) Re: Failure of the Government in Laying of Reports on the

Table of the House

Prof. Khurshid Ahmed: Mr. Chairman, I seek the leave of the House to move the following privilege motion:

The Shariah Enforcement Act was passed and notified in March, 1991. Two Commissions were appointed under the law with the statutory obligation that their reports would be placed before the two Houses. (Clause 7 sub- clause(4) of

the Act). It was reported by the former Finance Minister in response to my question that an interim report of the Commission on Islamization of economy has been received by the Ministry, but even that report has not been placed before the House. By not presenting the reports of the two Commissions, the respective ministries are guilty of violating the privilege of the Senate and its members.

I, therefore, beg to move that this question be considered by the Senate and the relevant Committee.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ وہ بیان کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ اپوز کریں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں اپوز کرتا ہوں۔ جناب والا میری گزارش یہ ہوگی

کہ پہلے جو ایڈمیشن کے پرنسپل ہیں ان پر یہ وضاحت فرمائیں۔ بجائے اس کے کہ facts پر جائیں۔ یہ کیسے بریج آف پریوینج بنتی ہے وہ ثابت کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ اس پریوینج موشن کو اپوز کرتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں اپوز کرتا ہوں انہوں نے arguments دینے ہیں

کہ یہ فلاں رول کے تحت بنتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب وہ فرماتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ آپ تو اس طرح اکھاڑے میں کھڑے ہوئے ہیں۔ وگرنہ

اصول اور طریقہ کار یہی ہونا چاہیئے کہ جو متعلقہ وزیر صاحب ہیں وہی جواب دیں۔

مخالفت کے لئے ایک ہی فقرہ کافی ہے کہ آپ oppose کرتے ہیں۔ جناب والا!

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ میں چاہوں گا کہ Enforcement of Shariat Act جو ہے اس

کی relevant clauses آپ دیکھ لیں دو کلاز اس سے relevant ہیں۔ پہلی کلاز ہے۔۔۔۔۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Point of order. Where Rule 62 commands for its admissibility, let it be described by the member first and then he should go for his question.

Mr. Deputy Chairman: He is coming on its admissibility.

ڈاکٹر صاحب آپ تشریف رکھیں۔ انہوں نے تحریک پیش کی ہے۔ آپ نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اب وہ اس کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ جی پروفیسر صاحب۔

پروفیسر غور شنید احمد۔ جناب چیئرمین۔ آپ کو پتہ ہے کہ اس نو دس سال میں کس احتیاط سے اپنی بات پیش کرتا ہوں۔ لیکن مجھے افسوس ہے ڈاکٹر صاحب آج کچھ ایسے حوالے ملتے ہیں کہ وہ پروجیکشن کو ایڈجرنٹ موشن سے confuse کر رہے ہیں۔ ایڈجرنٹ موشن recent occurrence پر ہوتی ہے۔ پروجیکشن موشن کے لئے کسی recent occurrence کی ضرورت نہیں ہے۔ پروجیکشن موشن کے اپنے اصول ہیں۔ وہ اپنے سامنے پروجیکشن کا chapter رکھیں۔ اور میں اپنے argument پیش کر رہا ہوں۔ قبل اس کے کہ میں اپنے argument کو built کروں اگر وہ اس طریقے سے بات کریں گے تو یہ اس ایوان کے آداب کے بھی خلاف ہے اور ان کو بھی زیب نہیں دیتا۔ وہ ایک معزز وزیر ہیں ان کو چاہئے کہ اس معاملے کو اسی طرح handle کریں جس طرح اس کے آداب ہیں۔

جناب والا اس سے پہلے آپ نے اس قانون کو دیکھنا ہے اور قانون میں 'Islamization of Education' کے بارے میں ہے۔ اس کا سب کھار (4) ہے۔

(4) A report containing the recommendation shall be submitted to the Federal Government which shall cause it to be placed before both the Houses of Majlis-e-Shoora.

اگلا کھار ۸ جو Islamization of Economy کے بارے میں ہے۔ اور یہاں سب کھار (5) ہے۔

(5) The commission shall submit its report on regular basis and at suitable intervals to the Federal Government which shall place the same before both the Houses of

Majlis-e-Shoora (Parliament) and shall also response to any queries sent to it by the Federal Government in respect of establishment of the Islamic Economic Order.

یہ قانون 1991 میں پاس ہوا تھا۔ اور اگر اس پورے قانون کو آپ دیکھیں تو اس کی سپرٹ یہ تھی کہ زیادہ سے زیادہ تیزی کے ساتھ ملک کی معیشت اور ملک کے نظام تعلیم کو اسلامی احکام کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے۔ اور اس کا یہ اہتمام رکھا گیا تھا کہ اس کی رپورٹ پارلیمنٹ کے سامنے آنے تاکہ پارلیمنٹ اس پر غور بھی کر سکے اور اس طرح پارلیمنٹ کا pressure بھی کمیشن کے اوپر رہے کہ وہ کیا کام انجام دے رہے ہیں۔ جناب والا! اس کے بعد میں نے سوال اٹھایا کہ کیا کوئی رپورٹ آئی ہے یا نہیں۔ اور سب سے پہلے اس کے بارے میں سابق وزیر خزانہ جناب سرتاج حزیز صاحب نے ۴ مارچ ۱۹۹۲ء کو اسی ایوان میں یہ بتایا کہ ہاں ہمیں ایک رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے اس کے ایک rider لگا دیا۔ اور وہ rider یہ تھا کہ حکومت اس رپورٹ کا مطالعہ کر رہی ہے اور اس کے بعد حکومت اپنی evaluation کے ساتھ رپورٹ ایوان میں لائے گی۔ جس پر میں نے اس وقت بھی اعتراض کیا۔ بلاشبہ آپ evaluate اور implement کیجئے۔ لیکن قانون کا تقاضا پورا کرنے کے لئے رپورٹ لے آئیے۔ پھر جو آپ کی evaluation ہو گی وہ بھی آپ لاسکتے ہیں ایوان کے سامنے۔ اس کے بعد جو میں نے موجودہ حکومت سے سوال کیا اور اس کی طرف سے جواب آیا ۲ مئی کو، مخدوم شہاب الدین صاحب میرے سوال کے جواب میں کہتے ہیں

The Commission for Islamization of Economy has prepared its first report on banks and financial institutions.

یعنی وہ مثبت طور پر ایڈمٹ کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرسٹ رپورٹ آچکی ہے پھر وہ کہتے ہیں کہ

Yes the Ministry has received the first report of the Commission regarding banking and financial institutions. The report is under examination by the experts in order to take action for introducing reforms in the existing banking operation. The report will be laid on the table of the House as soon as the evaluation is

completed

یہاں بھی یعنی یہ rider موجود ہیں کہ گویا کہ ایک رپورٹ ہو قانون کا تقاضا ہے کہ ایوان کے سامنے آنے وہ اس وقت تک نہیں لائی گئی جب تک کہ evaluation نہ ہو جائے۔ جناب والا privilege کا معاملہ جن بنیادوں پر پیدا ہوتا ہے ان میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ قانون اگر کسی بھی رپورٹ کیلئے یا دستور یہ کہتا ہے کہ وہ سینٹ میں 'نیشنل اسمبلی میں' دونوں ایوانوں میں آئی چاہئے تو within reasonable time یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ جیسے ہی رپورٹ آنے وہ اس کو ایوان کے سامنے لے آئے اس پر عمل ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے۔ کتنا عمل ہوا ہے۔ حکومت اس سے اتفاق کرتی ہے یا اختلاف کرتی ہے یہ سب irrelevant ہے۔ جہاں قانون تقاضہ کرتا ہے یا دستور تقاضہ کرتا ہے کہ ایک رپورٹ کو ایوان میں آنا چاہئے اور اگر وہ رپورٹ وصول ہونے کے بعد ایک reasonable time میں ایوان میں نہیں آئی ہے تو ایوان کا privilege اس سے مجروح ہوتا ہے اور اس سلسلے میں چیئرمین سینٹ کی جو rulings ہیں۔ میں آپ کی توجہ دلاؤں گا اس کی طرف page 125 اس وقت بھی یہ سوال میں نے اٹھایا تھا ایک اور ایٹو کے اوپر۔ میں آپ کو پڑھ کر سنانا ہوں۔

The Chairman, Mr. Ghulam Ishaq Khan, observed that according to the accepted principle of interpretation when no time is prescribed for doing such an act, that act must be done within a reasonable time. Prof. Khurshid Ahmed's objection was tenable because in the absence of any time limit for compliance the government was duty bound to inform this House within reasonable time of the action which has been taken or which is proposed to take on the resolution or under Article 230 sub Article (4) of the Constitution. In future, he directed that government should note that where the Senate made a recommendation, that government or any issue, government irrespective of whether there was a time limit added to it or not, shall inform the House within a reasonable time for the action taken or of the reasons for the delay in taking the required action, so that the Senate was aware of the fact that the government had taken due notice of the

resolution passed or recommendation made by it. In view of the categorical statement of the Justice Minister that report would be laid before the House. The Member did not press his motion however.

تو جناب والا یہ اصول establish ہو جاتا ہے کہ جب قانون تقاضہ کرے کسی رپورٹ کی پیش کئے جانے کا اور اگر حکومت نے وہ رپورٹ وصول کر لی ہے تو within reasonable time اس ہاؤس میں لے آنا چاہیئے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ رپورٹ receive کر لی ہے ۱۹۹۳ء میں۔ اس لئے اس وقت کے وزیر خزانہ نے ہاؤس کو مطلع کیا کہ ہمارے پاس interim report آگئی ہے۔ اس کے بعد پھر اسکے ایک سال کے بعد مئی ۱۹۹۳ء میں حالیہ وزیر خزانہ نے کہا کہ ہاں رپورٹ ہمارے پاس آگئی ہے۔ اور categorically کہا کہ yes the Ministry has received the first report of the Commission اب اس کے بعد اس ایوان میں اس رپورٹ کو نہ رکھنا یہ ایوان کے privilege کا clear violation ہے۔ اس لئے جناب والا میں کسی ذاتی مسئلے کو نہیں لا رہا ہوں۔ میں تو ایک قومی اہمیت کے مسئلے کو لے کر آ رہا ہوں۔ اور یہ رویہ حکومت کا بہت ہی نامناسب ہے اور یہ دلیل جو اس سے پہلے بھی لائی گئی ہے کہ ہم اس کی evaluate کر رہے ہیں تو یہ irrelevant ہے اس لئے کہ اس کی evaluation کا کوئی تعلق اس بات سے نہیں ہے۔ قانون میں یہ کہا ہے کہ جب آپ کو ایک رپورٹ ملے آپ اسے ایوان کے سامنے لے آئیں۔ آپ کا فرض ہے کہ evaluate کریں۔ آپ کا فرض ہے کہ اسے implement کریں اور آپ کا حق ہے کہ آپ evaluation یا implementation رپورٹ بھی ایوان میں لے آئیں۔ لیکن اس عذر پر کہ ہم ابھی اس کو evaluate کر رہے ہیں۔ ایوان میں رپورٹ کا نہ لانا یہ ایوان کے استحقاق کو violate کرنا ہے اور چونکہ اس امر کو ڈیڑھ سال سے زیادہ ہو گیا ہے۔ first report وصول ہونے ہوئے ڈیڑھ سال سے زیادہ ہو گیا۔ اس لئے حکومت کا فرض تھا کہ فرض ہے۔ کہ اس رپورٹ کو فوری طور پر ایوان میں لانے اور اس کے بعد پھر ہو کہتا ہوں وہ کرے۔ لیکن یہاں اس کو نہ لانا clear violation of privilege ہے۔ اس لئے میں چاہوں گا کہ اس کو آپ ان آرڈر قرار دیں اور privilege کمیٹی اس پر غور کرے۔ شکریہ۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب پروفیسر صاحب سمجھے نہیں ہیں۔ رول میں نے ۶۲

کوٹ کیا تھا اور اگر وہ ملاحظہ فرمانا چاہیں تو وہاں پر clear cut terms and conditions ہیں۔ وہ سمجھے نہیں ہیں۔ وہ بھی تہذیب میں تھے اور جلدی میں تھے اس لئے اگر وہ admissibility کی۔ پڑھیں تو Not more than one question shall be raised by the same member یہ رول۔

Syed.Masood Kausar: Sir, point of order. If you could look at the..

Mr. Deputy Chairman: Let him make a statement. Minister was making a statement on the issue.

Syed. Masood Kausar: Minister is making but I am just on a point of order.

Mr. Deputy Chairman: Yes please.

Syed. Masood Kausar: If you could kindly have a look at rule 138 and Rule 139. These are only two rules which make a provision for laying of a report before the Senate. And those reports are regarding the National Finance Commission and report on the Council of Islamic Ideology. There is no other report as such which, under the rule, has to be laid before the Senate. This is No.1. No. 2 Sir, I will go back to Rule 62. Unfortunately we have been a very junior member of this House and we thought that there are very senior members but unfortunately the procedure which is followed in this House is in violation of the rules and anybody can stand up and say that I have the breach of privilege. The first is the pre-condition for any breach of privileges that the member should stand and and say that here is the law which gives me a right, gives me a privilege and that privilege has been violated. So, this is unfortunately a fact that anybody will get up and say that some incident has happened and it involves my breach of privilege and this has created a very wrong impression among the public.

Mr. Deputy Chairman: All the notices are received by the

Secretariat and those are processed there according to the rules and after going through each and every motion

Syed Masood Kausar: Sir, this should be proper formal ruling whereby I can raise a point of order that a rule has been violated. I don't mind whatever the Secretariat says but if I feel that whatever the process had been followed by the Secretariat, if it is inconsistent with the Constitution, if it is inconsistent with the rules, then I have every right to point it out to the Chair and get the ruling on that point. So, this is what I want to say that let the honourable member quote a particular law or rule which gives him this privilege and then say that privilege has been violated. Thank you.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! میری گزارش سن لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ایک منٹ جی۔ عبدالرحیم خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! اگر مجھے بات کر لینے دیں تو۔۔۔ (مدخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پلیز ڈاکٹر صاحب۔ قحل سے مہربانی کر کے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب مسعود کوثر صاحب نے فرمایا ہے کہ کوئی

ممبر اٹھ کر اپنی پریویج کے مجروح ہونے کی بات کر لیتا ہے۔ اسے یہ بتانا چاہیئے کہ کس قانون

کے تحت۔ پروفیسر صاحب نے پہلی بات یہ کی کہ ۱۹۹۱ء کے ایکٹ میں پروویژن ہے کہ اس کے

تحت آپ کو کمیشن فار اسلامائزیشن آف اکانومی کی رپورٹ پیش کرنی ہے۔ یعنی ان روز کے بالکل

علاوہ ایک قانونی پروویژن ہے، پابندی ہے اور اگر اس کی آپ پابندی نہیں کریں گے تو خود

خود وہ پریویج کی breach ہے جناب والا۔ تو ایسے ہی بات کر لینا میں یہ کہوں گا کہ مسعود کوثر

صاحب خود سیکر رہے ہیں۔ ایک قانون تو نہیں ہے۔ روز ہیں آئین ہے، قوانین ہیں اس میں

مختلف provisions ہیں اور پروفیسر صاحب نے براہ راست اصل relevant نطق کو بچ کیا ہے۔ اور

یہاں آ کے مسعود کوثر صاحب بات کر رہے ہیں۔ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ البتہ وزیر صاحب اب یہ

کہہ دیں کہ کیوں؟ جیسا کہ پروفیسر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ پریویج کی برتج ہے۔ اب وہ

بیان کریں کہ کیوں بریج نہیں ہے۔ کیوں ایڈمبلی نہیں ہے۔

آفتاب احمد شیخ - جناب میں پوائنٹ آف آرڈر پہ ہوں کیوں کہ انہیں میری بات کا

بھی جواب دینا ہے۔

جناب ڈپٹی چیرمین۔ جی شیخ آفتاب صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: My submission is that my friend has referred to Rules 138 and 139. These are the reports which are prescribed under the Constitution. Kindly see Rules 138 and 139. There is a specific mention of these two reports 138 and 139. This is the report of the National Finance Commission and

(interruption)

and the second report is of the Council of Islamic Ideology and then I will go to chapter 12 Sir. Chapter 12, Rule 131 Sir. Again Sir, this Rules of Procedure has been very specific. Those Resolutions which are mentioned in the Constitution. Sir Chapter 12, page 57, Rule 131. Sir even those Resolutions which are mentioned in the Constitution, they are also mentioned in the Rules of Procedure. So, those reports or Resolutions which find mention in the Constitution are entirely different than those which are mentioned in the Rules, different Rules. Here the Rule has been quoted and therefore there is no comparison, there is no analogy between the two Sir. The argument Sir, is misconceived. This is my humble submission.

Mr. Masood Kausar: Sir I would like to have a proper ruling on this point of order. Because this is a matter of great importance as far as the procedure in this House is concerned.

Mr. Deputy Chairman: The Rule has been quoted by the mover and the rules quoted in both the chapters which have been mentioned by Shaikh

Sahib are also relevant. Therefore, I hold this motion in order.

ڈاکٹر شیر افغان غان نیازی - جناب والا! میں آپ کی توجہ رول ۶۲ ذیلی قاعدہ ۱
۴۰۳ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ ایڈمبشن کی کنڈیشنز نہیں ہیں۔ تو یہ Conditions of
admissibility of question of privilege ہے رول ۶۲ اس کے ضمنی قواعد چار ہیں۔ اس میں
یہ سیکشن کی ہوئی ہے۔ اور یہ particulars ہیں کہ ایک سے زیادہ اس question
of privilege میں نہیں ہو گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ ایک خاص مسئلہ ہو گا۔ اور earliest
possible opportunity پر اٹھایا جائے گا۔ Matter of 92 is being raised in 94, it was not
raised at the earliest possible opportunity. Was there no Session before this. This
condition lay میرا یہ پوائنٹ ہے کہ اگر یہ اتنی اہم بات تھی تو یہ is the only Session.
کہتا ہے رول ۶۲ ضمنی قاعدہ (۲) کہ اس کو earliest opportunity پر پیش کیا جائے۔ کیا گزشتہ ہو
سینٹ کے اجلاس ہونے ہیں اس میں یہ نہیں اٹھایا جاسکتا تھا۔ اس لئے یہ سیکشن چیزیں ہیں
۔ جنہذا صاحب مجھے آپ عرض کرنے دیں پھر ہو مرضی ہے کہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Yes please Bhinder Sahib.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Under Rule 65, it has been
laid down, that if the Chairman holds the motion to be in order it shall stand
referred to the Committee on Rules of Privileges.

Mr. Deputy Chairman: I was coming. I was listening to the
gentleman, you see. *

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: As I have heard your ruling
the motion is in order. If the motion is in order its stands referred to the
Standing Committee and there is no question ... (interruption)

Mr. Deputy Chairman: Let Doctor Sher Afgan also explain his
position. I have given my ruling.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - جناب چیئرمین - جب آپ نے مجھے سنا ہی نہیں روٹنگ کیسے آپ دے سکتے ہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین - ہو گئی ہے جی میں نے روٹنگ دے دی ہے -

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - یہ کیسی بات ہے - سنا ہی نہیں ہے - یہ کیسی بات ہے کہ روٹنگ تو آپ پوائنٹ آف آرڈر پر دے رہے ہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین - No. No. ہو گئی ہے جی -

Please sit down. I shall request to everybody

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - نہیں جناب والا آپ مجھے سنیں - آپ پوری طرح سے آپ اس کو سٹنس کریں - آپ کو فیصلہ کرنا ہوگا یہ کیسی بات ہے - جناب والا میری آپ گزارش سنیں - اس کے بعد ---

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین - ہائیز ہائیز - ہاں جی شیخ صاحب پوائنٹ آف آرڈر -

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Once the Chair has given the ruling, kindly permit me to submit, Sir, if the Chair has given the ruling that the motion was in order then it will create a bad precedence to be followed in future.

جناب ڈپٹی چیئرمین - ہائیز شیخ صاحب آپ تشریف رکھیں - جذباتی نہ ہوں ناں آپ لوگ - جذباتی ہونے کی کیا ضرورت ہے and everything is clear, rules are clear

Mr. Shafqat Mahmood

Mr. Shafqat Mahmood: The honourable member is saying that if this is done a bad precedence will be created and it will be followed in the future. May I most respectfully and most humbly suggest that before the honourable Chair gives its ruling, isn't a mandatory that Minister should at least be heard,

what is the reply of the Minister, without even hearing the point of view of the Government, how can a ruling be given, Sir

Mr. Deputy Chairman: It was heard, you see Mr. Masood Kausar categorically explained.

Mr. Shafiqul Mahmood: Sir, Minister has not been allowed to give the statement.

Syed Masood Kausar: Mr Chairman that even whenever a ruling is to be given by the Chair and I have the greatest respect for this Chair but my apprehension is that in matters like the one which is before us, a very highly technical matter and if needed it requires assistance to the Chair by both the sides because, if we refer to Article 66 and ruling means, reasons, I just cannot say even the Chair is subservient to the Constitution and the Rule and the Chair cannot give yes or no. Whenever the Chair gives ruling it must give reasons also. Because this is a *quasi judicial* office that you are holding and that is why, Sir, I said let it be a proper formal ruling, the ruling which can be published and which can be a sort of guidance for future parliamentarians.

Mr. Deputy Chairman: Dr. Sher Afgan.

ڈاکٹر صاحب آپ فرمائیے جو کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ پلیز آپ بولتے گا۔

ڈاکٹر شیر افغان خان نیازی۔ جناب والا! میری بات پہلی یہ ہے کہ Rule 62(2) has

The been violated, it does not make the question of privilege. یہ ہے کہ

ab question of privilege is prescribed either in the Constitution or in the Law.

Constitution میں آرٹیکل ۶۶ ہے۔ آپ پڑھ لیں اگر اس میں کوئی اس قسم کی بات ہے

ہوتی Professor Khurshid is absolutely correct. It has been prescribed

ہے لاہ کے اندر modification I know یہ بات جو ہمارے ساتھی کہہ رہے تھے

correct

question of privilege can be raised. The right has been given either by the Constitution or by Law or by convention, tradition or something has happened or where the duties being performed by an honourable member or the House are being impeded or they are being obstructed then it creates a question of privilege and this is very important point. Now, Article 56 is quite clear. Thereby we go through it. It does not give any privilege to any member or the House; thereby we exclude it. It is not a constitutional privilege given to this august House or to any member or a committee thereof. Therefore, I say, it does not become a question of privilege. Then, we will go to the same law which has been quoted by the honourable member. I again read the same section which has been quoted by the honourable member and that is, sub section(5), "the Commission shall submit its report on a regular basis and at suitable intervals to the Federal Government, which shall place the same before both the Houses of Majlis -e-Shoora (Parliament) and shall also respond to any queries sent to it by the Federal Government in respect of establishment of the Islamic Economic Order".

اب بات سمجھنے کی یہ ہے کہ جہاں تک پروفیسر صاحب نے ایک رولنگ غلام اسحاق خان صاحب کی پیش کی۔ جو اس ہاؤس کے چیئرمین تھے۔ میں اس کے برعکس میں ایک چیز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جناب

Begum Nusrat Bhutto case versus Chief of Army Staff, which prescribes as easily as possible and very soon went for 90 months. That suitable is not explainable. Nowhere, even in the Supreme Court decision, if it has gone to 90 months, then how can we believe, what is the suitable time. It may be two years, it may be two days. Thereby we can't prescribe and that is a lacuna in this very Sharia Act and the section of this Act, if there would have been a cut of time then, it would have

been said that something has been done, unto which should have been done and the right of the House has been taken away.

اب بات اس کے علاوہ بھی بہت ساری باتیں ہیں سیدھی سی بات ہے کہ نظام تبدیل ہونا ہے۔ معیشت کا نظام اس سے جو رپورٹ آئی تھی وہ رپورٹ باقاعدہ ایک کمیشن کے پاس بھیجی گئی اس نے تجویز کیا کہ ایک طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ جب اس کمیشن نے اسے دوبارہ دیکھا اس نے کمیشن کو بھیجا۔ اب بات سمجھنے کی ہے کہ اس معیشت کے نظام میں بنیادی چیز جو چل رہی ہے اسلام میں ربوئی خارج ہے حرام ہے اب ساتھ حکومت، معیشت کے ضمن میں جب فیڈرل شریعت کورٹ نے اسے حرام قرار دے دیا اس کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل لے گئی اور وہ اپیل ابھی تک زیر سماعت ہے۔ جب اپیل ہی سپریم کورٹ آف پاکستان کے پاس ہے اس ربوئی کے بارے میں تو کون سی وہ اب یہ کمیشن کون سا نظام تجویز کریں اگر وہ تجویز بھی کرتا ہے تو وہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے ماتحت ہونا ہو گا اگر وہ فیصلہ آتا ہے کہ یہ ربوئی جو یہاں prescribe کیا گیا ہے یا ہماری معیشت میں چل رہا ہے وہ حرام ہے یا نہیں یہ تو سپریم کورٹ کا فیصلہ ہو گا۔ اس کے بعد یہ کمیشن کی رپورٹیں valid ہوں گی۔

حافظ حسین احمد۔ انہوں نے فرمایا کہ سپریم کورٹ فیصلہ دے گی کہ ربوئی حرام ہے یا نہیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ میں نے تو نہیں کہا اللہ کا فیصلہ تو مستند ہے سب کچھ موجود ہے تو پھر سپریم کورٹ میں آپ کی حکومت کیوں لے گئی۔ جناب والا یہ سپریم کورٹ کے پاس ہے اس میں کوئی تاثر کا قدغن نہیں ہے اس سیکشن میں اس نے اس باؤس کا کوئی question of privilege breach بھی نہیں ہوا دوسری بات جو سپریم ایلیٹ کورٹ کے پاس وہ اپیل ہے اس اپیل کا فیصلہ ہو گا تو تب یہ فیصلہ ہو سکے گا کہ معیشت کتنی چلتی ہے کیا تجاویز ہیں اس کے بعد ہو سکے گی اور حکومت بھی جو رپورٹیں ہوں گی وہ اس ایوان میں لانے کی سب کے سامنے رکھے گی اس نے میں گزارش کروں گا یہ پروپیجینڈا ہی نہیں ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Under the rules, in a privilege motion, it is not necessary to hear the Minister, only the mover is to be heard. I have heard you

Prof. Sahib and I have given my ruling. Therefore, I accept what Prof. Sahib has said and send this motion to the Privileges Committee.

Syed Iqbal Haider: Sir, the Minister ought to be heard.

Mr. Deputy Chairman: No, No. The motion here stands referred to the Committee.

[At this stage the Deputy Chairman ~~Voiced~~ the Chair which was occupied by the presiding officer (Mr. Khalil-ur-Rehman)]

Mr. Presiding Officer: The House is adjourned for prayers for twenty minutes.

[The House adjourned for prayers]

[The House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair].

جناب چیئرمین۔ جی جناب گلچن صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منظور احمد گلچن۔ جناب والا! مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ آپ کی غیر موجودگی میں جناب ذہنی چیئرمین صاحب بیٹھ کر رہے تھے اور جس طریقے سے انہوں نے ہاؤس کو چلایا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ہاؤس کے خایان شان نہیں تھا۔ یعنی اس حد تک کہ ہاؤس کو ایڈجرن کیے بغیر، وہ اپنی رولنگ دے کر نکل گئے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس طریقے سے ہاؤس چلا تو بہت زیادہ مشکلات پیدا ہوں گی۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال، دیکھیں ناں وہ ہو گیا جو ہونا تھا اور میرے خیال میں چیئر پر اس طرح کہنا مناسب نہیں ہے۔ جی جناب ابراہیم خان صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ ہمارے میر عبدالحجیر صاحب۔ انہوں نے intentionally ایسا نہیں کیا deliberately ایسا نہیں کیا ہے۔ وہ تو آذان ہو گئی۔ بحول میں ایسا ہو گیا۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ ممکن ہے۔ ہی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ unheard condemnation is not a good thing. submission یہ ہے کہ کم از کم ہمیں سنا جائے۔ جو فیصلہ ہو چیئر کا ہمیں قبول کرنا چاہیئے؟

جناب چیئرمین۔ جی بالکل صحیح بات ہے۔ اصولی طور پر صحیح بات ہے۔

سید مسعود کوثر۔ جناب چیئرمین! میں بھی چونکہ متاثرین میں سے ہوں۔

جناب چیئرمین۔ اچھا آپ بھی متاثرین میں سے ہیں! آپ کیسے متاثرین میں سے ہو گئے، متاثرین تربید ڈیم سنا تھا۔

سید مسعود کوثر۔ سر، میں سب سے پہلے تو یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ we have the highest regards for the Deputy Chairman اور انہوں نے اپنے بساط کے مطابق پوری کوشش کی کہ وہ اس ہاؤس کو۔۔۔۔۔ صرف میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ بعض پوائنٹ آف آرڈر جو ہیں وہ constitutional اور procedural importance and interpretation پر مبنی ضروری ہوتی ہے۔ اور ایک formal ruling کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ وہ آئندہ کے لئے precedent بن جاتا ہے ہاؤس کے لئے۔ تو اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک انتہائی اہم پوائنٹ آف آرڈر پر

which involves very important questions of the Constitution and the procedure and the kind of a ruling that we have received in this House, I think, that was not proper.

جناب چیئرمین۔ بہر حال the decisions have been taken اب یہ بھی تو مناسب

نہیں ہے کہ۔۔۔ cast aspersions on the Chair یا try and reopen the case۔

Syed Masood Kausar: No. Certainly not, I said that we have the

highest regards for this gentleman and he, according to the best of his ability, tried to understand the problem

یہ الگ بات ہے کہ جس چیزیں انسان کے profession کے ساتھ اتنا زیادہ-----

جناب چیئرمین۔ اس میں یہ ہوتا ہے ناں جی کہ some questions which are

raised اگر تو واقعی بڑا seriously raised and argument ہو

then I give a detailed ruling otherwise I avoid giving a detailed ruling without hearing it at length. You are quite right that there are some issues which are very important and after ruling then he is guided by that ruling in future. Normally, unless a question is seriously raised then I hear the arguments and come to a decision where I am clear in my mind as to what is the proper course to follow.....

جناب منظور احمد گچکی، آپ کا طریقہ کار صحیح ہے۔ وہ اس لئے کہ اتنا اہم ایٹو

ہو۔۔۔۔۔ تو یہاں پر ایسے وکیل بھی ہیں نقطہ نظر کو سمجھنے کی کوشش بھی کرتے ہیں پوائنٹس بھی لکھتے ہیں اور اس کے بعد جناب عالی آپ کو ہو روٹنگ دینا ہوتا ہے آپ دے دیتے ہیں۔ لیکن اگر اتنے حساس مسئلے پر اور کوئی اہم ایٹو پر اگر لوگوں کی opinion نہ لی جائے اور پوائنٹس نوٹ نہ کئے جائیں اور اگر جلد بازی میں روٹنگ دی جائے۔۔۔ میں کہتا ہوں جناب والا!

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں یہ صحیح کہہ رہے ہیں کہ ایک معاملہ ختم ہو گیا

ہے۔

جناب منظور احمد گچکی، جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔ بھنڈر

صاحب جو ہیں وہ بہت پر اسے پارلیمنٹیرین ہیں۔

جناب چیئرمین۔ پوائنٹ آف آرڈر یہیں پر ختم ہو جائے تو پھر دوسرا شروع ہوتا

ہے۔ لیکن میرے خیال میں اب بات clear ہو گئی ہے now it would be wrong to try and

criticise the Chair or re-open the matter تو اصولی طور پر تو ایک چیئر نے روٹنگ دے دی

ہے۔ that is the end of matter.

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب رولنگ ہو دے دی ہے آپ اس کو دوبارہ reconsider کریں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں کس مسئلے پر۔ you are trying to re-open۔

ڈاکٹر شیر افغان خان نیازی۔ جناب والا اس میں confusion ایک رہ گئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ کیا confusion رہ گئی ہے؟

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Either the ruling was given on point of order or the question of privilege.

جناب چیئرمین۔ وہ دُعا چیئرمین سے رہی ہے۔ جب وہ دوبارہ when he is

sitting on the Chair again you ask him to clarify.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ میسر ایسا تاثر دیا جا رہا ہے جیسے کہ رولنگ اس طرح ہوئی ہے کہ کسی کو سنا نہیں گیا ہے ایسا نہیں ہے جناب چیئرمین یہاں تحریک استحقاق جناب پروفیسر صاحب نے پیش کی۔ اس نے تحریک استحقاق کے تقاضوں میں اپنے arguments دئے کہ ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ ہمارا privilege breach ہوا ہے کیونکہ۔۔۔

جناب چیئرمین۔ detailed argument ہوئی ہے آپ کی بات صحیح ہے۔

عارف

Mr. Chairman: So, this is being admitted, I will fix time for discussion permission.

اس کے لئے دو گھنٹے کا وقت fix کریں گے۔

جناب عبدالستار خان نیازی۔ جناب آج ہر طرف مایوسی ہے۔ اور حکومت بھی مایوس ہے۔ لیکن میں نے اس مسئلے پر پوری کوشش کر کے اس کا حل تجویز کیا ہے۔ پیش

کیا ہے۔

جناب چیئرمین - یہ ان کی تجویز بھی دیکھ لیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I would like to move a motion to have a fullfledged debate on it.

جناب چیئرمین - وہ باقاعدہ اجنڈے پر لائیں ناں۔

Syed Iqbal Haider: Sir, I am suggesting to overcome the difficulty. It may not constitute an adjournment motion, we propose to move a motion officially and this House may discuss the prevailing sectarian polarization and the causes for it and we can bring it on the Order of the Day.

جناب چیئرمین - اس طرح کر لیتے ہیں ناں - دیکھیں کہ آپ motion لے آئیں تو

I have already admitted it and you bring it and with the consent of House we will take it up.

سید اقبال حیدر - سر ایسی consent ملے لیں۔

Mr. Chairman: Then what do the movers say on this?

Syed Iqbal Haider: Sir, we are bringing the motion on tomorrow's Order of the Day if it is acceptable to you?

Mr. Chairman: Khalil Salub what do you say on this?

Mr. Khalil-ur-Rehman: I think it is a good idea Sir.

Mr. Chairman: Maulana Salub what is your opinion?

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی - صرف مایوسی کے اندر امید کی کرن میرے

پاس حل موجود ہے۔ اور اس پر یہ ہے کہ کوئی رستہ اختیار نہیں کرتا۔

Syed Iqbal Haider: We will bring it Sir, and I thank the House also.

Legislative Business جو بل آج ختم ہونے والے ہیں اگر ہاؤس ہماری مدد کر

کر لیں۔ یہ غیر متنازعہ بل ہیں سر۔

جناب چیئرمین - یہ کون سے ہیں۔ نمبر ۲۔۔۔۔۔

سید اقبال حیدر - آئٹم نمبر ۲، ۳، ۴ اور ۵۔

جناب چیئرمین - سو کریں۔

THE DANGEROUS DRUGS (AMENDMENT) BILL, 1994.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I beg to move Sir, that the Bill further to amend the Dangerous Drugs Act, 1930 (The Dangerous Drugs (Amendment) Bill, 1994), as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب چیئرمین - oppose کون اس پر بات کرے گا؟ مجسٹر صاحب آپ کرنا چاہیں گے مسئلہ پہلے منسٹر صاحب تھوڑا مختصر بتادیں کہ اس ترمیمی قانون کے کیا مقاصد ہیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: In order to check the menace of trafficking of narcotics drugs which has assumed an alarming situation in recent years. It is expedient to award capital punishment to the criminals involved in offences relating to trafficking or financing the trafficking of heroin or cocaine, or opium or coca leaf import into Pakistan, export from Pakistan, import or export inter-provincially etc. The Bill seeks to achieve that object by amending relevant provisions of the Dangerous Drugs Act, 1930 to provide death penalty and also to raise the minimum punishment of imprisonment in order to prevent the narcotics smugglers from benefiting out of the illegal gains acquired through narcotics trafficking. The Bill further seeks to achieve this objective by amending relevant provisions of the Dangerous Drugs Act, 1930, to

provide for forfeiture of assets of a person convicted for two years or more. The Bills seeks to achieve the aforesaid objectives. It is already in the nature of an Ordinance. It is now being converted into a Bill and it is already passed in the National Assembly and through the committee.

جناب چیئرمین - جناب بھنڈر صاحب you want to open the debate. بھی بات کر لیں - لٹ دے دیں جی جو بات کرنا چاہتا ہے - نام دے دیں اپنا - جی جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب والا فاضل وزیر داخلہ نے یہ موجودہ قانون جو پیش کیا ہے - اس میں ترامیم ہیں - Dangerous Drugs Act, 1930 کی - یہ دراصل مسودہ قانون جو ہم اس وقت زیر بحث لا رہے ہیں یہ ۱۹۳۰ء میں پاس ہوا - اس کے بعد مختلف اوقات میں اس میں ترامیم ہوتی چلی گئی اور اب اسی قانون میں فاضل وزیر داخلہ نے یہ موجودہ بل ہاؤس کے سامنے پیش کیا ہے جسے نیشنل اسمبلی نے پاس کیا اور ٹرانسٹ کیا اس ہاؤس کے غور و فکر کے لئے اور اس کے جو اصول ہے کیونکہ first reading یعنی پہلی خواندگی میں میں وہ اصول عرض کروں گا اور ان اصولوں کے متعلق ہی اپنی رائے بھی ایوان کے سامنے پیش کروں گا - اس مسودہ قانون کو جناب پیش کیا گیا ہے جبکہ ہمارے پاس اور اسی قانون کے متعلق 'انہی امور کے متعلق ایک دوسرا مسودہ قانون بھی موجود ہے اور اس سے میری مراد Prohibition Enforcement of Hudd Order, 1979 ہے وہ جناب نے بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ وہ intoxicants سے متعلق ہے - یہ کہہ سکتے ہیں شاید اس میں تمیز روا رکھیں کہ وہ intoxicants کے متعلق ہے اور یہ dangerous drugs سے متعلق ہے لیکن جناب جب ان کی حقوں کو دیکھیں گے جب ان قوانین کا غور سے مطالعہ کریں گے تو وہ قانون بھی انہی چیزوں کے متعلق ہے - افیون کے متعلق یا ہیروئن کے متعلق جو کہ آج کل وبا کی صورت اختیار کر گئی ہے - ہمیں اس بات سے اختلاف نہیں ہے کہ ہیروئن ہماری نسلوں کو خراب کر رہی ہے اس کی سزا بڑھانے کے لئے قانون میں سختی اختیار کی جا رہی ہے سزاؤں کو بڑھایا جا رہا ہے - اس لحاظ سے ہمیں اختلاف نہیں ہے لیکن ہم جو گزارشات جناب والا کریں گے وہ اس قانون کی مزید اصلاح کے

لئے اس قانون میں کمزوری کی نشاندہی کے لئے کرنا چاہیں گے۔ سب سے پہلے گزارش یہ ہے کہ کسی بھی امر کے متعلق جب کوئی حکومت ایک قانون پیش کرتی ہے، اگر ایک قانون موجود ہے یا اگر دوسرا قانون بھی موجود ہے تو دونوں قوانین کو consolidate کرنا چاہیئے۔ دونوں قوانین میں ترامیم کرنا یہ لوگوں کے لئے، وکلاء کے لئے، litigant public کے لئے، عوام کے لئے تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ مناسب تو یہ تھا کہ Dangerous Drugs Act 1930 اور Enforcement of Hudd Ordinance Order 1979 ان دونوں کو ایک جگہ کر کے consolidate کر کے ایک قانون واضح طور پر اس ہاؤس کے سامنے پیش کیا جاتا اور لوگوں کو معلوم ہوتا، عوام کو پتہ چلتا کہ قانون ایک ہے لیکن اس میں خواہ کتنا بھی یہ perfect ہوں، خواہ کتنی بھی یہ کوشش کریں اگر دو قوانین ایک سیٹیکٹ پر ہوں گے، ایک منعمون پر ہوں گے تو لا محالہ کوئی نہ کوئی تضاد، کوئی نہ کمی، کوئی نہ کوئی فرق ضرور ان میں نظر آئے گا۔ اس لئے میری سب سے پہلی گزارش یہ ہے کہ جیسے یہ ایک مسلمہ قانون ہے کہ دو قوانین ایک ہی سیٹیکٹ پر نہیں ہونے چاہئیں اور مناسب یہ تھا کہ یہ consolidate کر کے اکٹھا کر کے، ان کو یکجا کر کے، ایک قانون ہاؤس کے سامنے پیش کرتے۔

دوسری گزارش جناب والا میں یہ کروں گا کہ object and reasons میں جناب اس بل میں یہ دیا گیا ہے کہ ہم نے اس کی سزا بڑی سخت بنا دی ہے Dangerous Drug Act 1930 کے سیکشن ۲۵ (سی) میں یہ تجاویز رکھی گئی تھی کہ اگر کسی مجرم کو سزائے سمر قید ہو جائے تو اس کی جائیداد کو ضبط کر لیا جائے۔ لیکن اب اس قانون میں یہ کیا گیا ہے کہ اگر کسی کو دو سال کی سزا بھی ہو گی تو اس کی جائیداد بھی ضبط کر لی جائے گی۔ جناب والا جائیداد ضبط کرنا ایک بڑی سزا ضرور ہے لیکن یہ بھی احساس کرنا چاہیئے کہ جائیداد کسی کی، ضبط اگر آپ کریں گے تو آپ اس کے ورثاء کو وراثت سے محروم کر دیں گے۔ جن کا قصور کوئی نہیں ہے۔ اس کی بیوی کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اس کے بچوں کا کوئی قصور نہیں۔ وہ ضرور قصور وار ہے، وہ ضرور مجرم ہے۔ اس کو سزا ضرور دیجیئے۔ اس کو دو سال کی بجائے آپ life imprisonment ضرور دیجیئے لیکن جناب والا کیا یہ ہونا چاہیئے کہ اس کے ورثاء کو اس کے خاندان کو، اس کی فیملی کو ساری جائیداد کی وراثت سے محروم کر دیا جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں جناب کہ یہ سزا اس کو نہیں بلکہ یہ سزا تو خاندان کو ملی، یہ اس کے پھاندگان کو ملی، یہ اس کے ورثاء کو ملی۔ اس کے

ورما، جو ہیروئن نہیں پیٹے، جنہوں نے جرم نہیں کیا ان لوگوں کو بھی سزا آپ نے دے دی جو کہ اس جرم کے مرتکب نہیں ہوئے۔ یہ سزائوں کو بڑھانا یا جرم کی روک تھام کرنا تو اسے طور پر جناب والا ضروری ہے۔ ہم اس میں رکاوٹ تو نہیں ڈالتے، ہم اس کے متعلق کوئی اعتراض نہیں کرتے۔ لیکن غدارا یہ تو دیکھئے کہ ان لوگوں کو تو سزا نہ ملے جنہوں نے جرم نہیں کیا اور ان کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ یا اس کے بیٹے ہیں یا اس کی بیوی ہے یا اس کے کوئی وارث ہیں۔ حکومت بہت جلدی میں ہے کہ ہم یہ جلدی جلدی پاس کر دیں۔ یہ non-controversial بل ہیں۔ کسی بھی قانون کو آپ زیر غور لائیں گے تو اس میں improvement کی اصلاح کی گنجائش موجود ہوتی ہے اور اس میں اسی لئے جناب والا چھ ریڈنگ رکھی گئی ہیں۔۔۔ تین نیشنل اسمبلی میں ہوں اور تین یہاں ہوں۔ اگر یہ نہیں کریں گے اور ہم پاس کرتے بائیں گے کہ یہ وہاں سے آیا ہے اس کو پاس کر دو۔ یہ جانٹ سنگ میں نہ جانے اسکو پاس کر دو۔ تو اس سے جناب قانون کی اصلاح نہیں ہوگی۔ میں مودبانہ اتناں کرتا ہوں اور میرے فاضل وزیر داخلہ جو کہ ایک بڑی تعمیری ذہنیت رکھتے ہیں وہ بھی مجھ سے اس بات میں ہمنوا ہوں گے کہ ہمیں سزا مجرم کو دینی چاہیئے، ورما، کو نہیں دینی چاہیئے۔

نمبر ۲ جناب میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کلار ۲ میں پہلے جناب یہ تھا کہ raw opium رکھنا جرم تھا۔ raw opium کو نکال کر opium اب یہ لے آئے ہیں کہ opium کو رکھنا جرم ہوگا۔ پہلے raw opium تھا، raw opium کی بجائے اب opium آ گیا ہے۔ اب raw کا لفظ نکل گیا۔ اب اس کا مطلب یہ ہو گا کہ شاید opium رکھنا تو جرم ہو لیکن raw opium نہ ہو۔ چاہیئے یہ تھا کہ opium in any form اس طرح سے لاتے تاکہ raw opium رکھنا بھی جرم ہوتا اور opium رکھنا بھی جرم ہوتا۔ اس لئے اس clause میں اس چیز کے متعلق صرف یہ لانا کہ raw کے لفظ کو اڑا دیں۔ raw کے لفظ کو اڑائیں گے تو یہ جرم ہی اڑ جائے گا۔ اس لحاظ سے یہ آپ کی drafting تو میں نہیں کہتا، لیکن یہ آپ کی حق نامکمل ہو جائے گی اور raw opium جو جرم آپ نے پہلے رکھا ہوا تھا شاید اب جرم نہ رہے۔ یہ جو اصلاح کی گنجائش ہے کہ ہم نے اس میں اصلاح کی ہے وہ اصلاح شاید ممکن نہ ہو۔ clause ۲ میں جناب یہ جرم جو اس میں رکھا گیا ہے وہ میں ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ clause ۲ میں ہے کہ

whoever possesses the heroin or cocaine in excess of 10 grams or opium or

Cocacola leaf an excess of 1 kilogram shall be punished with imprisonment of life or with imprisonment which shall not be less than two years and shall also be liable to fine

اس میں جناب یہ ملاحظہ فرمائیں کہ اس میں دس گرام سے اوپر ہیروئن یا Cocacola opium leaf in excess of 1 kilogram یا ہیروئن دس گرام سے کم رکھیں تو جرم نہیں ہے۔ یہی تو میری گزارش ہے کہ اس میں اگر کریں گے تو اس میں جرم نہیں ہے۔ وہ حد میں الگ بات ہے۔ حد میں آنے کا بالکل آپ نے صحیح فرمایا ہے کہ حد میں آنے کا۔ لیکن یہاں کیوں نہ آنے۔ اگر حد میں آپ جرم رکھنا چاہتے ہیں اور حد میں وہ جرم ہے تو آپ کے اس قانون میں جرم کیوں نہیں ہے۔ اس میں آپ کیوں exempt کر رہے ہیں کہ دس گرام ہو تو یہ جرم نہیں ہو گا۔ اس میں بھی لائیے۔ اگر آپ کے اس قانون میں ہے۔ قانون consistent ہونے چاہئیں۔ قانون inconsistent نہیں ہونے چاہئیں۔ اس لئے جناب والا یہ جرم اس میں نہیں بنتا۔

پھر دوسرا جناب opium or Cocacola leaf in excess of 1 kilogram ایک کلوگرام اگر افیون برآمد ہو تب جرم بنے گا۔ اگر ایک کلوگرام، ایک کلوگرام تو جناب افیون کا اندازہ فرمائیں کہ کتنی ہو گی۔ اگر وہ نکلے گی کسی مجرم سے تو وہ جرم ہو گا اس قانون کے تحت اور اس سے کم نکلے گی۔ اگر آدھ سیر نکلے گی تو جرم نہیں ہو گا۔ یہ بھی جناب والا defective بات ہے۔ اس بات کو بھی آپ نے دیکھنا ہو گا۔ یہ بات نہیں ہے کہ اس بات کو rush through کریں اور اس کو ہم پاس کر دیں۔ اس بات کو بھی دیکھیں۔ اس بات پہ بھی غور کریں کہ آپ نے جرم کیا رکھا ہے اور آپ نے جرم کون سا نہیں رکھا ہے۔ اس کا معضہ تو یہی ہو گا کہ ان quantities سے جس سے بھی کم نکلے گی، دس گرام سے اگر ہیروئن اس سے کم نکلے تو کوئی جرم نہیں ہے۔ اگر ایک کلوگرام سے کم افیون نکلے وہ بھی Dangerous Drugs Act کے تحت جرم نہیں ہے۔ دو الگ قوانین ہیں دونوں کو اکٹھا کیجئے۔ آپ ادھر بھی life imprisonment لائے، ادھر بھی life imprisonment لائے۔ ادھر بھی death کی سزا لائے، ادھر بھی death کی سزا لائے۔ consistency رہے ہیں۔ اگر consistency ہے تو جو جرم اس قانون میں ہے وہ جرم اس قانون میں ہونا چاہئے۔ یہ inconsistency دونوں قوانین میں نہیں ہونی چاہئے۔

ہوتھی گزارش جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہیروئن کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ ہیروئن کا ملک کے اندر لانا یا ملک سے باہر لے جانا دفعہ ۱۲ کے تحت جرم ہونا چاہئے۔ لیکن ہیروئن کا اس میں addition نہیں کیا گیا۔ اس میں add نہیں کیا گیا ہیروئن کو جس طرح انہوں نے پہلی clause میں ہیروئن کے بارے میں لکھا ہے کہ جو ہیروئن possess کرے گا دس گرام سے زیادہ وہ جرم ہو گا۔ یہ جناب یہاں نہیں ہے۔ اس دفعہ میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ dangerous drugs جو ملک سے باہر لے جانے کا تو وہ جرم ہو گا۔ جو dangerous drugs ہے اس کو define کیا گیا ہے اور اس dangerous drugs میں opium derivatives آتے ہیں۔ پھر opium derivatives جو ہیں ان کو define کیا گیا ہے۔ یہ interpretation جب پٹے گی تو یہ interpretation بھی آئیں گی کہ directly ہیروئن اس میں fall نہیں کرتی۔ اول تو یہ قانون جو تھا اس قانون کے تحت شاید ہی کوئی چالان آئے ہوں۔ آج کل enforcement of Hadd Ordinance کے تحت تمام چالان دئے جا رہے ہیں لیکن بہر حال اس کے تحت بھی اگر اس کو جرم بنانا مقصود تھا اور اس کے تحت بھی اس کو code میں لانا مقصود تھا تو پھر اس کے لئے یہ ضروری تھا کہ اس میں بھی جناب ہیروئن کو واضح طور پر لائے کہ ہیروئن ملک سے نہ کوئی لیجانے نہ کوئی لانے اور نہ کسی کے لئے کل کو یہ کوئی defence ہو کہ یہ ہیروئن definition clause میں fall نہیں کرتی اس لئے میں تو اس کا مرتکب نہیں ہوں۔ اسی طرح بیضہ جناب ایک clause بین الصوبائی نقل و حمل کے لئے ہے کہ کوئی آدمی ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں یہ dangerous drugs نہیں لیجا سکتا۔ اس میں بھی ہیروئن کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس میں بھی ہیروئن کا ذکر ہونا چاہئے تھا۔ کہ بین الصوبائی نقل و حمل میں بھی اس کی پابندی ہے اور جرم ہے اس میں بھی واضح طور پر یہ بات آ جاتی۔ کیونکہ قوانین واضح ہونے چاہئیں۔ یہ اس طرح نہیں ہونے چاہئیں کہ پہلے میں ساری dangerous drugs کی تعریف پڑھوں پھر میں dangerous drugs پر opium کی تعریف پڑھوں۔ پھر میں opium سے opium derivative کی تفسیر کروں اور پھر اس کے بعد جا کر مجھے یہ علم ہو کہ یہ ہیروئن جو ہے یہ اس میں fall کرتی ہے یا نہیں کرتی۔ یا اس definition میں آتی ہے یا نہیں آتی۔ دو لفظ جناب اس میں یہ اگر ڈال دیتے تاکہ یہ بات clear ہو جاتی۔ یہ بات اس سے جناب clear نہیں ہوتی۔ اور یہ بات عدالتوں میں آئے گی۔ یہ بات interpretation میں

آئے گی۔ اور پھر یہ قانون مبہم ہو گا اور پھر یہ کہنے والے تفسیر کریں گے کہ Intention of the Law Makers یہ تھی Intention of the Law Makers تو جناب آج واضح ہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ قانون جو ہیں یہ سخت گیر ہوں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کا قلع قمع ہو۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ جو وہابی صورت اختیار کر گئی ہے ہیروئین اس پر جتنی بھی سزا رکھی جائے وہ کم ہے۔ تاکہ ہماری نسلیں اس سے پاک ہوں لیکن یہ باتیں clear ہونی چاہئیں۔

ایک طبقہ فکر یہ بھی ہے کہ سزائے موت نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن میں اپنے طور پر اس بات کے متعلق یہ عرض نہیں کروں گا کہ یہ سزا جو انہوں نے رکھی ہے یہ inhuman ہے میں اس بات کی وکالت نہیں کر رہا لیکن میں یہ عرض ضرور کرتا ہوں کہ قانون کو clear ہونا چاہیئے۔ قانون کو واضح ہونا چاہیئے۔ قانون عوام ہے عوام کی سمجھ میں آئے۔ یہ نہ ہو کہ اس کی تفسیر عوام پر بھجور دیں یا عدالتوں پر بھجور دیں۔ جتنی کم سے کم ہم تفسیر عدالتوں کیلئے بھجوریں اتنا ہی میں سمجھتا ہوں کہ وہ قانون زیادہ موثر ہوگا اور زیادہ بہتر ہوگا۔ اس کے علاوہ جناب میں یہ عرض کروں کہ ان گزارشات کے پیش نظر میں یہ چاہتا ہوں کہ اس پر غور کر کے ان ساری چیزوں پر اچھی طرح سے غور کر کے ان ساری چیزوں کو clear کر کے ایک نیا مسودہ قانون اس ایوان کے سامنے پیش کریں۔ موجودہ مسودہ قانون میں یہ بونفٹس ہیں یہ عوام کے لئے بھی بہتر نہیں ہوں گے عدالتوں میں interpretation کیلئے بھی یہ تکالیف پیدا کریں گے اور اس لحاظ سے اس مسودہ قانون کو اس شکل میں ہمیں پاس نہیں کرنا چاہیئے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ اس جانب سے کوئی کچھ بولنا چاہے گا؟

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ کس وقت تک ہاؤس کو چلانے کا ارادہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ It depends on the House. جتنا بیٹھنا چاہیں۔ سارے نو بجے

تک چلا لیں نو بج گئے ہیں۔ آدھا گھنٹہ اور کر لیتے ہیں لوگ بھی بیٹھتے ہیں۔ اس جانب سے کوئی

صاحب؟ جی گچی صاحب آپ بولیں گے؟ or anybody else who would like to say؟

anything? only Gichki Sahib. جی گچی صاحب فرمائیے۔

جناب منظور احمد گجکی - جناب والا! میں اس میں مزید تو detail میں نہیں جاتا لیکن میں بھنڈر صاحب کے ایک argument سے اتفاق کرتا ہوں کہ جہاں تک punishment کا تعلق ہے وہ تو سمجھ میں آتا ہے لیکن اگر آپ property کو confiscate کریں گے۔ تو اس سے یہ complication ضرور پیدا ہوگی کہ جو اس کے ورما ہیں، فرض کر لیں کہ ایک شخص یہ کام کرتا ہے اور اس کے ورما جو ہیں اس کے بچے کوئی دس سال کا ہے کوئی آٹھ سال کا ہے اور اگر پراپرٹی اس کی confiscate ہو جاتی ہے تو اتنا وہ suffer کر جائے گی پوری فیملی کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ گناہ انہوں نے نہیں کیا ان کے اوپر خواہ مخواہ لگ جاتا ہے۔ تو اس کو ذرا consider کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ میرا صرف ایک ہی نکتہ ہے اس بارے میں۔

جناب چیئرمین۔ مسعود کوثر صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سید مسعود کوثر۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو بات بھنڈر صاحب نے کہی ہے logically وہ درست نہیں ہے اور بہت سے ایسے قوانین موجود ہیں۔ اگر اس logic کو دیکھا جائے کہ چونکہ جناب جس شخص نے خود جرم کیا ہے اگر اس کو سزا دی جائے مثلاً ۲۰۲ قتل کے کیسوں میں اگر کوئی پھانسی ہو جائے تو یقیناً اس کے بچوں کو اور اس کے جو ورما ہیں ان کو نقصان پہنچتا ہے۔ لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ کس طریقے سے یہ پراپرٹی بنائی گئی ہے اور لوگوں کو discourage کرنا چاہیے کہ وہ پراپرٹی جو ہے confiscate ہو سکتی ہے میں یہ کہتا ہوں جناب والا اگر آپ عمر کی قید کسی کو دیں تو وہ mind نہیں کرے گا لیکن اگر اس کو پچاس ہزار روپیہ جرمانہ کوئی عدالت لگانے تو وہ پچاس ہزار روپیہ نہیں دے گا۔ اس لئے بعض ہمارے دوست ملکوں میں بھی، مثال کے طور پر لیبیا میں کسی افسر کو یا کسی رشتہ خور کو اگر وہ convict کر دیتے ہیں تو اس کی پراپرٹی It is demolished in public وہ confiscate بھی کر سکتے تھے لیکن وہ اس پراپرٹی کو توڑتے ہیں تا کہ آئندہ اس قسم کے پیسہ سے پراپرٹی نہ بنائی جاسکے۔ دوسری بات اصل میں جناب والا جو لوگ یہ کاروبار کرتے ہیں آپ دیکھتے ہیں کہ ان کا اپنا standard of living کوئی اتنا اچھا نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ وہ دھڑا دھڑا پراپرٹی بناتے جاتے ہیں۔ اور یہ easy money بنانے کا جو رواج ہے ہماری یہ نئی نسل کیوں خراب ہو رہی ہے؟ آج سکولوں میں کیوں cheating ہو رہی ہے؟ آج کالجز میں کیوں ہو رہی ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ

آسان طریقوں سے آپ زیادہ دولت بنا سکتے ہیں اور وہ جو محنت کا تصور تھا وہ جو تعلیم کا تصور تھا وہ جو ایک لمبے عرصے میں اپنے آپ کو ایک مقصد حاصل کرنے کا تھا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا اچھا مسودہ ہے اور اس کو منظور کیا جائے اور یہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے یہ تو انسانیت کے خلاف جرم ہے جناب والا! ایک زمانے میں لوگ کہتے تھے کہ جی یہ ہیروئن ہم باہر بیچ رہے ہیں تاکہ ان لوگوں کو تباہ کیا جاسکے جنہوں نے پاکستان کو غلام بنایا لیکن آج ہمارے بہتوخواہ کے علاقے میں آپ دیکھیں گے کہ دس دس سال بارہ بارہ سال کے بچے سڑکوں پر پڑے رستے ہیں اور وہ ہیروئن کے عادی ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ بڑا سنجیدہ قانون ہے ایک قومی المیہ سمجھ کر ایک قومی مسئلہ سمجھ کر اس پر سوچ بچار کرنی چاہیے اور اس کی پوری تائید کرنی چاہیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے بل کی مخالفت کرنا کوئی اچھی بات نہیں ہے ان الفاظ کے ساتھ میں اس بل کی تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ ادھر سے کون کون بولنا چاہتا ہے جی آفتاب شیخ صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا! بل کی مخالفت نہیں کر رہے ہیں بل میں جو خرابیاں ہیں ہمارے نقطہ نگاہ سے انہیں دور کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ میں اس قانون کو جس میں ترمیم پیش کی گئی ہے اس کے بارے میں تھوڑی سے تاریخ کا حوالہ دوں گا۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ بات سمجھ میں جب آنے لگی کہ یہ ترمیم کیوں ضروری ہے یا ضروری نہیں ہے جب ہم اس کی گہرائی میں جائیں گے۔ ہوا یہ کہ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۳ء کو لیگ آف نیشنز نے قرارداد پاس کی in obedience of that قرارداد ایک کنونشن ۱۷ نومبر ۱۹۲۳ء کو ہی اور ۱۹۲۵ء کو انڈیا اس کا ممبر ہوا انڈیا نے participate کیا۔ وہ اوپیم کانفرنس یا اوپیم کنونشن کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ نئے لوگ contributories تھے اس میں They all agreed to pass this laws in their own

country. This act of 1930 came in consequence thereof. میں جیسا یہ ایک تھا اور جیسی اس میں سزائیں مقرر تھیں یہ چلتا رہا اس میں کوئی ترمیم کسی سٹیج پر نہیں کی گئی۔ میں یہ بات ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ لیجسلیشن میں ہمارے لوگ محنت کم کرتے ہیں دوسرے ملکوں کے قوانین کی نقل زیادہ کرتے ہیں۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ

اسی قسم کے قانون کی برطانیہ میں مختلف مواقع پر revision ہوتا رہا ، مختلف Acts آتے رہے اور آخری 1971 Act میں آیا ہم نے توجہ نہیں دی ۔ موجودہ حالات کے پیش نظر ۱۹۳۰ء کے اس ایکٹ میں کسی ترمیم کی بھی ضرورت ہے موجودہ حالات کے پیش نظر ۔ محترم وزیر داخلہ کا مقصد نیک ہے ۔ ظاہر ہے جو بدعاش ہیں جو اس کاروبار میں ملوث ہیں ان کو پکڑا جانا چاہیے ۔ ان کو سزائیں ملنی چاہئیں اور سزائیں بھی ٹھیک ٹھاک ملنی چاہئیں ۔ جناب والا سب سے پہلے جو میری نظر پڑی ممکن ہے میں غلط ہوں I am subject and open to correction جو آرڈیننس لایا گیا وہ ۱۹۸۲ء کا آرڈیننس ہے اور ۱۹۸۲ء کے اس آرڈیننس سے سیکشن ۴ اور سیکشن ۱۰ میں ترامیم کی گئیں

word raw,raw opium for the first time was introduced in this Act of 1930 by an amending Ordinance 33 of 1983 there was no word 'raw' Sir Act میں ' ایکٹ define کرتا ہے medicinal opium کرتا ہے Act define کرتا ہے swift opium لیکن raw کی کوئی کہیں definition پورے ایکٹ میں نہیں ملتی حالانکہ raw opium has been made punishable by this amending Ordinance اس amending Ordinance میں آپ سے عرض کیا سیکشن ۴ اور سیکشن ۱۰ دونوں یہ کہتے ہیں if some person possesses one raw kilogram that is sufficient. کہ اتنی ساری ترمیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے صرف raw opium define کریں کہ raw opium ہے کیا چیز۔

if a person possesses some items , something which comes within the definition of raw opium then we determine the quantity. That is all. But the difficulty was that for raw opium the quantity was defined one kilogram.

نہیں ہوئی۔ تو میں نے جو ترمیم پیش کی ہے سر میں نے ایک Annexure(E) پیش کیا ہے آپ کے سامنے۔ Annexure (E) کا صفحہ نمبر ۲ دیکھیں آپ۔

جناب چیئرمین۔ یہ منسٹر صاحب کو بھی دے دیں۔ کیا دی ہے ان کو؟

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں نے دی ہے کاپی ان کو Annexure (E) on page

3 raw opium defined. medicinal opium, opium poppy and raw opium.

جناب چیئرمین۔ مگر یہاں پہ تو لکھا ہوا ہے raw includes raw opium یعنی۔۔۔۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: If definition had started the word means' then the definition is restricted but law makers have purposely, deliberately kept it wide open So anything can be included, Sir if poppy crop before going mowed is one kilogram and some persons possessing that it comes within that definition. So, the need is that the word raw opium should be defined, because we have kept the punishment by amending main Act of 1930 by promulgating an Ordinance of 1983. Now, after having promulgated that Ordinance of 1983, you want to do away with that ordinance but you are not keeping the word raw opium, you are not defining it. Sir, I am not disputing the sentence prescribed. They are right. With all respect to my brother, Mr. Bhinder, I will not agree that let there be exemplary punishment, deterrent, because this is a very heinous crime against the society. Definitely, what the Minister is doing, that is something which is very noble. So many persons are now involved in this trade. And in fact, entire nation has been dragged. Therefore, there has to be a heinous punishment and that is good. The proposal is alright but my only submission is that looking to the entire purpose, object and scope of the Act, I will only submit, I mean when clausewise debate will come, then we will look into it, Sir. But for the time being, the difficulty that is being faced by the other side is that the word raw opium must be defined and I will place that amendment and that will be defined that that will be taken up clausewise at the time when the turn comes. That is all for the time being.

جناب چیئرمین - شکریہ جناب - جی اور جناب - شہزاد گل صاحب - جی جناب -

جناب شہزاد گل - محترم چیئرمین صاحب یہ منشیات کی لغت جو ہے - اس ملک میں

بہت تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے - اور اس کو روک دھندے کی روک تھام کے لئے - انتہائی

ضروری ہے کہ یہ دھندا جو ہے اس کا خاتمہ ہو اس کے خاتمے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں۔ اور موثر طور پر یہ نشت جو ہے اس کو ختم کیا جائے۔ جناب والا! اس منحوس کاروبار کی وجہ سے ہم پاکستانیوں کی بین الاقوامی سطح پر بہت سخت بد نامی ہو رہی ہے۔ جو بھی پاکستانی باہر جاتا ہے مغربی ممالک میں اس کو شک کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کی نگرانی کی جاتی ہے۔ جس درجے کا بھی وہ آدمی ہو اس کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ شاید یہ اپنے ساتھ کوئی حشیہ وغیرہ نہ لایا ہو۔ تو جناب والا یہ انتہائی ضروری ہے کہ اس کاروبار کو ختم کیا جائے۔ تو اس کے خاتمے کے لئے میرے خیال میں دو طریقے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ جہاں پر یہ افیون کاشت کی جاتی ہے۔ جہاں پر یہ دھندا کیا جاتا ہے۔ خصوصاً فرنیئر میں قبائلی علاقے میں اور وہ بہت پھمادہ علاقے ہیں۔ اب حکومت کو چاہئے کہ جن علاقوں میں افیون کاشت ہوتی ہے۔ ان علاقوں کے لوگوں کو کچھ معاوضہ دیا جائے کہ افیون کاشت مت کرو تو آپ کو یہ کارخانہ لگا دیتے ہیں۔ آپ کے لئے یہ روزگار مہیا کرتے ہیں۔ آپ کے لئے اور ایسے طریقے اختیار کرتے ہیں کہ آپ باعزت زندگی گزار سکیں گے۔ تو حکومت کو چاہئے کہ ایک تو یہ کرے کہ ان کو معاوضہ دے۔ جہاں پر افیون کاشت کی جاتی ہے۔ تاکہ لوگ اس کاروبار کو ترک کر سکیں۔ اور اس گندے کاروبار کو بھجوز سکیں۔ اور اس میں ملوث ہونے سے بچ جائیں۔ اور عزت کی زندگی گزارنے کے لئے جائز ذرائع اختیار کر سکیں۔ اور دوسری تجویز یہ ہے کہ اس کے لئے عبرت ناک سزا مقرر کی جائے تاکہ لوگ اس ناجائز دولت کے حصول سے بچ سکیں۔ اور باز رہیں۔ اب اس میں دو طریقے ہیں۔ حکومت کے سامنے تو ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے اس بل میں اور نہ ہی۔ حکومت کے سامنے اس قسم کا کوئی پروگرام ہے۔ اور نہ اس طرح کی کوئی تجویز ہے حالانکہ جہاں یہ افیون کاشت ہوتی ہے۔ وہ پھمادہ علاقے ہیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ ان علاقوں کے باشندوں کو معاوضہ دینے کے لئے غور کیا جائے۔ اور دوسری طرف یہ جو لوگ ہیں یہ غریب لوگ ہیں مایوس لوگ۔ یہ بے روزگار لوگ۔ یہ ڈرگ مافیا کے لالچ میں۔ ان کی سازش میں آ جاتے ہیں اور پھر وہ اس کاروبار میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ جب وہ cases پکڑے جاتے ہیں۔ تو کتنے شرمناک طریقوں سے یہ ہیروئن باہر سہل کرتے ہیں۔ carrier کے طور پر ڈرگ مافیا والے پردے میں رستے ہیں۔ وہ سامنے آتے ہی نہیں۔ ان کو سامنے نہیں لایا جاتا۔ غریب لوگ پکڑے جاتے ہیں اور پھر ان کو سزائیں دی جاتی ہیں اور وہ محض carrier ہوتے ہیں ان کا اپنا مال بھی نہیں

ہوتا۔ تو یہ بھی ہے کہ ان غریبوں کو ان بے روزگاروں کو اس carrier کے کاروبار سے منع کرنے کے لئے کوئی incentive ہونے چاہئیں اتنی عبرتناک death sentence آپ دے رہے ہیں اور پراپرٹی confiscate کر رہے ہیں تو پھر ان کے لئے اس کے متبادل کوئی ایسا روزگار مہیا کیا جائے تاکہ لوگ اس لالچ میں نہ آئیں اور ان کے سازش نرٹے اور پھندے سے بچ سکیں۔

جناب والا اس روزگار پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے سزا میں اضافہ انتہائی ضروری ہے۔ جس طرح سے کہ شیخ صاحب نے کہا میرے ایک محترم دوست اور ساتھی انور بھنڈر صاحب سے میں بھی قدرے اختلاف کرتا ہوں۔ لوگ ناجائز دولت کما رہے ہیں، کس کے لئے؟ وہ اپنی تو زندگی گزار لیتے ہیں لیکن یہ ناجائز کاروبار سے وہ اپنی اولاد کے لئے جائیداد جمع کرتے ہیں تاکہ پھر وہ خود بھی اور ان کی اولاد بھی اس پر مزے کر سکے اور عیش و عشرت میں زندگی گزاریں۔ اگر جائیداد کی confiscation کی بات آتی ہے تو چونکہ یہ ناجائز اور غلط طریقوں سے حاصل کی ہوئی جائیداد ہوتی ہے۔ لہذا وہ اس کاروبار سے تہیٰ منع ہوں گے جب ان کو جائیداد کی confiscation کا ڈر ہو۔ تو پھر وہ شاید اس کاروبار سے اپنے ہاتھ کھینچ لیں اور اس کاروبار میں ملوث ہونے سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔ جناب والا یہ انتہائی ضروری ہے کہ جس طرح سے انور بھنڈر صاحب نے کہا اور وزیر داخلہ صاحب کے علم میں بھی ہو گا۔ اس میں شک نہیں کہ ابھی یہ اگلے سیشن میں Prohibition (Enforcement of Hadd) Ordinance میں ترمیم ہوئی تھی اور اس میں بھی raw opium کا مسئلہ تھا۔ جناب والا آپ کے سامنے بات ہوئی تھی۔ کہ ایک Act موجود ہے اور دوسرا Act یہ Dangerous Drugs Act دونوں کو ایک ساتھ لاتے اور دونوں میں جو سزائیں ہیں ان کو ایک مناسب سطح پر لاتے، اب ایک میں ایک قسم کی سزا ہے اور دوسرے میں دوسرے قسم کی سزا ہے۔ جرم ایک ہو گا۔ اب دس گرام سے تو کم حد میں آتی ہے۔ ایک کلو گرام سے کم تو حد میں آتی ہے اور اس سے زیادہ تو پھر dangerous drug میں آ جاتی ہے۔ تو یہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ چاہیئے تھا کہ دونوں کو ملا کر ایک comprehensive Act تیار کرتے ایک قسم کی سزا اس میں تھوڑا اور زیادہ مال دونوں کے لئے الگ الگ سزائیں ہوتیں یعنی حدود آرڈیننس بھی اور یہ dangerous drug Act والا بھی، تو مختلف قوانین جو ہیں ان کے بجائے ایک قانون لاتے تو وہ زیادہ بہتر ہوتا۔

جناب والا جو سزائیں دی گئی ہیں یا اس کاروبار کو ختم کرنے کا جو مقصد ہے وہ سبھی

حاصل ہو گا کہ یہ سزائیں جو اب یہ تجویز کر رہے ہیں ان سے بھی یہ زیادہ ہو۔ ایران میں جائیں آپ، سودی عرب میں جائیں۔ بس وہ تو کیس کرتے ہیں اور۔۔۔۔۔ یہ نہیں سمجھتے کہ اس کے پاس قموڑی ہیروئن ہے ایک گرام ہے ایک کلو ہے۔ لیکن جب ان پر جرم ثابت ہو جاتا ہے۔ تو پھر سزا ایک ہے۔ تو چاہیے تھا کہ زیادہ سخت سزا ہوتی جو سزائیں اب یہ تجویز کر رہے ہیں یہ بھی کم ہیں۔ اور میں نے تو خود ترامیم دی ہیں کہ سزاؤں کو زیادہ کرنے کے لئے کہ موجودہ بل میں جو ترامیم لا رہے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ ہونی چاہئیں۔ ایک اور بات ہے جناب والا۔ جو میں سامنے لانا چاہتا ہوں جب قومی اسمبلی نے اس بل کو پاس کیا تھا۔ اس وقت بھی آرڈیننس نمبر 12 بات - 1994 تھا یہ آرڈیننس 15-1-1994 کو جاری ہوا تھا۔ اس کے بعد نیشنل اسمبلی نے بل پاس کیا لیکن ہم نے پاس نہیں کیا۔ اس دوران میں اس آرڈیننس کی میعاد جو ہے وہ ختم ہو گئی اور ایک نیا آرڈیننس اب جاری ہوا ہے۔ اب اس نے آرڈیننس کو repeal کرنے کے لئے کوئی ترمیم نہیں لائی گئی ہے۔ اب وہ نیا آرڈیننس بھی چل رہا ہے اور یہ جو بل ہم پاس بھی کر لیں گے یہ بھی پلے گا اب اگر یہ ہے کہ نیا آرڈیننس جاری نہیں ہوا ہے۔ حالانکہ چاہیے تھا کہ 15-1-94 کو آرڈیننس جاری ہوا تھا چار ماہ بعد ختم ہو گیا تو پھر یا تو وہ آرڈیننس ہے ہی نہیں یا اس وقت کوئی قانون ہے ہی نہیں۔ اب یہ ہے کہ میں نے کافی کوشش کی کہ نیا آرڈیننس مجھے ملے لیکن مجھے ابھی تک ملا نہیں ہے۔ لیکن یہ آرڈیننس نمبر 12 آف 15-1-94 کو یعنی جاری ہوا تھا اور اس نے ایک پرانے آرڈیننس کو آرڈیننس نمبر 25 جو 1993 میں جاری ہوا تھا repeal کیا تھا اور پھر یہ نیا آرڈیننس جنوری میں آیا۔ اس کے بعد اب پھر ۴ ماہ کے بعد پھر دوسرا آرڈیننس آیا۔ اس آرڈیننس کو ابھی تک اس بل کے ذریعے ترمیم نہیں کیا گیا۔ تو وہ آرڈیننس بھی ابھی موجود ہے تو پتہ نہیں اس کا کیا بنے گا۔ دو قوانین پھر ایک ساتھ چلیں گے۔ یہ بھی مناسب نہیں ہے اس کے لئے ہم نے ترامیم دی ہیں وہ ترامیم جب سامنے آئیں گی تو ہم ان پر بات کریں گے جو بل کا مقصد ہے بنیادی طور پر ہم معاشیات کے کاروبار والوں کی سرپرستی نہیں کرتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ کاروبار جتنا جلدی ختم ہو۔ اس کی سزائیں زیادہ ہوں تا کہ اس کی روک تھام ہو جائے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی ترامیم پر بات کروں گا لیکن بل کے مقاصد سے میں اختلاف نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ ذاکر عبدالحی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ - جناب چیئرمین بہت شکریہ جہاں تک اس بل کے مقصد کا تعلق ہے مجھے اس سے اتفاق ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ملک کے اندر منشیات کے کاروبار سے ہماری نئی نسل بالخصوص نوجوان نسل تباہی کی طرف جا رہی ہے اور نہ صرف یہ بلکہ بین الاقوامی طور پر بھی ہماری قوم اور ملک کا وقار مجروح ہو رہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آج بین الاقوامی برادری میں منشیات کی سمٹنگ اور اس کے استعمال اور اس کے ذریعے ناجائز دولت کمانے کی وجہ سے ہمارا وقار مجروح ہو رہا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ملک کے اندر جہاز جلد امیر اور امیر ترین ہونے کے لئے سمٹنگ اور بالخصوص ہیروئن کے کاروبار کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ ناجائز ذرائع سے دولت کمانے کی وجہ سے پورے معاشرے کے اندر ایک وبا کی شکل میں برائیاں پھیل رہی ہیں کوئی بھی ایک مہذب معاشرہ اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہاں دولت کے ہم اس حد تک بھاری بن جائیں اور دولت کے انبار اور بڑے بڑے پلازے بنانے کے لئے ہم باری اپنی قوم کو اور آنے والی نسلوں کو تباہ کریں آج یہ رجحان عام ہے کہ سارے ملک کے اندر جتنے بڑے بڑے پلازے نظر آ رہے ہیں آپ لاہور جائیں اسلام آباد کراچی کوئٹہ تو عام طور پر لوگوں کے ذہن میں یہ بات باقی ہے کہ یہ سب ڈرگ مافیا دولت ہے راتوں رات اس دولت کی وجہ سے یہ بڑے بڑے پلازے اور بائیں بائیں منزلہ بارہ بارہ منزلہ عمارتیں کھڑی ہو جاتی ہیں نہ صرف یہ بلکہ یہ رجحان نوجوان نسل میں ہو چلا ہے کہ علم کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں ہے علم ہنر و سائنس حاصل کر کے ہم کیا پائیں گے۔ اگر ہم اس کی جگہ اپنی تمام قوت اپنی تمام انرجی اپنی تمام صلاحیتیں ہیروئن اور اس طرح کا دوسرا جو غلط کاروبار ہے اس کی طرف استعمال کریں تو ہم ملک کے اندر بہت بڑے منصب پر بھی پہنچ سکتے ہیں اور عیش و عشرت کی زندگیاں بھی بسر کر سکتے ہیں اور بنک بیلنس بھی کر سکتے ہیں اس سے نوجوان نسل کا رجحان سائنس کی طرف ٹیکنالوجی کی طرف کم ہو رہا ہے نہ صرف یہ بلکہ جناب والا میں تو یہ عرض کروں گا کہ آج ہماری مائیں بہنیں بھی اس بد بخت لست اور کاروبار میں ملوث نظر آ رہی ہیں مجھے بڑے دکھ سے یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ ہیروئن کے کاروبار کرنے والے لوگ منشیات کا کاروبار کرنے والے لوگ یہ کہنی کو بھی معاف نہیں کرتے۔ بچوں کو بھی استعمال کرتے ہیں۔ بڑوں کو بھی استعمال کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بل کا بتائیں کہ آپ اس کی حمایت کرتے ہیں یا مخالفت کرتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ میں یہ گزارشات اس لئے کر رہا ہوں کہ میں اس بل کے مقاصد کی ساتھ اتفاق کرتے ہوئے، میں اس طرح سے اپنی بات بڑھاؤں گا کہ نابازہ ذرائع سے دولت چاہے وہ ہیروئین کے نام سے ہو چاہے وہ رشوت کے نام سے ہو ذخیرہ اندوزی کے حوالے سے ہو سمگلنگ کے حوالے سے ہو، نابازہ ہو دولت ہے یا نابازہ جو املٹے ہیں ان کو بالکل ضبط کرنا چاہئے اور یہ مفہم جو بل میں ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ اس کے جو بچے ہیں یا اس کی جو اولاد ہے یا اس کے جو dependents ہیں ان کی اس طرح سے حق تلفی ہو رہی ہے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس طرح سے ان کی حق تلفی ہوتی ہے۔ پھر اس طرح تو غلط کاروبار کا خمیازہ پوری قوم کو بھگتنا پڑے گا۔ اور جو نوجوان بچے ہوں گے ان کا بھی رجحان نابازہ کاروبار کی طرف ہوگا تو یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ ہم کہیں کہ وہ دولت کیونکہ وہ dependents ہیں یا جو اس کے اوپر لواحقین ہیں وہ متاثر ہوں گے میں کہتا ہوں کہ جائیداد کی ضبطی ہر صورت میں ہونی چاہئے اور کوئی بھی طریقہ نابازہ دولت کا ہے اس کے لئے یہ ضرور ہونا چاہئے۔ جب تک ہم اس کی حوصلہ شکنی نہیں کریں گے یہ بڑے بڑے پازرے محلات یہ بڑی بڑی کوٹھیاں اور بھی ہمارے لئے مصیبت اور عذاب بنے گی اور لوگوں کا عام طور پر معاشرے کا رجحان غلط کاری کی طرف بڑھے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں کہ اس سلسلے میں قانون سازی کے ساتھ حکومت وقت کو اس پر بھی توجہ دینی چاہئے کہ روزگار کی ضمانت ضرور ہونی چاہئے کیونکہ کوئی بھی معاشرہ جہاں بے روزگاری عام ہو جہاں نوجوان نسل ڈگریاں ہاتھ میں لے کر پھرے تو وہاں ذکیٹی ہیروئین اور غلط کاری لوٹ مار اور قتل و غارت کی طرف رجحان چلے جاتے ہیں اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے ساتھ روزگار کی ضمانت بھی حکومت کو دینی چاہئے۔ انہی گزارشات کے ساتھ میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب چیئرمین ذاتی وضاحت۔

جناب چیئرمین۔ پرسنل explanation چوہدری محمد انور بھنڈر۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ سر یہ تاثر شاید لیا جا رہا ہے کہ شاید میں نے ایوان میں یہ کہا ہے کہ یہ assets جو ہیں یہ بالکل ان کے confiscate ہونے چاہئیں، اگر جناب اس قانون میں یہ ہوتا کہ جو دولت کمائی گئی ہے ہیروئن سے اس کی جائیداد کو confiscate کرنا ہے تو

بھر جناب والا درست تھا۔ یہ بات اس میں نہیں ہے کہ جو ناجائز دولت کمائی گئی ہے ہیروئن سے اس کو ضبط کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تو ہر مجرم کو جس کو دو سال سزا ہونی ہے یا جس کو تین سال سزا ہونی ہے اس کی جائداد کو confiscate کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ یہ جو جائیداد ناجائز طور پر کمائی گئی ہو اس کو کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب چیئرمین! یہ نہایت باسٹندہ۔۔۔۔۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! آپ نے ۹ بج کر ۲۵ کا ٹائم دیا تھا۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال ممبر حاضر ہیں کورم پورا ہے تو مجھے تو کوئی اعتراض نہیں

ہے اس میں۔۔۔۔۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir it will take some time.

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں آپ بھی بولیں۔ اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: Mr. Chairman, I am surprised. On the one hand they say it is a matter of national importance and there should be legislation about it and on the other hand my learned friend is complaining that we are sitting beyond 9.30. I think that is very unfair and we should discuss this matter and pass the Bill if possible.

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں بات یہ ہے کہ اگر ممبران حاضر ہیں اور چاہتے ہیں تو میں تو ان کو نہیں روکوں گا۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ آپ کون سا اس وقت بازار جائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ راشدی صاحب کی تقریر تو سنیں پھر دیکھتے ہیں۔ دقت یہ ہے کہ یہ بل آج lapse ہو رہا ہے 'this is a problem' میرا خیال ہے کہ آپ میں آپ بات کریں یہ lapse ہو رہا ہے تو۔۔۔۔۔

سید اقبال حیدر - جناب چیئرمین میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے حزب اختلاف کو مختلف تجاویز دی ہیں انہوں نے اس بل کے اغراض و مقاصد کی مخالفت نہیں کی جیسا کہ ان کی تقاریر سے ظاہر ہے، کچھ اس بل کو بہتر کرنے کے لئے ان کی تجاویز ہیں میں نے کہا میں ان پر سنجیدگی سے غور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ اس بل کو پاس کر دیں۔ ہم بعد میں ایک کمیٹی بنا دیں گے یا دوسرا بل بھی آ سکتا ہے، کوئی تجویز جو کہ منشیات کے قانون کو بہتر بنانے کے لئے ہو گی اور منشیات کے سوداگروں کی سرکوبی کے لئے ہو گی اس کی میں مکمل حمایت کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ اس سے پہلے بھی میرے خیال میں یہ ہوا تھا کہ ایک agreement ہو گیا تھا کہ جو تجاویز ہوں گی وہ لے آئیں اس پر غور کر لیں گے۔

سید اقبال حیدر - میں اس کے لئے بھی تیار ہوں میں نے بھنڈر صاحب سے بھی گزارش کی ہے۔۔۔۔۔

شیخ رفیق احمد۔ جناب چیئرمین میری بھی ایک تجویز ہے کہ ایک کمیٹی بنا دی جائے اور جو ترامیم ہوں ان کو officially move کیا جائے۔

سید اقبال حیدر - جی ہاں بعد میں۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال راشدی صاحب آپ تو اپنی بات کریں، اقبال حیدر صاحب اس مسئلے پر آپ ان سے بات کریں اگر یہ۔۔۔۔۔

سید اقبال حیدر - سر بات یہ ہے کہ اس سلسلے میں میں آپ کا تعاون پاہتا ہوں کیونکہ معزز رکن، کاش کہ آج راجہ ظفر الحق صاحب یہاں موجود ہوتے تو شاید مجھے اتنی دشواری پیش نہ آتی۔ میرے معزز ساتھی اور میرے وکیل بھائی انور بھنڈر صاحب سے میں کئی دفعہ گزارشات کر چکا ہوں میں گزارش ہی کر سکتا ہوں، کیونکہ میں کبھی کسی کے اوپر جبر کرنے کا عادی نہیں ہوں لیکن انہوں نے میری گزارشات کو رد کر دیا ہے کسی ایک ہمارے یا جیلے سے۔

سید حسین شاہ راشدی - سر میرا بونے کا حق سب ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال انہوں نے ایک بات کی تو ان کا موقف بھی سن لیں جی

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! اس میں گزارش یہ ہے کہ ہم پہلے بھی ایوان میں یہ عرض کر چکے ہیں کہ ہم مخالفت برائے مخالفت نہیں کرتے ہیں۔ جو بات جناب والا اچھی ہو ہم کہتے ہیں کہ یہ بات اچھی ہے۔ اس قانون کے متعلق بھی ہم نے جناب یہ کہا کہ یہ اس میں باتیں اچھی ہیں، یہ ہونی چاہئیں۔ ہماری جناب negative approach نہیں ہے، ہم بالکل یہ نہیں چاہتے کہ ہم قانون سازی کے راستے میں کوئی رکاوٹ بنیں یا کوئی رکاوٹ ڈالیں۔ لیکن جہاں تک جناب والا ان حضرات کے بات کرنے کا اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کا تعلق ہے، ہم کیسے یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں تو بول لوں لیکن پروفیسر ساجد میر صاحب نہ بولیں یا مندوخیل صاحب نہ بولیں۔ اگر جناب والا وہ اپنا مافی الضمیر بیان کرنا چاہتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ قانون سازی کا یہ تقاضا ہے کہ وہ بیان فرمائیں۔ دوسری بات جناب یہ ہے کہ یہ جناب فاضل وزیر قانون ہیں ان کی اپنی مجبوریوں ہیں، ہم اپنے طور پر جانتے ہیں کہ ان کی مجبوریوں ہیں لیکن جناب اس میں ہماری بھی کوئی کوتاہی اور غلطی نہیں ہے۔ اور اگر یہ lapse کر رہا ہے آج بل تو اس سے پہلے جناب یہ بات لائی جاسکتی تھی یا ہو سکتی تھی یا جناب ہمیں یہ جو احساس دلایا جاتا ہے کہ اگر اس میں amendment آپ ایک بھی لفظ بھی کریں گے تو یہ Joint Sitting میں جانے گا۔ جناب اس سے تو ہم بالکل ہی redundant ہو جاتے ہیں۔ دوسری بات جناب یہ ہے کہ یہ جو طریقہ کار ہے کہ اس کمیٹی کے متعلق کہ ایک کمیٹی بنا لو، وہ کمیٹی جو ہے اس پر غور کرے اس کے بعد جناب کیا گورنمنٹ بل لانے گی۔ اول تو پتہ نہیں کہ ان میں agreement ہو یا نہ ہو اس کے بعد گورنمنٹ بل لانے گی۔ گورنمنٹ اپنا بل یہاں سے پاس کرائے گی پھر گورنمنٹ وہ بل نیشنل اسمبلی کے پاس لے کے جانے گی وہاں اس میں کوئی Flaw ہو گا تو پھر Joint Sitting آنے گی۔ جناب مجھے تو وہ بات اتنی practicable اور اتنی قابل عمل معلوم نہیں ہوتی لیکن یہ بات بھی جناب درست ہے کہ ہم اس میں رکاوٹ بننا نہیں چاہتے، جس طرح سے جناب یہ بات زیادہ ممکن، زیادہ مناسب، زیادہ بہتر ہو ہم اس بات کے تعاون کے لیے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ in the meantime یہ تقریریں سنتے ہیں، آپ بات کر کے دیکھ

لیں، کوئی راستہ نکل آئے۔ جی راشد صاحب۔

سید حسین شاہ راشدی - جناب چیئرمین یہ بل بڑا باعقید ہے اور میں اس کی تائید کرتے ہوئے گزارش کروں گا کہ جہاں تک اس بل کی افادیت کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے تمام اراکین نے اس کی حمایت کی ہے۔ اور میں بھی اس کی پرزور تائید کرتا ہوں۔ جہاں تک سزا کا تعلق ہے تو جو نہ فقط بل میں سزا تجویز کی گئی ہے مگر معزز اراکین نے کہا ہے کہ اس سے بھی زیادہ اگر سزا تجویز ہو تو بہتر ہو گا تاکہ یہ لنت جو روز بروز بڑھ رہی ہے اس کا خاتمہ ہو سکے۔ میں اپنے آپ کو فقط اس استدلال پر محدود رکھوں گا جو کہ ہمارے معزز رکن جناب محمد انور بھنڈر صاحب نے کیا ہے کہ جو narcotics میں deal کرتا ہے جو منشیات کا کاروبار کرتا ہے جو اس لنت کو فروغ دیتا ہے جو یہاں کے لوگوں کو اس گھناؤنی عادت پہ مجبور کرتا ہے اس کو تو آپ سزا دیں مگر اس کی جائیداد کو آپ ہاتھ نہ لگائیں۔ اور انہوں نے بڑے ہی دل گداز انداز میں جرمین کی ان مصومین کی وکالت کی ہے کہ اس دولت کو ہاتھ نہ لگایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ استدلال درست نہیں ہے۔ ابھی جناب محمد انور بھنڈر صاحب نے 'a point of personal explanation' پہ کہا کہ اگر بل میں یہ چیز ہوتی کہ جو منشیات کے ذریعے سے دولت ملی تو اس کو confiscate کیا جائے دوسری دولت کو confiscate نہ کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ یہ قطعی ناممکن ہو گا کہ آپ بیٹھ کے تجزیہ کریں اور یہ معلوم کریں کہ یہ جو ہنگہ بنا ہے اس میں کتنے فیصد منشیات کے کاروبار کی دولت ہے اور کتنی حق حلال کی اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ جو منشیات میں لوگ ملوث ہوتے ہیں یہ کاروبار کرتے ہیں اور ملک کے لیے بھی بدنامی کا باعث بنتے ہیں وہ آخر اس کاروبار میں بحیثیت قومی فریضے کے تو نہیں آتے۔ وہ تو دولت کمانے کے لئے آتے ہیں وہ تو اپنی جائیداد بنانے کے لئے آتے ہیں تاکہ ان کی اپنی زندگی بھی ابھی گزرے اور ان کی آل اولاد اور ان کی جو بد میں آنے والی نسلیں ہیں ان کا بھی تحفظ ہو۔ جہاں تک مالی لحاظ کا تعلق ہے۔ جناب انور بھنڈر صاحب نے اس پہلو پہ غور نہیں فرمایا کہ جو لوگ ان منشیات کے ٹریڈرز ہیں اور اس میں کاروبار کرتے ہیں اس کی وجہ سے جو فیملیاں تباہ ہوتی ہیں جو لوگ منشیات کے عادی ہو جاتے ہیں ان کی families پہ کیا گزرتی ہے؟ ان کی اولاد پہ کیا قیامت آتی ہے؟ وہ لوگ جو اس میں ملوث ہو جاتے ہیں جو عادی ہو جاتے ہیں ان کی پوری فیملیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ وہ خود کسی کام سے نہیں رہتے ان کے جو روزگار کے ذرائع ہوتے ہیں وہ تمام بند ہو جاتے ہیں تو بھنڈر صاحب کو میں سمجھتا ہوں کہ یہ استدلال

پیش نہیں کرنا چاہتے تھا کہ ان کی جائیداد ضبط نہ کی جائے۔ میں support کرتا ہوں اس clause کی کہ ان کی جو ہے وہ جائیداد بھی ضبط کی جائے جو سزا گورنمنٹ میں بل میں تجویز کی گئی ہے وہ بھی بالکل مناسب ہے اور میں اس بل کی تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ساجد میر صاحب۔

جناب پروفیسر ساجد میر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب چیئرمین! اس بات پر اختلاف ممکن نہیں ہے کہ منشیات معاشرے کے لئے ملک کے لئے بہت بڑی لت ہیں اور ان کا استحصال انتہائی ضروری ہے اور اس امر پر بھی اختلاف ممکن نہیں کہ ان کے استحصال کے لئے سخت سے سخت سزائیں قانون کے اندر موجود ہونی چاہئیں۔ لیکن یہ سزائیں کیا ہوں، کس طرح دی جائیں۔ اس کے لئے قانونی طریقہ کار کیا ہو؟ اس پر اختلاف ہو سکتا ہے اور قانون سازی اسی لئے کی جاتی ہے کہ قانون کو چلانے کے لئے اور قانون کے نفاذ کے لئے بہترین طریقہ کار اختیار کیا جائے اور بہترین طریقہ کار اختیار کرنے کے لئے ہی یہ ایوان وجود میں آئے ہیں اور موجود ہیں کہ وہ کونسا طریقہ کار ہو سکتا ہے جس طریقے سے ہم بہترین قانون سازی کر سکتے ہیں۔ اس لئے حکومتی بنچوں کی طرف سے یہ تاثر دینا کہ اگر اپوزیشن کی طرف سے اس قانون میں بہتری کے لئے تجاویز دی جاتی ہیں تو شاید اپوزیشن سرے سے اس موضوع پر قانون سازی کے خلاف ہے۔ یہ تاثر انصاف سے بعید ہے اور یہ تاثر دینے کی کوشش کرنے والے دوست نہ اپنے آپ سے انصاف کر رہے ہیں نہ ہماری اس کوشش سے انصاف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ قانون سازی کے مسئلہ میں منشیات کے مسئلہ پر قانون سازی ہو یا کوئی بھی قانون سازی ہو rush through کرنے کا رجحان مناسب نہیں۔ ایوان اسی لئے ہیں کہ مناسب طور پر غور و خوض کے بعد قانون سازی ہو تاکہ تمام سقم اس میں سے دور کئے جاسکیں اور پھر اس قانون کا بہترین طریقہ سے نفاذ بھی ہو سکے۔ اس لئے میں وزیر قانون اور حکومتی بنچوں سے یہ گزارش کروں گا کہ مشترکہ اجلاس سے نہ وہ خود ذہن اور نہ ہمیں ڈرانے کی کوشش فرمائیں چونکہ اس سے پہلے وہ یہ جہات کر چکے ہیں کہ جب وہ مشترکہ اجلاس منع کرنا چاہیں تو بڑی خوبی اور

بڑی آسانی کے ساتھ اور بغیر کسی نوٹس اور بغیر کسی اطلاع کے بھی وہ منہ کر سکتے ہیں۔ اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے میں تین گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے تو میں ان فاضل اراکین کی تائید کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے یہ تجویز دی ہے کہ ایک موضوع پر اور ایک نوعیت کے جرم کے لئے ایک قانون ہونا چاہئے۔ مختلف قوانین نہیں ہونے چاہئیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جتنے مختلف قوانین ہونگے اتنا ہی انتظامیہ اور پولیس کی discretion بڑھتی جائے گی اور ان کے پاس یہ آپشن ہو گا اور وہ ملزم یا مجرم کو یہ کہہ سکیں گے کہ جتنا تمہارا چالان اس قانون کے تحت کریں یا دوسرے قانون کے تحت کریں۔ انتظامیہ اور پولیس کے ہاتھ میں discretion کم از کم دینے کا طریقہ یہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قانون کو انصاف کے لئے نافذ کرنے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ ایک موضوع پر ایک جیسے اور ایک نوعیت کے جرم کے لئے ایک ایکٹ اور ایک قانون موجود ہو مختلف قوانین موجود نہ ہوں۔

دوسری بات جو جائیداد کی ضابطی کے سلسلے میں زیر بحث تھی اور اس سلسلے میں ایک نکتہ سامنے آیا ہے۔ اس کے بارے میں میں گزارش کروں گا کہ منشیات کی کمانی کی ضابطی۔ یہی وہ ضابطی ہے جو قابل جواز ہے۔ جس کا جواز نظر آتا ہے اور جس کی تائید کی جانی چاہئے۔ جناب راہدی صاحب نے فرمایا کہ بڑا مشکل ہو گا یہ طے کرنا کہ اس بٹکے اور اس جائیداد میں سے کتنا حصہ منشیات کی کمانی کا ہے اور کتنا حصہ منشیات کی کمانی کا نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ عملی طور پر یہ بات نہ تو ناممکن ہے اور نہ بڑی دشوار ہے کہ جب پولیس کسی ملزم کا چالان اس قانون کے تحت عدالت میں پیش کرے گی تو وہ بتلائے گی کہ یہ فلاں وقت سے اس جرم میں ملوث ہے اور اس وقت کے بعد اس نے جو جائیداد بنائی ہے وہ ضبط کی جانی چاہئے۔ یہ نہیں کہ اسے جو وراثت میں ملی ہے یا اس سے پہلے جو اس نے جائز طریقے سے کمانی ہے اسے بھی ضابطی کی ذیل میں لایا جائے۔ یہ کسی بھی اصول انصاف کے لحاظ سے درست اور جائز نہیں ہے۔

تیسری بات capital punishment کے حوالے سے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں جناب والا! اس بات کو دہراتے ہوئے اور اس بات پر دوبارہ اپنے اتفاق کا اظہار کرتے ہوئے کہ منشیات کے استعمال اور منشیات کے پھیلاؤ کے جرم کا استیصال

ضروری ہے اور پھر اس کی سخت سزائیں بھی ضروری ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ capital punishment کے مسئلے پر دوبارہ غور ہونا چاہئے۔ اسلام کی نظر میں انسانی جان بڑی محترم ہے۔ آج کے انسانی حقوق کے علمبردار جتنا اسے محترم جانتے ہیں، اس سے کہیں زیادہ یہ محترم ہے۔ منشیات سے معاشرے کو جو نقصان ہوتا ہے، اس کے پیش نظر سزا ہونی چاہئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ capital punishment سرے ہی سے نہیں ہونی چاہئے لیکن capital punishment کسی بھی جرم میں award کرتے ہوئے ہمیں اسلامی اور انسانی نقطہ نظر کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ capital punishment کے علاوہ بھی سخت سزائوں کی صورتیں موجود ہیں۔ اس سلسلے میں نظریاتی کونسل سے رجوع کیا جائے تو نامناسب نہیں ہوگا کہ آیا اس جرم کی وہ کون سی خطیں ہیں، منشیات کے پھیلاؤ کی وہ کون سی خطیں ہیں جن میں capital punishments award کی جاسکتی ہیں اور کون سی خطیں ہیں جن میں award نہیں کی جاسکتیں۔ اس سلسلے میں ماہرانہ رائے کا حصول بھی ضروری ہے اور یہاں میں یہ بات کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہماری حکومت کی قانون سازی کی سوچ ہو یا کوئی اور سوچ ہو، کوئی اور فکر ہو، وہ ہمیشہ مغربی فکر سے متاثر ہوتی ہے اور معروف ہوتی ہے۔ ایک طرف تو توہین رسالت جیسے گھناؤنے جرم کے لئے یہ سزائے موت دیتے ہوئے گھبراتے ہیں اور اس سلسلے میں اگر مجبور ہو کر سزائے موت کا قانون بنانا پڑتا ہے تو اس سلسلے میں ان کا defensive attitude ہوتا ہے۔ مغرب کے سامنے معذرت خواہانہ appologetic attitude اختیار کرتے ہیں۔ اسی طرح کل ہم نے دیکھا کہ توہین صحابہ، توہین اہل بیت اور توہین اہل بیت کے سلسلے میں یہ کہا گیا ہے کہ ہم کس کس کو سزائے موت دیں گے اور کیسے دیں گے۔ جناب والا! یہ کہا تو نہیں کیا گیا ہے لیکن بین السطور یہ بات واضح تھی کہ ہم دنیا کو کیا منہ دکھائیں گے کہ ہم کس کس جرم کی توہین پر سزائے موت دیتے ہیں سزائے موت دینے کے سلسلے میں ایک تو یہ appologetic نقطہ نظر ہے جو مراشر مغرب سے مرعوب ہونے کا نتیجہ ہے اور دوسری طرف انہی کے زیر اثر جیسے سب کو علم ہے کہ مغربی ممالک capital punishment عام کیسوں میں ختم کر چکے ہیں لیکن منشیات کے سلسلے میں انہوں نے اسے review کیا ہے، اسے دوبارہ لے کر آئے ہیں، اس لئے یہ مغربی ممالک کے مصلحین جو بدقسمتی سے ہمارے لیڈر اور حکومت میں ہمارے رہنما ہیں۔ بدقسمتی سے میں نے اس لئے کہا کہ یہ

مغرب سے اس حد تک متاثر ہیں کہ اپنے طور پر سوچنے سے عاری ہو چکے ہیں اور جو بات وہاں سے آتی ہے اس کو بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ مغرب سے متاثر ہو کر capital punishment award کرنا اس جرم کے لئے مناسب نہیں۔ آپ اس سلسلے میں اپنے علماء کی اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے لیں اور جرم کی اس حد تک capital punishment دیں جس حد تک دینی اسلامی نقطہ نظر سے جائز اور روا ہے۔ ان گزارشات کے ساتھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس قانون پر نظر ثانی کی جائے۔ اس ایکٹ پر نظر ثانی کر کے اسے دوبارہ یہاں پیش کیا جائے یا اس کو joint sitting میں لے جایا جائے کیونکہ موجودہ صورت میں اس کی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو ناقابل قبول ہیں۔ اگر ان کے ہوتے ہونے یہ قانون پاس ہوا تو یہ اصل مرض کی دوا کی بجائے اس کے استیصال کی بجائے اور فائدے کی بجائے نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جناب مندوخیل صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب والا! میں گزارش کرتا ہوں کہ ان سے پہلے مجھے دو منٹ دے دیجئے۔

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب! کیا ان کو دو منٹ دے دیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ٹھیک ہے ان کو دو منٹ دے دیں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب والا! منشیات کاہل ہے اور اقبال حیدر صاحب باہر جا کر کیا کر رہے ہیں۔

(قہقہے)

جناب چیئرمین۔ ارشاد فرمائیں۔ مندوخیل صاحب کے بند ایساں بلور صاحب اور

فضل آغا صاحب بھی ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ میں صرف چند گزارشات کرنا چاہوں گا کہ منشیات میں شراب

بھی شامل ہے اور افیون وغیرہ بھی شامل ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ قوانین کس لئے بنائے جاتے ہیں یہ اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ مجرم کو سزا دی جائے۔ اگر حکومت یقین دہانی کرائے

کہ سمکروں کو امریکہ کے حوالے نہیں کیا جائے گا تو پھر یہ قانون بنائیں لیکن اگر آپ اتنے سخت قوانین بھی بناتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی آپ کا معذرت خواہانہ انداز ہے کہ امریکہ بہادر کہتا ہے کہ فلاں سمکر کو ہمارے حوالہ کیا جائے۔ اس میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر قانون سازی کی کیا ضرورت ہے۔ اس میں سوال یہ ہے کہ پھر قانون سازی کی کیا ضرورت ہے جب آپ نے سمکروں کو امریکی سامراج کے حوالے کرنا ہے تو پھر آپ قانون سازی نہ کریں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس قانون کے بعد بھی وہ پھندا اصل سمکر کے گے میں پڑے گا۔ یا کسی چھوٹے سے آدہ کار اور غریب کو سزا دیں گے۔ اخراجات میں آتا ہے کہ ہیروئن پکڑی گئی لیکن وہ ہیرو کبھی نہیں پکڑا جاتا جس کو کبھی آپ سزا دیتے ہیں کبھی اس کو کوئی میزبان بناتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں آخر وہ پارلیاں ہو اپنے انتخابات کے نامتر اخراجات ان ہیرو صاحبان کی رقومات سے چلاتے ہیں اور اپنی پارلیاں چلاتے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب میں یہی گزارش کروں گا کہ ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھا جائے اور یقیناً قانون بنایا جائے لیکن قانون پر عمل درآمد ہو اور اصل مجرمین پکڑے جائیں لیکن یہ نہ ہو کہ آپ قانون بھی بنائیں اور ساتھ ساتھ پھر ان مجرمین کو امریکہ کے حوالے بھی کریں۔ اس کی کیا تک ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جناب مندوخیل صاحب

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین آپ کا شکریہ کہ آپ نے یہ اہم بل Dangerous Drugs (Amendment) Bill 1994 کے اصولوں پر بات کرنے کا موقع دیا۔ جناب چیئرمین اس میں کم از کم میں ذرا زیادہ مسئلہ محسوس کروں گا۔ جس طرح یہ بل پیش کیا گیا ہے جیسے کہ بھنڈر صاحب نے اور دوسرے دوستوں نے کہا کہ ان پر مکمل قوانین موبود ہیں۔ اور ان قوانین میں مختلف سزائیں درج ہیں۔ اس بل کا اہم مقصد جو بتایا گیا ہے وہ سزا کی Enhancement ہے سزا کو مزید شدید کرنا اور سزا کو بڑھانا ہے۔ اس بل کا اصل مقصد یہ ہے۔ جیسے کہ ہمارے دوستوں نے یہ بھی کہا ہم خارجی ملکوں سے اتنے متاثر ہیں کہ انہوں نے سزا کے بارے میں شدید سے شدید کی جب وہ بات کرتے ہیں ہم یہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے یہاں کیا غلط کئے ہیں۔ جناب والا ہیروئن کے بارے میں تو بات ہو سکتی ہے کہ واقعی ہیروئن کا رکھنا اس کی trafficking یہ ایسے جرائم ہیں کہ ان۔

(اس مرے پر جناب ڈپٹی چیئرمین کرسی صدارت پر متمکن ہونے۔)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب مندو خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب ہیرون رکھنے کے لیے اور ہیرون کی trafficking کے لئے اس میں سزا بڑھائی جائے۔ یا یہ argue کیا جاسکتا ہے کہ لوگ جو اس سے جائیداد بناتے ہیں اس کو ضبط کیا جائے۔ اگرچہ اس پر دونوں سائیڈ سے arguments ہو سکتے ہیں جیسے کہ یہاں پر دوستوں نے کئے لیکن جس طرح یہاں سیکشن کو رکھا گیا ہے اس پر میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں سے متفق ہوں وہ بہ مختلف پوائنٹ سامنے لائے۔ یہاں پر الفاظ یہ ہیں کہ افیون کا رکھنا اور اس کی trafficking پر بھی عمر کی سزا اور موت کی سزا۔ یہاں مجموعی طور پر ہیرون کی بات لاتے ہوئے اس میں افیون کو ایسے رکھ دیا گیا ہے کہ اس پر موت کی سزا کم از کم میں سمجھتا ہوں جناب والا یہ بہت خطرناک مسئلہ ہے اگر آپ اس کو زندگی میں Implement کریں گے تو اس میں آپ بہت زیادہ ان لوگوں کے لئے ایسی صورت حال پیدا کریں گے کہ موت کی سزا ایسی چیزوں پر جیسے کہ ہمارے دوستوں نے کہا کہ already پہلے ہی ایسے Acts ہیں۔ جن میں یہ define کیا گیا ہے کہ افیون کیا ہے۔ خام افیون کیا ہے۔ Medicinal کیا ہے اور پھر ان کی سزا بھی ہے۔ اگر یہاں اس کو آپ enhance کریں گے تو اس سے جناب والا! یہ وہ مقصد پورا نہیں ہو گا بلکہ ایک قسم کا general execution آپ کریں گے۔ اور پھر جناب والا ایک اہم مسئلہ ہے۔ اور جیسے یہاں خزانہ گل باپہ نے کہا جہاں اس افیون کی کاشت ہوتی ہے مٹا کوکین، یہ عام طور پر نشہ آور مقاصد کے لئے نہیں ہوتی تھی۔ یہ اس کا ایک اہم پہلو ہے کہ یہ دوائیوں میں استعمال ہوتی ہے۔ اور ہم یہ جانتے ہیں کہ یہاں ایسی بڑی بڑی انٹرنیشنل کمپنیاں ہیں، اپنی دوائیوں میں جو عام انسان کی بہتری کے لئے استعمال ہوتی ہے اور ان میں یہ ایک element ہوتی ہے۔ جب یہ تجویز امریکیوں کو پیش کی گئی کہ آپ یہاں ایسے کارخانے بنانے میں مدد دیں جن میں یہ دوائیاں بنائی جائیں۔ اس حوالے سے جو لوگ یہاں یہ فصل کاشت کرتے ہیں وہ ان کو cash crop کی حیثیت سے اپنے معاش کا ذریعہ بھی بناتے ہیں اور یہ ہمارے ملک کے لئے زرمبادلہ کا ذریعہ بھی بنتی ہیں۔ لیکن مجھے علم ہے یہاں ڈاکٹر صاحبان بتا سکتے ہیں کہ امریکن کمپنیز نے بالخصوص اس

تجویز کو رد کیا۔ اب عالمی سطح پر انہی elements کو استعمال کر کے وہ کروڑوں ڈالرز حاصل کرتے ہیں۔ اور یہاں ہمارے لوگ جو عام طور پر اس کو کاشت کرتے ہیں، آپ ان کے لئے موت کی سزا مقرر کرتے ہیں۔ اب اگر آپ نے اس پر عمل کیا۔ میں کم از کم یہ کہوں گا کہ یہ مجموعی طور پر آپ دوسروں کو صرف خوش کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ لہذا باقی دلائل جو میرے دوستوں نے دیئے۔ اقبال حیدر صاحب مجھے ایسے اشارے کر رہے ہیں کہ ٹھیک ہے ابھی ذرا ختم کریں۔ بات یہ ہے کہ آپ کا بل پاس نہیں ہوگا۔ جناب والا، اس میں ہیروئن کے ساتھ افیون اور دوسرے elements کے ساتھ ملا کر یہ جو رکھا گیا ہے یہ بنیادی طور پر صریحاً غلط ہے۔ اس کے بارے میں نہ جائیداد کی ضابطی کے، نہ اس کے بارے میں موت کی سزا کے، نہ اس کے بارے میں دوسری شدید سزا کے ہم قائل ہیں۔ البتہ یہ ہم کو کہہ سکتے ہیں کہ لوگ اس کو دوائیوں میں استعمال کرنے اور عمومی طور پر معاش کے لئے کاشت کرتے ہیں۔ جناب والا، اس مسئلے کو آپ اس طرح نہ لیں کہ آپ پروپیگنڈہ کر کے کہیں گے کہ یہ نشہ آور چیزوں کے بارے میں ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایسے بہت سی کمیگز ہیں یہاں جو دونوں پہلو رکھتے ہیں۔ خطرناک بھی اور مفید بھی یہ ایسے elements ہیں کہ اس میں اس کا ایک پہلو مثبت ہے اس کو یہاں معاش کے لئے رکھا جاسکتا ہے۔ میں جناب والا اس بل کی اس حد تک مخالفت کرتا ہوں مکمل طور پر۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ درست ہے۔ جناب الیاس احمد بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب چیئرمین میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ یہ بڑا اہم بل ہے۔ بد قسمتی یہ ہے میں یہ پوچھوں گا اپنے حکومت کے ساتھیوں سے کہ کیا آج تک کوئی قانون اس پر موجود نہیں ہے؟ کیا ان کے علم میں نہیں ہے کہ کون سمکنگ کر رہا ہے؟ کیا ان کے علم میں نہیں ہے کہ کہاں کہاں سمکنگ ہو رہی ہے؟ میں آپ کو اس ہفتہ کا واقعہ سنا ہوں۔ ہفتہ کے دن میں کراچی میں تھا اور سول کورٹ کے باہر بندر روڈ کے اوپر لوگ بیٹھے ہوئے ہیروئن پی رہے تھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں جناب کہ یہ سمکنگ آج بھی رک سکتی ہے جو پچھلے قوانین میں مزید قوانین بنانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اس کو implement کون کروانے گا؟ implementation جو ہے وہ

گورنٹ کا حق بنتا ہے۔ اس کو کروائی چاہیے۔ گورنٹ کو کروائی چاہیے اور سب ساتھیوں نے تو قانون کے اوپر بات کی میں implementation پر بولوں گا۔ نیشنل اسمبلی میں اسلم خٹک صاحب وزیر داخلہ تھے جو نیچو صاحب کی گورنٹ میں۔ انہوں نے ۱۸۳ آدمیوں کے نام بھی بتائے تھے کہ جو big Fish ہیں جو سمکنگ کراتے ہیں چھوٹے غریب بھٹان، چھوٹے غریب بلوچستان کے، پنجاب کے۔ کٹریئر تو پکڑے جاتے ہیں لیکن وہ بڑی بمبھلیاں جو ہیں جو ارب پتی ہیں جن کے پاس بنگے نہیں محلات ہیں۔ ان کو کوئی ہاتھ نہیں لگا تا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سمکنگ جو ہے خالی قوانین بنانے سے رک سکتی ہے یا ان کو implement کرنا بھی کس کا کام ہے؟ میرے پشاور شہر کے پاس آپ آئیے تو پشاور شہر کے بالکل ساتھ خیبر ایجنسی ہے۔ کئی دفعہ وہاں کے گورنر صاحب کو ہم نے کہا کہ انڈسٹریل اسٹیٹ کے ساتھ۔ کھوکھے لگے ہوئے ہیں ان کھوکھوں میں لوگ بیٹھے ہوئے ہیروئن پی رہے ہیں پنجاب کے بارے میں حلقہ کہتا ہوں کہ عورتیں بیچاری بھی اس میں مبتلا ہیں۔ جو عادت پڑ جاتی ہے لوگوں کو، ان کا کوئی کیا کر سکتا ہے؟ تو وہ کون کروا رہا ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں ان کو کیوں نہیں روکا جاتا؟ کیا وزیر داخلہ کا یہ کام نہیں ہے؟ کیا یہ حکومت کا کام نہیں ہے؟ کیا یہ پولیس کا کام نہیں؟ کیا یہ سمجھ جو ہیں وہ خود سمکنگ کر سکتے ہیں؟ نہیں کر سکتے ہیں۔

چیز میں صاحب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ملک کی bureaucracy جو ہے۔ اس ملک کے وہ ادارے جو سمکنگ کو روکنے کے لئے ہیں سر وہ اس میں ۲۰۰ فیصد involve ہیں۔ اگر وہ involve نہ ہوں تو میں کہتا ہوں کہ ایک جھٹاک کوئی ہیروئن نہیں رکھ سکتا۔ ایک توہ کوئی پوڈر نہیں بیچ سکتا۔ ایک توہ کوئی افیون نہیں بیچ سکتا۔ خالی قوانین بنانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ملک کو اگر چلانا ہے۔ ملک کو اگر اس لفت سے بچانا ہے تو اس ملک کے قوانین کو implement کرنا چاہیے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جتنا پیسہ آپ لوگ اس وقت نارکوٹکس کے اوپر خرچ کر رہے ہیں۔ اسی پیسے سے آپ اگر raw opium خرید لیں اور اس کو تباہ کریں یا تباہ کرنے کے بعد medicine بنائیں میرا خیال ہے اتنا پیسہ نہیں گئے گا۔ لیکن یہ بڑی بمبھلیاں جو ہیں جو ارب پتی بنے ہوئے ہیں سارا کچھ کر رہے ہیں اور کبھی کسی کی بفل میں اور کبھی کسی کی بفل میں بیٹھتے ہیں۔ میں یہاں تک تو کہہ سکتا ہوں کہ وہ blue eyed persons ہیں۔ کافی ایسے لوگ ہیں موجودہ حکومت کے بھی جو ہیروئن کے بہت بڑے سمکھڑ ہیں۔ ہیروئن کے سمکھڑ

پشاور یا ادھر نہیں بیٹھے۔ سب کے ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں گھر ہیں۔ سب لوگ بڑے امیر ترین لوگ ہیں۔ جو ہیروئن کا کام کرتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں ان کو کیوں نہیں پکڑا جاتا آپ چھوٹے چھوٹے لوگوں کو پکڑ لیتے ہیں میں کہتا ہوں چھوٹوں کو بھی پکڑو اور بڑوں کو بھی پکڑو۔ یہ قوانین بنانا تو ہمارا کام ضرور ہے لیکن یہ بھی دیکھنا ہمارا فرض ہے کہ ان کی implementation کیسے ہو رہی ہے اور کیوں نہیں ہو رہی ہے؟ میں آج وزیر داخلہ سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا ان کے علم میں نہیں ہے کہ ہیروئن کراچی میں کس کس جگہ بک رہی ہے؟ کیوں کراچی کی پولیس ان بچنے والوں کو نہیں پکڑتی اس کی reasons صرف یہ ہیں کہ وہ پیسے کھاتے ہیں۔ اور وہ ان کو monthly دیتے ہیں۔ اور ماہوار تنخواہ ملتی ہے سب لوگوں کو۔ اور یہ bureaucracy کے اور جو نارکوٹکس مکے یا پولیس کے لوگ ہیں یہ سب وزیر داخلہ کے نیچے آتے ہیں میں کہتا ہوں کہ کیوں ان کو light نہیں کیا جاتا۔ ان آفیسرز کو کیوں light نہیں کیا جاتا؟ آفیسرز ارب بقی بن چکے ہیں۔ وہ آفیسرز بھی شریک ہیں ہیروئن کی سمگلنگ میں۔ اور کوئی سمگلر میں کہتا ہوں کہ ایک آنے کی چیز سمگل نہیں کر سکتا۔ بغیر آفیسرز کی alliance کے۔ اسکے ساتھ جب تک افسر شریک نہ ہو۔ میں اس بل کو اپوز کرتا ہوں۔ اور جس طرح ہمارے ساتھیوں نے ترامیم دی ہیں وہ ہونی چاہئیں لیکن مجھے تصور عرض کرنے دیجئے۔ یہ ہیروئن کی لنت اس وقت بڑھی جب prohibition ہوئی۔ اور ہیروئن کی لنت اور بھی بڑھے گی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہیروئن کو ختم کرنے کا بہتر طریقہ یہی ہے کہ گورنمنٹ جو خرچہ کر رہی ہے۔ ان اداروں پر ان ایجنسیوں پر اس سے یا کوئی further fund لگا کر کاشتکار سے خرید لے۔ ان کو بھی پیسہ ملے گا۔ خرید کر وہ destroy کریں that will be much better اور یہ جو ہمارے اوپر بیوروکریسی کی لنت ہے اور جو چور دروازے کے تھرو کوروں اربوں روپے کا رہے ہیں ان سے بھی نجات ملے گی۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ raw opium کے اوپر جو انہوں نے لا بنایا ہے اس میں جو ہمارے ساتھیوں کی امنڈ منٹیں ہیں ان کا ساتھ دیتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بہت بہت مہربانی۔ سید فضل آغا صاحب Be brief please۔

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میں مشکور ہوں آپ کا کیونکہ بہت اہم بل ہے اور جیسے آپ نے سنا بھی گورنمنٹ کی طرف سے بھی اور اپوزیشن کی طرف سے اس بل کی

افادیت اور نارکوئس کے خلاف کوئی دو آراء نہیں ہیں لیکن اختلاف صرف یہ ہے کہ جس جلدی میں یہ بل پیش کیا گیا ہے یا جس طرح یہ بل اس ہاؤس میں آیا ہے یہ مناسب نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی ان کے دو چار بل آئے اور اس وقت بھی انہوں نے یہی کہا 'اقبال حیدر صاحب گھومتے پھر رہے ہیں کہ جی ہم دوبارہ اس میں امینڈمنٹس لائیں گے اور آپ مہربانی کر کے اس کو تھرو کر لیں۔ آپ کے امینڈمنٹس جو ہیں ان کو دوبارہ کنسیدر کریں گے' کمیٹی بنائیں گے۔ تو آپ کو پتہ ہی ہے کہ ایک بل اور اس کے امینڈمنٹس اس کمیٹی کے تھرو اس میں بعد میں سالوں سال لگ جاتے ہیں۔ تو کیا بہتر نہ ہوتا اس پہلے بھی اس پرنسپل تھی کہ ہمیشہ اس قسم کے اہم ایجنڈے ہوں تو نیشنل اسمبلی اور سینٹ کی پہلے ہی کوئی کمیٹی اس قسم کی بنائی جائے جس میں دونوں طرف سے نمائندگی ہو اور جو ایجنڈے آج اس فلور پر آ رہے ہیں اور جو امینڈمنٹس ہم اس بل میں لانا چاہتے ہیں اگر اس سے پہلے ہم نے کنسینس سے کیونکہ یہ قومی اہمیت کا بل ہے' کوئی اس میں partisan role نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ اگر دونوں سائیڈز کا نقطہ نظر اس میں آتا اور ایک کمیٹی نیشنل اسمبلی اور سینٹ کے ممبروں کی بنتی اور اس کی جو خامیاں ہیں یا قسم ہیں اس بل میں ---- مداخلت ---- جی آپ بعد میں یہ کر لیں تو میرے خیال میں بہتر ہے۔ آپ لوگ بول رہے ہوتے ہیں تو ہم سن رہے ہوتے ہیں اور جب ہماری باری آتی ہے تو آپ اتنا شور مچاتے ہیں 'بری بات ہے۔ اور میں آپ کو تجاویز بھی دے رہا ہوں۔ تو اس قسم کی اگر کمیٹی بنتی تو میں سمجھتا ہوں آج یہ اتنا ناظم بھی نہ لگتا اور ہمارا یہ جو قانون سازی کا کام ہے وہ بہت smoothly چلتا۔ ایک تو میری گزارش یہ ہے حکومتی بیٹھوں سے کہ جب بھی اس قسم کا قومی اہمیت کا بل ہو تو سینٹ کی اور قومی اسمبلی کی ایک کمیٹی ہو جو اس سارے case کو تھرو کرے اور اس کے بعد ایک ایک individual کی امینڈمنٹس جو ہیں وہ اس طرح ہاؤس میں آئیں اور ان پر بحث ہو ورنہ اس طرح قانون سازی بھی delay ہوتی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

دوسری بات یہ ہے کہ ہمیشہ جب نیشنل اسمبلی سے بل آتا ہے تو گورنمنٹ نے چاہے کوئی بھی ہو اس کی یہی کوشش ہے کہ یہ بل تھرو ہو۔ تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ سینٹ کے معزز اراکین یا ممبران کی یہاں بیٹھے رہنے کی افادیت کیا ہے۔ اس لئے کہ ہر آدمی جو یہاں ہاؤس میں ہوتا ہے اور سینٹ کا خاص کر یہ prerogative ہے کیونکہ ہمارے پاس فنکشن کے تو کوئی اختیارات نہیں ہیں۔ بحث

پر ہم بحث کر نہیں سکتے۔ قانون سازی میں یہ ہمیں باطل مناوج کر کے رکھ دیتے ہیں کہ جناب یہ بل قومی اسمبلی سے آیا ہے اور آپ اس کو فوراً پاس کر دیں۔ تو پھر میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ہم سینٹ میں یہاں بیٹھ کر صوبوں کی نمائندگی برابری کے طور پر کیسے کر سکتے ہیں۔ بحث میں ویسے آپ نے ہمیں مطلوب کیا ہوا ہے۔ ہمیں فاضل پاورز نہیں۔ اس پر ہم بات نہیں کر سکتے۔ قانون سازی میں آپ ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ جی یہ قومی اسمبلی سے آیا ہے اگر آپ نے ایک لائن تبدیل کر دی تو یہ دوبارہ جانے گا۔ جانٹ سیشن میں جانے گا۔ یہ مشکلات ہوں گی۔ تو سینٹ کی افادیت کو آپ ختم نہ کریں۔ یا تو اس قسم کے اہم بل جو ہیں آپ سینٹ سے initiate کرایا کریں یا جس وقت یہ بڑھتے ہیں تو ایک جانٹ کمیٹی ہو جس میں سینٹ کی نمائندگی ہو تاکہ کم از کم سینٹ کو جب آپ نے رکھا ہے اور اس کی کوئی justification ہونی چاہیئے جو آئین میں آپ نے پروویڈن دی کہ چاروں صوبوں کی نمائندگی ہے تو اس کا آپ اچھی طرح سے regard کریں۔ تو یہ بات پوری نہیں ہو رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ attitude حکومت کا صحیح نہیں ہے۔ سر دست اس بل پر آتے ہوئے میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ ایک تو ویسے بھنڈر صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ اس کے nomenclature کی confusion ہے جی۔ پہلے raw opium تھا اب raw opium نکال کر افیون ڈال دیا ہے تو اس سے ایک جو پیکیجنگ آج نہیں ہے یا جو executive agencies ہیں ان کو بڑی vast powers مل گئی ہیں۔ وہ جس کو چاہے جس ہیڈ کے نیچے دبا کر کسی آدمی کو بھی سزا دے سکتے ہیں۔ تو اس لئے ایک تو یہ definition میں confusion ہے کہ جو ڈرگز ہیں ان کی صحیح definition اس بل میں ہونی چاہیئے تھی۔ as raw opium, opium, char۔ جو بھی کوئین ہے یا جو ساری باتیں ہیں وہ ہونی چاہیں۔ دوسرے سر اگر آپ دیکھ لیں جی کلار تقرری میں سزائوں کا جو gap ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ اس میں یہ ہے کہ

persons possessing heroine or cocaine in excess of 10 grams or opium or coca leaf in excess of one kilogram shall be punished with imprisonment of life or with imprisonment which shall not be less than three years.

اب یہ بتائیں نہ جی کہ ایک quantity پر life imprisonment بھی دے رہے ہیں اور دو سال کی بھی دے رہے ہیں۔ تو اتنا vast gap جو ہے یہ ٹھیک نہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت زیادہ پاور ان کے ہاتھ میں رکھ دی گئی ہے۔ اس کے لئے کوئی specific and justified قسم کی punishment ہونی چاہئے تھی۔ میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ ایک ہی آدمی ہے جس

کے پاس اگر دس گرام ہیروئن پکڑی گئی ہے تو اس کو آپ لائف امپروونٹ دیں ، دوسرا کسی اور میجرٹ کے پاس جاتا ہے اور اس کے پاس بھی دس گرام ہے وہ اس کو دو سال سے کم دے یا تین یا چار سال دے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طریقے سے جسٹس صحیح طریقے سے maintain نہیں ہو سکتا ہے۔ اور interpretation کے لئے بہت ایک vast canvas آپ نے بھروسہ دیا ہے اور یہ تمام interpretations ہیں جن کی وجہ سے جو رزلٹ ہم چاہتے ہیں وہ خاطر خواہ ثابت ہمارے ہاتھ نہ آسکیں سوائے اس کے فیلڈ ایجنسیز جو ہیں ان کے ہاتھ ہم مضبوط کریں۔ میں اپنی گزارشات ضرور کروں گا باقی آپ کے پاس majority ہے آپ بل ضرور پاس کروا لیں۔ لکھ کے دے دوں تو ریکارڈ پہ کون لائے گا۔ تو۔

جناب یہ میں گزارش کرنا چاہتا تھا کہ اس قسم کے بہت سارے ابہام اس بل میں ہیں۔ مناسب تو یہی ہے کہ اس کو کمیشن کے پاس بھیجا جائے کیوں کہ ہیروئن اور اس قسم کی سمگلنگ نے اس ملک کو تباہ کر دیا ہے۔ اس میں ایک تو بیسیوں کے لئے ریس ہے اور ناجائز طریقے سے جو پیسے کمانے گئے ہیں انہوں نے پوری سوسائٹی کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ ذہنی یہ چوریوں ، یہ کار لفٹنگ ، یہ سب اس سمگلنگ ، ہیروئن اور چرس اور انیم کی وجہ سے ، یعنی جو غیر لیکل طریقے سے پیسے کمانے ہیں اس نے پورے معاشرے کا ذہن خراب کر کے رکھ دیا ہے۔ ایک طرف تو تیس سے چالیس لاکھ لوگ اس لعنت میں مبتلا ہو گئے ہیں اور دن بدن ان کی تعدادیں اضافہ ہو رہا ہے۔ دوسری طرف سے لوگوں میں بے یقینی ہے کہ جی ایک صاحب کے پاس اتنے پیسے آگئے اور دوسرے کے پاس نہیں ہیں۔ تیسرے یہ ہے کہ آپ کی فیلڈ ایجنسیز ساری کرپٹ ہو گئی ہیں۔ ، تباہ ہو گئی ہیں۔ تو اس کی افادیت سے ہمیں کوئی انکار نہیں ہے۔ لیکن اس کا طریقہ کار مناسب ہونا چاہئے جس کے اندر رزلٹس صحیح نکل آئیں۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ بل پاس ہونے کے بعد بھی جو ہم رزلٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کو ہم حاصل نہیں کر سکیں گے۔ تو گزارش صرف یہ ہے کہ اس کو اگر کمیشن کے پاس بھجوا دیا جاتا اور صحیح مسنون میں سارے ممبر بیٹھ کے کمیشن کے معزز اراکین بیٹھ کے اس کو مزید پالش کرتے ، اس کو مزید صحیح کرتے اور اس کی صحیح افادیت ہوتی تو اس سے کچھ نہ ہوتا۔ لیکن اب ہمیشہ ان کی کوشش رہی ہے کہ اس طرح تھرو کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح یہ مناسب نہیں ہو گا اور اس میں خاص کر سزاؤں کا جو فرق ہے کہیں آپ زندگی بھر کی سزا بھی دے سکتے ہیں اور اسی

جرم پہ آپ دو سال سے کم کی نہ دیں یعنی دو سال تین مہینے دیں یا دو سال دیں - اسی طرح باقی clauses میں بھی ہے - تو اس بنا پر میں سردست اس کی مخالفت کرتا ہوں - شکریہ۔

جناب چیئرمین - شکریہ - کوئی اور صاحب بولنا چاہیں گے - فتح محمد خان صاحب۔

جناب فتح محمد خان - شکریہ جناب - پہلی بات میری سمجھ میں جو نہیں آتی وہ یہ ہے کہ یہاں پر موت کی سزا ایک معمولی سی چیز سمجھتے ہیں - جس سے بھی پوچھیں کہتے ہیں دوسروں کے لئے موت کی سزا ہونی چاہئے - پھر اگر وہ موت کی سزا تجویز نہیں کر سکتے تو پھر کہتے ہیں کہ کفر کا فتویٰ لگا لیں - اگر وہ بھی نہیں ہو سکتا تو پھر کہتے ہیں کہ غدار بنا لیں - تو یہ تین چیزیں ہمارے ملک میں ایک رواج بن گیا ہے - پھانسی کی سزا اور پھانسی بھی ان لوگوں کو جو معمولی چند ہزار دو ہزار روپوں کے لئے کسی کا دی ہوئی افیون یا ان کی دی ہوئی کوئی بیرونی لے جاتا ہو گا اس کو پھانسی کی سزا دی جائے گی - باقی بیسے الیاس بلور یا دوسرے ساتھیوں نے کہا ہو بڑے بڑے اربوں پیسے کھاتے ہیں جو ملک کو لوٹ رہے ہیں یا جو لوگوں کو خراب کر رہے ہیں اور سب کو پتہ ہوتا ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں - ان سے کوئی نہیں پوچھتے گا - پھر یہ بیچارے جو چھوٹے چھوٹے ہوں گے ان کے لئے پھانسی کی سزا ' میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت زیادتی ہے ' نامناسب ہے اور یہ پھانسی کی سزائیں یا یہ کفر کے فتوے یا غدار ی یا جتنے بھی ہم الفاظ کم استعمال کریں تو اتنا میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کی اور قوم کی بہتری ہو گی - بیسے اور بھائیوں نے بھی کہا کہ جوائنٹ سیشن سے ہم بہت ڈرتے ہیں - مجھے یاد ہے ۱۹۷۷ء میں جب میں ممبر نیشنل اسمبلی تھا تو اس وقت بھٹو صاحب وزیر اعظم تھے اور اکثر جو ہمارے سیشن ہوتے تھے وہ جوائنٹ سیشن ہوتے تھے - لیکن اس کے بعد جب میں دیکھتا ہوں پچھلی حکومت میں جب بھی کوئی بات ہوتی تھی تو وہ کہتے تھے کہ جوائنٹ سیشن ہو گا - اس پہ بات نہ کریں ' اس میں amendment نہ کریں - ابھی جو حکومت ہے ان کا بھی طریقہ ہے کہ جوائنٹ سیشن ہو گا - تو مجھے جوائنٹ سیشن میں کوئی ایسی قیادت کی بات نظر نہیں آتی کہ جوائنٹ سیشن ہو جائے تو اس میں کیا برائی ہو گی - جوائنٹ سیشن سے جو ڈر ہمارے دلوں میں ہے یہ بھی ختم ہونا چاہئے۔

آخری بات جو میں کروں گا وہ یہ ہے کہ افیون کی کاشت پر پابندی لگ جائے - جہاں تک میری سوچ ہے وہ یہ ہے کہ جب تک اس کی کاشت پر پابندی نہ ہو ' جن جن ممالک میں

اس کیلئے سزائے موت ہے وہاں پر اس کی کاشت نہیں ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں ایک جگہ پر تو کاشت ہوتی ہے وہاں ان کو اجازت ہوتی ہے لیکن دوسری جگہ پر کہتے ہیں کہ اس کو نہ لیجائے۔ تو جب کاشت ہوگی ایک چیز پیدا ہوگی تو کیسے پھر لوگ نہیں لیجائیں گے اور پھر بے روزگاری اس حد تک ہے کہ کسی کو روزگار بھی نہیں ملتا تو وہ پیسوں کی خاطر اگر وہ سزائے موت بھی ہو تو پھر بھی وہ لیجائیں گے۔ تو اس کیلئے یہ چاہیے کہ کاشت بھی بند ہو اور سارے ملک میں ایک قانون ہو۔ ہمارے ملک میں کہیں پر ٹرائیبل ایریا کا ہے۔ کہیں پر پروونشل ایڈمنسٹریٹو ٹرائیبل ایریا ہے کہیں پر ہے شمالی علاقہ جات۔ کہیں پر ہے settled area تو اتنے ہیں کہ قانون ایک بن نہیں سکتا۔ تو جب ایک قانون نہیں بن سکتا تو اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ اور آخری بات یہ ہے کہ جیسے اور ساتھیوں نے کہا کہ جو سزا ہو اس پر عمل ہو جو قانون بنے اس پر عمل ہو۔ اور لوگوں کو وہ سزا دی جائے جو پہلے مقرر ہو تو پھر یہ جو سزائیں ہم مسلسل بڑھا رہے ہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ چونکہ اس پر عمل نہیں ہوتا ہے اس لیے ہم سوچتے ہیں کہ اور سزا بڑھائیں اور سزا بڑھائیں۔ آخر میں چونکہ اس میں پھانسی کی سزا ہے اس وجہ سے میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں جی۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جناب لائسنٹر صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب اس سے پہلے کہ لائسنٹر کچھ کہیں میں نے بھی اپنی تقریر کرنی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی آپ نے تو تقریر کر لی ہے۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جی میں نے کچھ نہیں کہا۔

جناب چیئرمین۔ کچھ نہیں کہا آپ نے؟

جناب محمد ابراہیم خان۔ جی جی۔

جناب چیئرمین۔ یہیں مختصر دو منٹ کر لیں۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جی بالکل مختصر۔

جناب چیئرمین۔ اچھا مختصر بات کریں جی۔ اب وقت بہت کم ہے۔

جناب محمد ابراہیم خان - جناب عالی - اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہیروین

ایک dangerous drug ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے چہری اس نشے کے عادی نہ ہوں۔ ہمارے بچے اس سے تباہ نہ ہوں۔ مگر اس ضمن میں ایک بات یہ بھی ہے کہ اس کیلئے جو سزا رکھی گئی ہے یہ capital punishment ہے اور اس capital punishment میں اسلامی نظریاتی کونسل سے مشاورت کرنا ضروری ہے۔ یہ دیکھا جائے کہ یہ وہن اور یہ ترمیم جو ہم لا رہے ہیں یہ کہیں قرآن و سنت سے متصادم تو نہیں ہے دوسری بات یہ کہ جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہوگا ہم کیسے اس بل کو پاس کریں گے۔ اس کے علاوہ dangerous drugs میں تو بہت ساری چیزیں آتی ہیں کیا یہ ٹوبیکو جو ہم cultivate کرتے ہیں جہاں ہمارے کارخانے اس ملک میں ہیں ایسے اجناس کو چھوڑ کر تباہی کو ہم کاشت کرتے ہیں تو کیا اس کی کوئی افادیت ہے صحت کیلئے۔ ہر پیکیٹ پر لکھا ہوتا ہے کہ injurious to health یہ منسٹری آف ہیلتھ نے لکھا ہوتا ہے۔ تو یہ وہاں کوئی اہمیت نہیں دیتے حالانکہ کروڑوں روپیہ اربوں روپیہ ہماری ہیلتھ منسٹری کا خرچ ہو جاتا ہے لوگوں کے علاج معالجہ پر۔ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ تدارک نہ ہو منشیات کو ختم ہونا چاہیے۔ لیکن یہ punishment اتنی زیادہ ہے میں اپنے جغرافیہ کی بات کرتا ہوں اپنے ماحول کی بات کرتا ہوں جناب عالی میرا گاؤں چار Agencies سے ملحق ہے۔ ایک طرف کرم ایجنسی ہے ایک طرف نارتھ وزیرستان ہے اور دوسری طرف اورکزئی ایجنسی ہے۔ اور اس سے آگے درہ ہے۔ کہ جہاں ہماری حکومت ہماری ایڈمنسٹریشن کی کوئی اپروچ ہی نہیں ہے اور وزیر داخلہ صاحب جانتے ہیں کہ وہاں درہ میں ہمارا کوئی قانون implement ہی نہیں ہوتا ہے۔ اب جناب عالی جب cultivation ہوتی ہے اور دنیا کی مارکیٹ میں اتنی بڑی attraction ہے اس کی اتنی بڑی value ہے اتنے پیسے اس کے عوض ملتے ہیں اور جہاں ہماری حکومت کی ایڈمنسٹریشن کی کوئی رسائی ہی نہیں ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کے دونوں پہلو ہیں جیسے میرے بھائی مندوخیل نے فرمایا کہ اس کی افادیت بھی ہے اور اس کے نقصانات بھی ہیں۔ افادیت تو یہ pathodine کی حیثیت میں بھی استعمال ہوتا ہے کہ یہ دانتوں کو نکالنے کیلئے اور اکھاڑنے کیلئے بھی اور بے ہوشی کیلئے ایک drug کی حیثیت میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کی injurious effects بھی ہیں صحت پر۔ وہ سب کو معلوم ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اتنی جلدی ضروری نہیں ہے اس قانون کو پاس کرنے کی۔ اتنی ضروری نہیں ہے۔ بہت سارے factors پر غور کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے۔ تو یہ اتفاق

کی بات نہیں ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے منسٹر صاحب میرے ہی صوبے سے تعلق رکھتے ہیں اور اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں کہ جس کو بہت زیادہ معلومات ہیں اس سٹنس میں۔ بار بار اس ہاؤس میں میں نے یہ عرض کیا کہ ٹھیک ہے کہ افیون کی کاشت تو نہیں کرتے۔ ہم منع کرتے ہیں ہم eradication کرتے ہیں ہم ان کی فصلوں کو اکھیڑ کر پھینک دیتے ہیں۔ ہم گولیاں بھی ان پر چلاتے ہیں۔ killing ہم کرتے ہیں کہتے ہیں کہ eradication ہو جائے اور ہم واضح کرتے ہیں کہ ان لوگوں کو ہم compensate کریں گے جو یہ grow کرتے ہیں یہ مت کریں کاشت مت کریں ہم ان کو compensate کرتے ہیں میں دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ گدون امانی کو جو مراعات ملی تھی وہ مراعات تو ان بیچاروں کاشت کاروں کو نہیں ملیں۔ وہ جو پاپی کی کاشت کرتے تھے وہ بیچارے تو خراب ہونے ان کی تو زمین بھی کٹی ان کی تو فصل بھی کٹی ان کے تو بال بچے بھی خوار ہوتے۔ اگر راتوں رات کوئی کروڑ بقی بنا تو وہ انڈسٹریلیٹ بنا تو اب انڈسٹریلیٹ کے لئے تو اس ہاؤس میں ہر بار مطالبات کئے جاتے ہیں لیکن اس مزارع کے لئے کوئی بات نہیں کرتا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں مجھے یاد ہے سردار داؤد پراغم منسٹر تھے افغانستان کے جناب وہاں امریکہ نے ان سے مطالبہ کیا کہ افغانستان میں اوقیم کی پیداوار کو آپ بند کریں۔ انہوں نے کہا اس کے بدلے ہمیں معاوضہ دے دو ان کا باپ بھی کاشت نہیں کرے گا۔ میں ایک ایک کو پکڑ لوں گا یہی بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں یہ سزائے موت کی بات کرتے ہیں وہاں ان بیچاروں کاشت کاروں کے مفادات کی بھی بات کریں کہ جن کی بڑی فصل یہی ہے اور یہ بھی میں عرض کر دیتا ہوں کہ ہمارے انڈسٹریل منسٹر کو یہ علم ہے کہ وہاں ان کا کیا دخل ہے ان کا کون سا حکم چلتا ہے کہ کاشت نہیں ہو گی اگر آپ یہ ترغیب دینا چاہتے ہیں کہ بیرونی نہ ہو افیون نہ ہو تو ان لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے کہ وہ متبادل کوئی فصل کاشت کریں۔ شگریہ

جناب چیئرمین۔ جی لاہ منسٹر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ میرے معزز اراکین جنہوں نے اپنی ترامیم پیش کی ہیں اس بل کے بارے میں ان سے بات چیت ہوئی ہے اور وہ ہماری اس تجویز پر رضامند ہیں کہ یہ بل آج پاس ہو جائے۔ جس حالت میں ہے اور ان کی ترامیم پر کمیشن غور کر لے جو کہ ڈاکٹر جاوید

اقبال صاحب کے سربراہی میں گزشتہ سب سے بنائی گئی تھی اور اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں۔ ہم اس بل کے بارے میں کوئی جذباتی نہیں ہیں اگر اس میں کوئی بہتری کا پہلو نکلتا ہے تو میں خیر مقدم کرتا ہوں اور کیوں نہ کروں اس بل کا اطلاق پورے پاکستان پر ہو گا اور اگر حزب اختلاف کے اراکین ہمارے اس بل کو اس قانون کو اور بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوں گے تو میرے لئے خوشی کی بات ہو گی اس میں کوئی انکار کی بات نہیں ہے تو میں یہ کمٹنٹ دیتا ہوں کہ یہ بل پاس ہو جانے پر باوید اقبال صاحب کی کمیٹی کے پاس یہ ترامیم بھیج دی جائیں ان پر غور و خوض ہو جانے اس کے بعد مشترکہ ترامیم ہوں گی مکمل کنسنسز ہو گا اس کو ہم آفیشل بل کی حیثیت سے اسی ایوان میں پیش کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ ہنزاد گل صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب ہنزاد گل۔ یہ کہ جو ساراحت اس کمیٹی کی آئیں گی تو اس کی روشنی میں حکومت اپنی جانب سے بل پیش کرے گی۔

سید اقبال حیدر۔ جی ہاں۔

Mr. Chairman: It has been moved by Maj. Gen. (R) Naseerullah Khan Babar, Minister for Interior and Narcotics Control that the Bill further to amend the Dangerous Drugs Act, 1930 [The Dangerous Drugs (Amendments) Bill, 1994, as passed by the National Assembly] be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Now I will take the Bill clause by clause. In clause 2 there are amendments in the name of.....

Ch. Muhammad Anwar Bhindar: Before your honour put the amendments for voting of the House, in view of the statement made by the honourable Law Minister I have given the notice of amendments, I don't want to move the amendments, those will go to the committee and after that whatever the recommendations be it has been assured that those will be

considered

جناب چیئرمین۔ ہزار گل صاحب کی amendments ہیں۔

Since there are no amendments and there is a consensus.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میری گزارش میں امینڈمنٹ ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے تو ایسی دی ہے۔ پلیز کمیٹی میں جا رہا ہے تو اس کو

بھی کمیٹی میں جانے دیں۔ جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

جناب الیاس بلور۔ یہ جناب سید اقبال حیدر صاحب ان کو پکڑ دے کر

بل پاس کروا رہے ہیں کل پھر یہ مکر بائیں گے۔

سید اقبال حیدر۔ ایسا نہ کریں۔

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب ویسے تو یہ وقت ایسا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب میں نے یہ before consideration

دیں تھیں۔

جناب چیئرمین۔ ایسا کرتے ہیں کہ اس کو بھی اس کمیٹی کے حوالے کر دیتے ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ اس کو بھی کمیٹی میں بھیج دیں اس پر بھی غور ہو جائے گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میری بھی امینڈمنٹس ہیں اس میں۔

جناب چیئرمین۔ یہ فرما رہے ہیں ہمارے ریکارڈ میں آپ کی امینڈمنٹ ہے لیکن یہ دو

دن پہلے آئی چاہیے تھی۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ آج تو ورکنگ ڈے نہیں تھا آپ نے ڈکلیئر کیا اس لئے

meet کیا ہم نے ورکنگ کل ورکنگ ڈے ہوتا۔

جناب چیئرمین۔ پلیز یہ بھی دے دیں۔ اس کو ویسے میں otherwise دیکھ لوں

گا دو دن والی بات کو میں دیکھ لوں گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! میں یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ یہاں

روزی یہ ہیں کہ جب consideration کے لئے پیش ہو یا consideration کے بعد جب clause by clause پیش ہو۔

جناب چیئرمین۔ یہ کون سا رول ہے؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ رول ۱۱۲۔ اس وقت بھی جناب والا
امنڈمنٹس پیش کئے جاسکتے ہیں وہ دن کا نوٹس تو ہمیں دینا چاہئے۔

جناب چیئرمین۔ کون سا رول آپ فرما رہے ہیں؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ رول ۱۱۲ اور رول ۱۱۱۔ میں جناب والا To the
standing committee.

جناب چیئرمین۔ یہ تو ٹیک ہے لیکن نوٹس آپ کب دیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نوٹس کے بارے میں ۹۲ ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ نوٹس کے بارے میں ۹۲ د

The day on which as a result of any of the motion contemplated the rule ...

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ آپ وہاں بات کر رہے ہیں جب سینٹ

میں originate ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ ۹۲ دیکھیں مندوخیل صاحب

Ordinarily the notice of an amendment shall be given two clear days before the day
on which the relevant clause of or the schedule to the Bill is to be considered

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ ۱۱۰ ہے۔

جناب چیئرمین۔ ۹۲ ہے یہ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ وہ جناب والا originating in Senate کا ہو
گا ذرا اس کو دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ۹۲ جو ہے وہ نوٹس کو deal کرتا ہے۔ ہاں ۱۱۰ جو آپ فرما

رہے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نہیں جناب یہ اس بل کے متعلق د

Which originates in the Senate.

جناب چیئرمین۔ کہاں لکھا ہے جناب؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ Chapter - Bills originating in the Senate

10 legislation part اس میں ہو ہے جناب والا.....

سید اقبال حیدر۔ جموڑیں مندوخیل صاحب پھر کسی وقت یہ باتیں کر لیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نہیں یہ آئندہ کے لئے ہو گا۔

سید اقبال حیدر۔ یہ باتیں کسی اور موقع پر کر لیں گے بھائی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اس وقت جناب ۱۱۳ کے تحت میں بات کر رہا

ہوں The Bills originated in the Assembly in the National Assembly یہ تو وہ بل

ہے جو ہمارے سامنے ہے۔ باقی چیئرمین صاحب اگر آپ کہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

سید اقبال حیدر۔ شکریہ مندوخیل صاحب۔ میں مشکور ہوں۔

جناب چیئرمین۔ چوہدری محمد انور بھنڈر۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا آپ اسے دیکھ لیں یہ کیا کہتا ہے

The motion for consideration as set down in the Order of the Day which shall

unless the Chairman otherwise direct be not less than two days

وہ تو جناب تو کر سکتے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ وہ نوٹس تھا جو ہمیں مناجا پٹنے تھا۔

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب اپنی کو آرام سے دیکھ لیں گے فی الحال تو یہ

فیصلہ ہوا ہے کہ آپ کی ترامیم کو بھی دیکھ لے گی اس کے پیش نظر۔

جناب چیئرمین۔ سو یہ معاملہ آپ نے ہو اٹھایا ہے اس کو میں دیکھوں گا غور سے

اور آپ سے discuss بھی کریں گے۔

So the question is that clauses 2 to 8 form part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: The question is that Clause 1, Short title and Commencement and the Preamble form part of the Bill. All those in favour may say I.

(The motion was carried.)

جناب باہر صاحب آپ نمبر ۴ پر ووٹ دیں موشن نمبر ۴۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar, Chairman Sahib, I beg to move that the Bill further to amend the Dangerous Drugs Act, 1930 [The Dangerous Drugs (Amendment) Bill, 1994], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved by Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar, the Minister for Interior and Narcotics Control that the Bill further to amend the Dangerous Drugs Act, 1930 [The Dangerous Drugs (Amendment) Bill, 1994], be passed.

(The motion was carried.)

سید اقبال حیدر۔ بس ایک اور پھونکا سا بل ہے انٹی نارکوٹکس بورڈ یہاں جہاں یہ جذبہ دکھایا ہے اسی معاملے کے اوپر عمل چونکہ وہ بل بھی آج۔

جناب چیئرمین۔ نہیں دیکھیں اس پر اگر جنرل ریڈنگ شروع ہوگئی اقبال حیدر صاحب میرا خیال ہے اس وقت اگر ریڈنگ شروع ہوگئی تو مکمل نہیں ہو سکے گا۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں اگر cooperation سے پاس ہو جائے تو انٹی نارکوٹکس بورڈ کا بھی جو میرے معزز اراکین نے کہا کہ قانون بنانا تو اپنی طرف لیکن قانون پر عملدرآمد کرنے کے لئے کوئی موثر فورس ہونی چاہیے تو ہم نے انٹی نارکوٹکس بورڈ بنائی ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کل دیکھیں گے۔

سید اقبال حیدر۔ کل سیٹ ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں یہ سیزل آپ پہلے سوچا کریں۔ یعنی یہ ان کی سہرا بی ہے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں ہوں کی تعداد بھی کافی ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں یہ ان کی سہرا بی ہے کہ انہوں نے آپ سے اتنا تعاون کیا

ہے۔ آپ اس کو monitor کیا کریں۔

سید اقبال حیدر۔ لیکن سر پھر دو سیشن ہونے پائیں صبح دس بجے کریں تو پھر

دوپہر کو دوبارہ چار بجے کریں۔ سر دو سینگ ضروری ہوگی۔

جناب چیئرمین۔ دس بجے تو ٹھیک ہے اگر کام کچھ ہوا تو would you consider

سید اقبال حیدر۔ نہیں سر

Then we will have to have two sittings or we meet at 3.30

جناب چیئرمین۔ پلیز جی یہ کل دیکھیں گے۔ کل کے سائے کل دیکھیں گے۔

So the House is adjourned to meet tomorrow at 10.00 A.M.

[The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on

Tuesday, July 26, 1994].